10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ ایک باپیس سالہ نوجوان محمد بہادر خان
کی خانگی ڈائری ہے۔ اس ڈائری کے مطالعہ
سے ان کے وارث جانشین ہونے کے بعد
سے ان کی سرگرمیوں، مجلس اتحاد المسلمین
تبلیغی مصروفیات، مشاہیر و اہل علم
سے نواب صاحب کی ملاقاتیں،
ڈرائیونگ سیکھنے کا شوق، ان کے اساتذہ
کا ذکر، ان کے مشاغل علمی و مذہبی
تقریروں کا ذکر اور اس دور کے
حالات و واقعات کے علاوہ یہ
کتاب تاریخ ملت کی ابتدائی زندگی کے
حالات کے سلسلے میں ایک تاریخی
دستاویز ہے۔
مجھے اس کتاب کے مرتب کرنے کے

بہادر یار جنگ کی ڈائری

۱۳۳۷ف ۲۸، ۱۹۲۷ء

مرتبہ :- نذیر الدین احمد

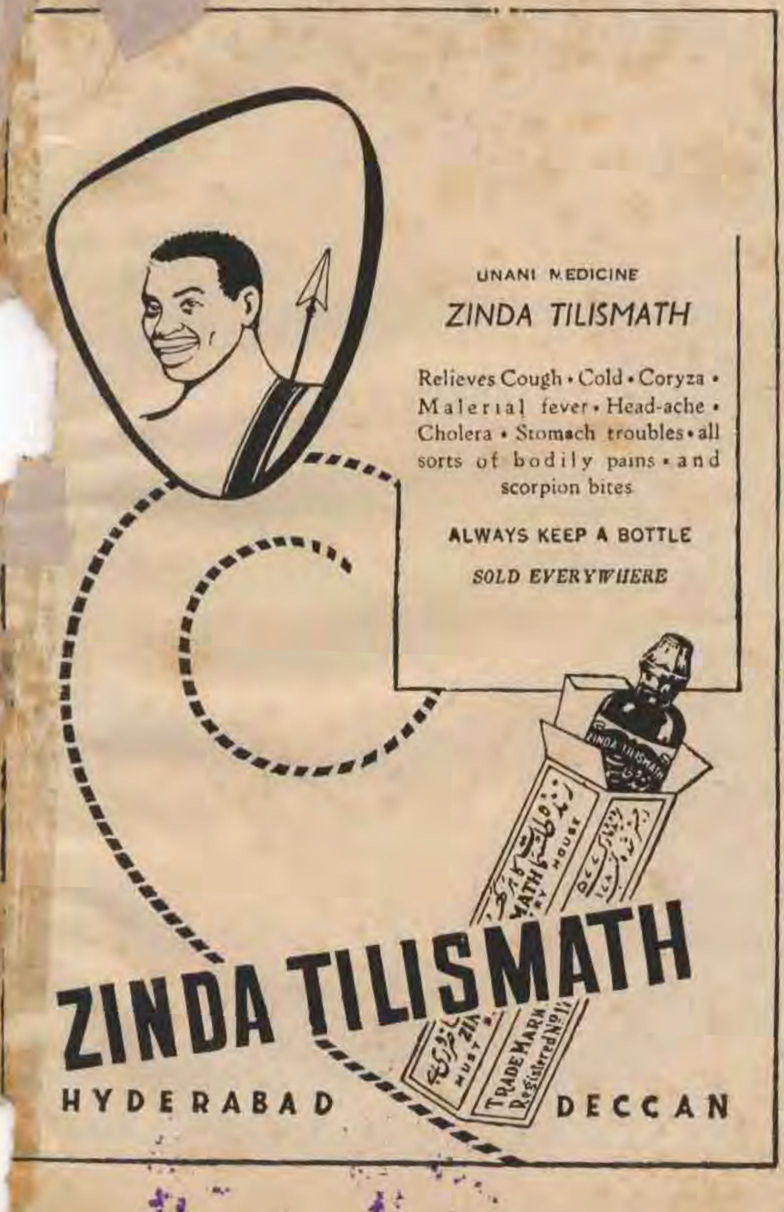
UNANI MEDICINE
ZINDA TILISMATH
Relieves Cough • Cold • Coryza • Malerial fever • Head-ache • Cholera • Stomach troubles • all sorts of bodily pains • and scorpion bites
ALWAYS KEEP A BOTTLE
SOLD EVERYWHERE
ZINDA TILISMATH
HYDERABAD DECCAN

(سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ ۱۰)

بہادر یار جنگ کی ڈائری

(۱۳۳۷ف م ۲۸-۱۹۲۷ء)

(مرتبہ)

مولوی نذیر الدین احمد صاحب (عثمانیہ)

(سابق میونسپل کونسلر)

باہتمام

ابراہیم بن عبداللہ مسقطی

ناشر

قائد ملت اکیڈیمی چیلہ پورہ حیدرآباد ۲

قیمت

HYDER & SONS, Book Sellers & Pub. Macfil Kaman, Hyd-2.
HYDER

PUBLISHER'S PRICE

Rs. 10

طبع اول — پانچ سو
تاریخ اشاعت — مارچ ۱۹۷۱ء
قیمت — دو روپے
کتابت — محمد مظہر
طباعت — نیشنل فائن پرنٹنگ پریس
سرورق — ایم۔ اے غفار (آرٹسٹ)
طباعت سرورق — ڈالٹن پریس
باہتمام — ابراھیم بن عبداللہ مسقطی

ملنے کے پتے:۔
۱ نیشنل بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد
۲ حیدر اینڈ سنس مچھلی کمان حیدرآباد
۳ حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد

جانثار ملت حضرت مولانا افتخاری نور اللہ تربتہ

حضرت مولانا سید شاہ نور اللہ حسینی صاحب، افتخاری
نور اللہ تربتہ

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو حضرت قائد ملت رح کے رفیق کار اور دست راست مسلمانان دکن کے دردمند قائد مولانا سید شاہ نوراللہ حسینی افتخاری نوراللہ تربتہ (جن کی نگاہ بلند جن کا سخن دل نواز اور جن کی جان پرسوز تھی) کے نام معنون کرتا ہوں جس مجاہد نے اپنی ساری زندگی اور زندگی کا سارا اثاثہ قوم کی نذر کر دیا افسوس قوم اپنے اس محسن قائد کو کچھ نہ دے سکی:

پڑھی نماز جنازے کی میری غیروں نے
مرے تھے جن کے لیے وہ رہے وضو کرتے

حضرت قائد ملت کے دور حیات اور بعد از رحمات اسی مجاہد نے مسلمانان دکن میں قائد ملت کے پیام اتحاد اور مسلمانوں میں قرآن فہمی کا ذوق عام کیا مولانا کی ایمان افروز تقریریں مسلمان کو مومن اور غیر مسلموں کو مسلمان بناتی رہیں کئی سو غیر مسلم ان کے مقدس اور پاک ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوے۔ پولیس ایکشن کے پرآشوب زمانے میں اس مرد خدا کی راتوں کی نیند اور دن کا چین حرام تھا۔ تباہ حال اور لٹے پٹے مسلمانوں کی باز آباد کاری کا کام اسی خدا رسیدہ سید زادے نے انجام دیا۔ ان کی مبارک محفلوں میں عوامی کارکن اور خدمت گزار ان کی سیاسی بصیرت اور تبحر علمی سے مستفید ہوتے رہے۔

میں بھی ان خوش نصیبوں میں سے ایک ہوں جنھیں ان کی صحبت سے اکتساب کی سعادت نصیب ہوی۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

نذیرالدین احمد

ابتدائیہ

بفضلِ تعالیٰ حضرت قائدِ ملّت کے نگارشاتِ علمی کی اشاعت کا جو سلسلہ قائدِ ملّت اکیڈیمی کی جانب سے "نگارشاتِ بہادر یار جنگ" سے شروع ہوا، اس سلسلے کی نو کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اب زیرِ نظر کتاب "بہادر یار جنگ کی ڈائری" اسی سلسلے کی دسویں کڑی ہے۔

محمد بہادر خاں جنہیں آصف سابع نے نواب بہادر یار جنگ کا خطاب دیا، قوم نے قائدِ ملت اور لسان الامت کے القاب سے نوازا جس کی ذات میں مسلمانوں کی قومی اور ملّی تمنائیں مجسّم ہو کر رہ گئی تھیں جس کی ہر بات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں ہوا کرتی تھی جس عاشقِ رسول کی زبان سے عشقِ رسول کی باتیں دلوں سے دلوں میں راہ پیدا کرتیں جس اللہ کے نیک بندے نے بائیس (۲۲) سال کی عمر میں مجلس تبلیغ اسلام کی بنیاد ڈالی۔ نرم بستر اور گرم لحاف میں آرام کرنے والے اقبال کے اس شاہین زادے نے عیش و آرام کو چھوڑا اور اللہ کی راہ میں تین سال تک گاؤں گاؤں کے دورے کیے، سفر کی صعوبتیں برداشت کیں اور بیس (۲۰) ہزار نفوسِ انسانی کو اس پاک و طاہر انسان نے نہ صرف مشرف بہ اسلام کیا بلکہ ان کی دینی تعلیم اور روزگار کے سامان بھی پیدا کیے۔

مجلس اتحاد المسلمین جو ۱۹۳۳ء تک مسلمانوں کی ایک برائے نام جماعت تھی ۱۹۳۹ء میں جب قائد ملت اس کے صدر ہوئے تو اس جماعت کو دکن کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کی حیثیت میں تبدیل کر دیا۔ اور چار صوبوں سولہ ضلعوں اور ۱۰۹ تعلقوں کے تمام قصبات و دیہات میں یہ جماعت اس درجہ مستحکم ہو گئی کہ آصف سابع کی با اختیار حکومت جو باب حکومت کے زیر عنوان دکن کے انتظامیہ کی مالک و خود مختار تھی اس جماعت کی مسلمہ اہمیت و قیادت کو کبھی نظر انداز نہ کر سکی۔

اسٹیٹ مسلم لیگ کے صدر اور قائد اعظم کے دست راست کی حیثیت سے نواب صاحب کی جادو بیان تقریریں ہندوستان کے گوشے گوشے میں ہوئیں اور ان کی ان جادو بیان تقریروں کا اثر تھا کہ قوم میں آثار زندگی پیدا ہوئے، منزل سے بیگانہ منزل آشنا ہوئے اس طرح ان کی نوائے شوق و صدائے حق نے مسلمانوں کو منزل آشنا کیا۔

حضرت قائد ملت نواب بہادر یار جنگ ۳ فبروری ۱۹۰۵ء کو پیدا ہوئے اور زیر نظر ڈائری ۱۹۲۷ء کی ہے گویا یہ ایک ۲۲ سالہ نوجوان محمد بہادر خاں کی بالکل خانگی نوعیت کی ڈائری ہے۔ قدرت چونکہ محمد بہادر خاں کو ایک عظیم قوم کی قیادت کے لیے تیار کر رہی تھی اسی لیے ابتدا ہی سے مصائب اور پریشانیاں انھیں کانٹوں میں الجھ کر زندگی بسر کرنے کی خو سکھاتے رہے۔ ماں کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ گیا۔ شباب کی کلی ابھی پوری طرح نہ کھلی تھی کہ باپ کے سایۂ عاطفت سے محرومی نصیب کا جزو بن گئی ضعیف نانی کی تربیت کا اعتراف خود محمد بہادر خاں نے کیا کہ "جو کچھ میرے اندر ہے وہ سب ان ہی چودہ سالوں کی کمائی ہے۔"

اٹھارہ سال کے اس نوجوان پر ذمہ داریوں کی قیامت صغرا ٹوٹ پڑی. ساڑھے چار لاکھ روپے کے قرض کی گراں بار ذمہ داریاں جاگیر کے حصّہ داروں کی ریشہ دوانیاں گویا ملکیت و جایداد کے پھول رقابت و دشمنی کے کانٹے بن گئے. بچپن اور جوانی کے اس سنگم میں اس مرد خود آگاہ نے اسلامی حلم و شرافت و ایمانداری، تدبر و فراست کے دامن سے اپنے دامن کو وابستہ کر لیا تھا. قرض کے بوجھ کو اپنی انتھک مساعی اور حسن انتظام سے اپنے کندھوں سے اتارا. جاگیر ی نظم و نسق کی اصلاح کی. رعایا خوشحال ہوی، کارپرداز آسودہ حال ہوے. اس ڈائری کے مطالعہ سے محمد بہادر خاں کی زندگی کے اس دور کے حالات سے واقفیت و آگاہی ہوتی ہے جبکہ وہ اپنی جاگیر کے وارث کی حیثیت سے جاگیر کے انتظامات میں یکسر منہمک تھے لیکن ع تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

کے مصداق دل کا چراغ روشن تھا. اسی سن اور اسی سال میں محمد بہادر بہادر خاں نے انجمن تبلیغ اسلام کی بنیاد رکھی اور آپ کی اس مساعی کے نتیجہ کا تذکرہ سطور بالا میں آپ کی نظر سے گزر چکا ہے.

جاگیر کے انتظامات کے بعد اور جاگیر کے انتظامات کے دوران اللہ کی عبادت، کتابوں کا مطالعہ اور قومی درد و احساس ملّی کے عملی کاموں میں ان کا وقت گزرتا رہا. سب سے پہلے جاگیر میں اپنے رب کے گھر کی تعمیر کی خود فرماتے ہیں " میں نے ایک ٹین پوش حصّے کو مسجد کی صورت دی اور نماز باجماعت کا اہتمام کیا. میں اپنی ساری عمر کی سعادت تصوّر کروں گا اگر میری وجہ سے ایک مسلمان بھی اپنے بھولے ہوے راستے پر آجائے. اللہ سے دعا ہے کہ وہ ان کی رقیب عادت کو دوام عطا کرے " (حوالہ بہادر یار جنگ

رکتبت ۹

کی ڈائری۔ ۲۳ر فبروری سنہ ۱۹۲۶ء)۔

سچ ہے اللہ جس بندے کو چاہتا ہے اس پر اپنا فضل فرماتا ہے۔ اپنی جاگیر کے ایک علاقے کنڈور میں مسلسل ساڑھے تین مہینے اصلاحات انتظامیہ کی درستگی کے سلسلے میں گزارے۔ اس علاقے سے رخصت کے وقت قدرے ملال ہوا فرماتے ہیں "کنڈور سے جو ۳½ مہینے کا رفیق تھا کل رخصت ہونا ہے اس کی آہ۔۔ ایک ایک چیز کو حسرت کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہوں۔ روز نامہ لکھتے وقت خیال آیا کہ کنڈور سے صرف ساڑھے تین مہینے میں جب اتنی محبت ہوگئی ہے اور اس سے جدا ہونا اتنا شاق ہو رہا ہے تو دنیا سے عمر طبعی کو پہنچنے کے بعد رخصت ہونا کتنا تکلیف دہ ہوگا۔ اے خدائے ذوالجلال والاکرام اپنے حبیب کے طفیل سے اپنی محبت عطا کر اور دنیا سے ایسی حالت میں اٹھا کہ صرف تیرا خیال دل میں تیرا تصور آنکھوں اور صرف تیرا ذکر زبان پر ہو۔ آمین ثمہ آمین"۔

زیر نظر ڈائری کے مطالعہ کے دوران حضرت قائد ملت کی خانگی زندگی ان کے خاندانی حالات کے علاوہ حضرت قائد ملت کی زندگی کے بیشتر گوشے پہلی بار منظر عام پر آ رہے ہیں۔ مجلس اتحاد المسلمین کی ابتداء، قائد ملت کی سیاسی مصروفیات کا آغاز، نواب صاحب کی تبلیغی مساعی، مشاہیر اور اہل علم سے نواب صاحب کی ملاقاتیں، زبانوں کے سیکھنے کا شوق، ان کے بعض ایسے اساتذہ جن کے آگے نواب صاحب نے زانوئے ادب تہہ کیا اور جن کا تذکرہ قائد ملت کی حیات کے تذکروں میں کہیں نہیں ملتا۔ ان کی خدمت خلق کے واقعات، قریبی عزیزوں اور دوست احباب کا تذکرہ اس دور کی نامی گرامی شخصیتوں کے بارے میں نواب صاحب کا اظہار خیال مختلف مذہبی اور علمی جلسوں میں نواب صاحب کی تقریروں کا ذکر اور کئی باتیں مختصر یہ کہ یہ ڈائری بھی دراصل نواب صاحب کی خود نوشتہ

سوانح کا ایک حصہ ہے۔ یہ ڈائری بھی نواب صاحب کی اور نگارشات علمی کی طرح پردۂ گمنامی میں رہتی اگر مولوی شاہ عالم خاں صاحب نے اس ڈائری کو اپنے پاس محفوظ نہ رکھا ہوتا ایسی بیسیوں ڈائریاں جو نواب صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں مختلف اصحاب اور بعض اداروں کے علمی ذخیروں اور المایہ نوازوں میں بند پڑی ہیں۔ خدا ان اصحاب کو بھی اس کی اشاعت کی توفیق عطا کرے تاکہ قائد ملت کی زندگی پر کام کرنے والوں اور نواب صاحب کی پاکیزہ و طاہر و دلعزیز شخصیت سے متاثر اہل فکر و نظر کو اس سے استفادہ کا موقعہ ملے۔ وما علینا الا البلاغ۔

آخر میں میرا خوشگوار فریضہ ہے کہ میں ان اصحاب کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری اور اشاعت کی مختلف منزلوں میں مدد کی۔ الحاج مولوی یٰسین خاں صاحب مالک روز کمپنی چادر گھاٹ، جناب سرور خاں صاحب مرحوم، جناب محمد اسحاق صاحب، جناب سردار علی خاں صاحب سابق اراکین بلدیہ، مولوی سید جلال صاحب ید اللّٰہی، جناب بشیر قاضی صاحب، جناب سید رضا صاحب پروڈیوسر ایس، آر فلمز، جناب یوسف علی خاں صاحب، مرزا ذاکر علی بیگ صاحب، جناب افسر بیگم صاحبہ، جناب ناظرہ بیگم صاحبہ، جناب عبدالقادر صاحب ٹائپسٹ اور جناب ایم، اے غفار صاحب آرٹسٹ نے اس خصوص میں میری بڑی مدد کی اور اپنی خصوصی دلچسپی سے میرے اس اہم اور مشکل کام کو میرے لیے آسان بنا دیا۔

میرے مخلص دوست جناب سیٹھ ابراہیم بن عبداللہ صاحب مسقطی نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی بڑی معاونت فرمائی۔ والسّلام

نذیر الدین احمد
سابق میونسپل کونسلر چیلہ پورہ۔ حیدرآباد۔

جمعہ

یکم آذر ۱۳۳۷ف ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۷ اکتوبر ۱۹۲۷ء

ایک یوم کی تعطیل عرس حضرت زین الدین صاحب گنج نشینؒ خاص دفاتر حیدر کیلیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہٖ شیئٌ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ ونور عرشہٖ سیدنا ومولینا محمدٍ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

کل ۱۳۳۶ف ختم ہوگیا اور آج سے ۱۳۳۷ف شروع ہوتا ہے۔ گزشتہ سال کن حالتوں میں گزرا اس کی کیفیت گزشتہ سال کے روزنامچوں کے آخر میں لکھی گئی ہے۔ آج سے ہم اوپر لکھی ہوئی دعا سے نئے سال کا آغاز کرتے ہیں خدا اپنے حبیب کے طفیل سے اس کی آمد ہمارے لیے مبارک کرے۔ ہم کو اطمینان قلب عطا ہو ہمارے ایمان میں قوت پیدا ہو اور ہماری مصیبتیں ٹل جائیں۔

کل ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسٹاف سرجن مہاراجہ بہادر کے مکان پر مجلس میلاد النبی مقرر تھی ان کے فرزند مولوی عبدالمنان صاحب نے مجھے بھی تقریر کرنے کو کہا تھا۔ حیدرآباد کے چیدہ و منتخب علماء و مقررین نے تقریریں کیں۔ مجھے اتنے بڑے مجمع میں تقریر کرنے کا پہلا موقع تھا۔ مگر الحمد للہ حب رسولؐ کے عنوان پر میری تقریر

بہرلطف دلچسپ درتیب رہی سب نے پسند کی۔ ۱۲ بجے گھر آیا اور نماز عشاء پڑھ کر ایک بجے سویا۔ احمد عبداللہ صاحب بھی ساتھ تھے رات کو دیر ہو جانے سے میرے پاس ہی سو گئے۔ صبح سات بجے اٹھا۔ نماز فجر قضا پڑھی پھر باہر جا کر احمد عبداللہ صاحب کے ساتھ ناشتہ کیا۔ منشی صاحب کو ضروری ہدایات دیئے اور موٹر منگا کر حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کے یہاں گیا۔ رات والی تقریر کی بہت تعریف کی۔ وہاں سے راجہ دہنراج گیرجی کے پاس گیا۔ بارہ بجے گھر آ کر کھانا کھایا اور روزنامچہ لکھ کر نماز ظہر ادا کی۔ کل کو رات نیند پوری نہ ہوئی تھی اس لیے نماز کے بعد سو گیا۔ ½۲ بجے اٹھا۔ حسن بن محسن صاحب ملاقات کو آئے تھے۔ نواب کمال یار جنگ بہادر کی دیوڑھی کو میں بھی آیا کر دوں وعدہ کیا

سید امیر صاحب اور عمر دراز خاں صاحب سے ملاقات کی پھر نماز عصر سے فارغ ہو کر نواب سلطان نواز جنگ مرحوم کی دیوڑھی واقع چار مینار میں انجمن احمدیہ کے جلسہ میلاد میں گیا نواب اکبر یار جنگ نے تقریر کی اور مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ جماعت احمدیہ نے اپنے افریقہ و انگلستان میں تبلیغی کارناموں پر تقریر کی۔ اور میجک لینٹرن کے ذریعہ توضیح کے طور پر وہاں کے تصاویر دکھائے۔ ۸ بجے جلسہ برخواست ہوا۔

وہاں سے مولوی سرفراز حسین صاحب حکیم کے یہاں حضرت غوث اعظم کی نیاز شریف کی دعوت میں گیا ۱۱ بجے واپس آیا۔ نماز عشاء پڑھی اور ۱۲ کے قریب سویا۔ نیند اچھی آئی صحت آج کل بفضل تعالیٰ اچھی ہے۔

شنبہ ۲ر آذر ۱۳۳۷ف ۱۱ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۸ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

صبح ۷ بجے اٹھا کیونکہ رات ۱۲ بجے سویا تھا۔ نماز فجر قضا پڑھی۔ ورزش

کی ناشتہ کیا اور باہر جاکر ۱۲ بجے تک جاگیرات کا کام کرتا رہا۔ منشی صاحب کو مقدمات کے متعلق ضروری ہدایات دیئے اور قصابوں کے چودہری شہاب الدین صاحب کے یہاں حضرت غوث اعظمؒ کی نیاز شریف کی دعوت میں گیا۔ تواضع میں سخت بے توجھی کی گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی، ایک بجے واپس آیا۔ کچھ دیر کتاب دیکھی دو روز سے انڈے کا ناشتہ کیا تھا اور رات اور آج صبح بریانی کھالی بس بہہ نا ہوگیا۔ نماز فجر کے بعد سے اس قدر سخت تبخیر کا دورہ ہوا کہ الہٰی توبہ۔ سر میں درد، اعضاء شکنی اس بلا کی کہ معلوم ہوتا تھا ایک ایک جوڑ ٹوٹ رہا ہے۔ وحشت اور قلب پر اختلاج اس خیال سے کہ ذکر اللہ سے اطمینان ہو۔ بیوی کو حفظ کیا ہوا قرآن سنایا۔ ۴ بجے مولوی سید اسد اللہ صاحب فرزند حضرت شمسی ظلہٗ تشریف لائے تھے ان کے واپس جانے کے بعد پھر گھر میں آیا اور کتاب دیکھتا رہا۔ عصر اور مغرب کی نمازیں تیمم کر کے ادا کیں کیونکہ وضو سے بخار آجانے کا اندیشہ تھا۔ مغرب کے بعد مولوی سعادت اللہ خاں صاحب تشریف لائے تھے یہ میرے استاد اور مدرسہ دار العلوم میں مددگار پرنسپل ہیں۔ یہی دار العلوم المشرقیہ کا مرکز تھا تو انھوں نے وہاں سے مولوی فاضل، منشی فاضل اور کامل و متکلم کے امتحانات دیئے تھے۔ افغانان جہدویہ کو مولانا پر فخر ہے اس سے قبل اضلاع پر متعین تھے اب ایک سال سے دار العلوم میں تشریف لائے ہیں۔ میرے مکان سے قریب ہی رہتے ہیں۔ میں نے گذارش کی تھی کہ صبح یا شام میں ایک گھنٹہ اگر مجھے دے سکیں تو میں اپنی عربی کی تکمیل کرلوں۔ رضامندی ظاہر فرمائی تھی اور آج از راہ عنایت خود ہی تشریف لائے تھے کہ کتب درس اور وقت کا تعین کریں۔ ایک گھنٹہ گفتگو رہی میں نے کتابیں خریدنے کے بعد اطلاع دینے کا وعدہ کیا۔ وہ تشریف لے گئے اور میں نے اندر آکر کھانا کھایا۔ پھر کچھ دیر

آرام کیا۔ . . . اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔ تہجد آج خلاف عادت رات کے دس بجے تک رہی، اللہ فضل کرے اور صحت جسمانی و روحانی عطا فرمائے۔ والسلام

یکشنبہ ۳ / آذر ۱۳۳۷ف ۱۲ / ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۹ / اکتوبر ۱۹۲۷ء ۶، ۷ بجے اٹھا روز نامچہ لکھا۔ منشی صاحب کو مقدمات کے متعلق ضروری ہدایات دیئے نماز فجر قضا پڑھی۔ ناشتہ کیا اور موٹر منگا کر مہاراج بہادر کے یہاں گیا۔ ۱۲ بجے برخواست ہوئی واپسی میں چار مینار کی دو کانوں پر عربی کی وہ کتابیں تلاش کیں جو کل مولوی سعادت اللہ خاں صاحب نے لکھوا دی تھیں کتنا جلد زمانے نے پلٹا کھایا ہے کہ اب سے بیس برس پہلے حیدرآباد علوم مشرقیہ کا مرکز تھا مگر آج السنہ مشرقیہ کی متداول کتابیں تلاش سے بھی وہاں میسر نہیں آتیں ایک دوکان پر فصول اکبری اور تاریخ الخلفا نظر آئی مگر پرانی میلی اور خراب۔ کانپور یا لکھنو سے منگوا لینے کے خیال سے نہیں خریدی ایک بجے گھر پہنچا۔ کھانا کھایا کچھ دیر قیلولہ کیا پھر باہر جاکر نوشند خاں صاحب سے نظم جمعیت کے مقدمات و معاملات کے متعلق گفتگو کی پھر اندر آکر جاگیرات کے کام میں مصروف ہو گیا۔ پانچ بجے بہادر خاں صاحب دولت زئی اور رفیق قاسم صاحب، یٰسین خاں صاحب ملاقات کو آئے تھے ان سے مل کر رگھوناتھ داس کے بنیم سے گفتگو کی اور نماز عصر پڑھ کر نوشند خاں صاحب کے ساتھ مولوی ابوالحسن سید علی صاحب کے یہاں گیا۔ مکان پر نہیں تھے وہاں سے مولوی عبدالعلی صاحب کے یہاں گیا وہ بھی سکندرآباد گئے تھے پھر سینما گیا اور دس بجے تک تماشا دیکھتا رہا۔ روس اور تاتاریوں کی ایک جنگ کی کیفیت دکھائی تھی ½ ۹ بجے گھر آکر کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی

پھر نمازِ عشاء سے فارغ ہوکر سوگیا۔ نیند اچھی آئی۔ مزاج آج اچھا رہا۔

دوشنبہ ۴؍آذر ۱۳۳۷ف ۱۳؍ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۲۷ء

صبح پانچ بجے حسبِ وعدہ بیوی نے اٹھا دیا۔ حاجاتِ ضروری سے فارغ ہوکر نمازِ فجر ادا کی۔ قرآن مجید کی تلاوت اور ورزش سے فارغ ہوکر روزنامچہ لکھا۔ ناشتہ کر رہا تھا کہ محبوب خاں صاحب تشریف لائے۔ محکمہ صفائی کی جانب سے میر محلگان اعزازی کے انتخابات ہو رہے ہیں آج بیگم بازار کے میر محلہ کا انتخاب ہے۔ محبوب خاں صاحب کے بھائی زور آور خاں صاحب اس دفعہ امیدوار ہیں اس لیے وہ چاہتے تھے کہ میں بھی آج آکر ان کے لیے رائے دوں میں نے خود اپنے آنے کا اور تمام اپنے ملازمین کو روانہ کرنے کا وعدہ کیا۔ چار بجے کر حافظ عبدالعلی صاحب کے پاس گیا آج کے مقدمات اور چند قانونی امور کے متعلق مشورہ کیا۔ وہاں سے گنڈے راؤ معتمد دہنراج گیرجی سے ملا۔ پھر افضل گنج گیا اور میر محلگی کے لیے رائے (ووٹ) دے کر گھر واپس آیا۔ ابھی کپڑے بھی نہیں بدلے تھے کہ نواب شمشیر یار جنگ بہادر تشریف لائے۔ ان کا ایک مقدمہ اس وقت مہاراجہ کے اجلاس پر ہے۔ خود ولایتی عرب ہیں۔ اردو برابر بول نہیں سکتے چاہتے تھے کہ کل چل کر ان کا مقدمہ مہاراجہ کو سمجھا دوں۔ وعدہ کیا اور کاغذات لے لیے ۱۲ بجے کھانا کھایا اور کچھ دیر کتاب دیکھی تھی کہ تبخیر معدہ کا دورہ شروع ہوا اس زور کی تبخیر تھی کہ ضبط نہ ہو سکا۔ تھوڑی دیر بے قرار رہا لیکن پھر جاکر سو رہا۔ ۳ بجے اٹھا۔ باہر جاکر نونند خاں صاحب سے باتیں کیں۔ آج سردار خاں صاحب جمعدار کے یہاں دعوت تھی نوبت جیپوائی کی۔ مگر نونند خاں صاحب کے ذریعہ معذرت کر لی اور مزاج اچھا نہ تھا، اس لیے نہ جا سکا۔ گھر ہی آکر

آٹھ بجے تک نواب شمشیر یاور جنگ کے مقدمہ کے کاغذات دیکھے۔ پھر کھانا کھاکر الہلال کا مطالعہ کیا۔ دس بجے سویا نیند الحمدللہ اچھی آئی۔

سہ شنبہ ۵ر آذر ۱۳۳۶ف ۱۴ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

آج کوئی مبارک دن نہ تھا کیوں کہ کوئی کام حسب منشاء نہ ہو۔ چھ بجے اٹھا روزنامچہ لکھا۔ کتاب دیکھی۔ اصلاح بنوائی۔ حمام کیا اور ناشتہ سے فارغ ہو کر پھر مطالعہ میں مشغول ہوگیا۔ گیارہ بجے نواب شمشیر یاور جنگ بہادر تشریف لائے ان کے ساتھ مہاراجہ بہادر کے پاس گیا۔ مگر ان کے مخالفین کے ایک دوست وہاں موجود تھے اس لیے ان کے مقدمہ کے متعلق گفتگو مناسب نہ سمجھی گئی۔ ۱۲ بجے واپس آکر کھانا کھایا اور کتاب دیکھتا رہا۔ ۴ بجے پھر شمشیر یاور جنگ آئے اور میں ان کے ساتھ پھر مہاراجہ کے یہاں گیا مگر اس وقت مہاراجہ عدیم الفرصت تھے اس لیے ملاقات ہی نہ ہوی۔ پانچ بجے واپس آیا۔ نونند خاں صاحب منتظر تھے۔ ان کے ساتھ اپنی موٹر میں حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کے پاس گیا۔ وہ گھر پر نہ تھے۔ وہاں سے مولوی ابوالحسن سید علی صاحب کے پاس آیا۔ مغرب ہوچکی تھی۔ مولوی صاحب موجود تھے ملاقات ہوی اور نونند خاں صاحب کے مقدمہ کے متعلق دیر تک گفتگو ہوی۔ منور خاں صاحب جمعدار مرحوم کے نونند خاں صاحب حقیقی بھانجے ہیں ان کے انتقال کے بعد جب انھوں نے ان کی جمعداری کے لیے درخواست کی تو میرے علاتی ماموں بہادر خاں و حسین خاں وغیرہ نے اس میں عذرداری کی کہ ہم منور خاں کے ابن عم ہیں اس لیے ہمارے ہوتے نونند خاں مستحق نہیں ہیں۔ صیغہ فوج میں صدرالمہامی تک مقدمہ چل کر یہ تصفیہ ہوا کہ فریقین دارالقضاء میں رجوع ہوں۔ جو وراثت کی ڈگری حاصل کرے گا جمعداری

اس کے نام اجرا ہو گی۔ نوبند خاں بیچارہ غریب آدمی ہے للعہ روپیہ کی تنخواہ اس میں گھوڑے اور سارے کنبے کی پرورش بڑی عسرت سے گزرتی تھی اس پر بھی ۶ سال تک صیغہ فوج میں جو مقدمہ چلا توان پر اتنا بار پڑا کہ قرضدار ہو گئے اور اب اس سال جو سخت صدمے ماں اور بہنوئی کے انتقال اور بہن کے بیوہ ہو جانے کے ان پر پڑے تو وہ برداشت نہ کر سکے اور صلح پر آمادہ ہو گئے اور طے پایا کہ جمعداری سیعدار خاں کے نام پر اجرا ہو، اور نوبند خاں کو دوامًا پینتیس (۳۵) روپیہ سکی ماہانہ دیا کریں۔ اس وقت جو رقم تنخواہ مجتمع ہے وہ رقم دونوں آپس میں علی المسویہ تقسیم کر لیں۔ اسی صلح نامہ کے متعلق آج مولوی ابوالحسن سید علی صاحب سے مشورہ کیا۔ پھر وہاں سے نواب تقی یار جنگ بہادر ناظم عطیات کے یہاں گیا اور ۹ بجے گھر آکر کھانا کھایا۔ بیوی دوپہر سے سردار خاں صاحب جمعدار کے یہاں شادی میں مہمان گئی تھیں۔ دس بجے آئیں۔ ۱۰½ بجے سویا نیند اچھی آئی

چہارشنبہ ۶ ر آذر ۱۳۳۷ف ۱۵ ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۲ ر اکٹوبر ۱۹۲۷ء

صبح ۶ بجے اٹھا روزنامچہ لکھ کر حوائج ضروری سے فارغ ہو احمام کر کے ناشتہ کیا۔ ۸ بجے نواب شمشیر یاور جنگ بہادر تشریف لائے۔ ان کے ساتھ مہاراجہ کے یہاں گیا۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بدایونی سے بھی ملاقات ہوئی اور خوب کا شاعری دیر تک ہوتی رہی اور مولوی صاحب کی موجودگی کی وجہ سے نواب صاحب معاملہ پیش نہ ہو سکا ½۹ بجے سے معتمدین کی آمد شروع ہو گئی اور مہاراجہ سرکاری کاموں میں مصروف ہو گئے اور ہم باہر بیٹھے رہے۔ اس عمر میں جب کہ ۶۳ سال کے ہو گئے ہیں مہاراجہ کی محنت اور مستعدی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے

دن رات کے پانچ ہی گھنٹے بیچاروں کو آرام کے لیے ملتے ہیں۔ باقی وقت کام ہی کرتے گزرتا ہے۔ چپراسی کہتا تھا۔ رات بخار کی حالت میں کاغذات کے دس صندوق ملاحظہ فرمائے۔ اور ان پر تجویزیں کیں۔ ہم کو باہر بیٹھے بیٹھے جب بارہ بج گئے اور ان کا کام ختم نہ ہوتو ایک عنایت نامہ میرے نام روانہ فرمایا کہ مجھے اس وقت فرصت نہیں ہے اس لیے آپ معتمد صاحب باب حکومت سے مل کر تمام کیفیت کہہ دیجیے وہ مجھے سمجھا دیں گے۔ ہم نے اس کو غنیمت جانا اور ایک بجے گھر پہنچے۔ کھانا کھا کر نوشند خاں صاحب کو ناظم صاحب نظم جمعیت کے نام پر ایک چٹھی لکھ کر دی پھر نماز ظہر پڑھ کر مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ ۳ بجے پھر نواب شمشیر یاور جنگ بہادر آ گئے ان کے اور نوشند خاں کے ساتھ معتمدی فوج کو گیا تاکہ بندہ علی خاں کی سلحداری کی کارروائی کے متعلق بھی دریافت کر لوں کہ مثل باب حکومت گئی یا نہیں تاکہ معتمد صاحب باب حکومت سے اس کے متعلق بھی گفتگو کی جا سکے۔ معلوم ہوا کہ مثل ابھی نہیں گئی ہے۔ وہاں سے باب حکومت گئے معتمد صاحب سے ملاقات ہوئی انھوں نے کہا کہ یہ وقت میرے سرکاری کام کرنے کا ہے اس لیے کل یا جس روز آپ چاہیں ۱۱½ بجے آئیے۔ مولوی سید محمد مہدی صاحب معتمد باب حکومت نہایت با اصول اور کھرے آدمی ہیں اس سے بڑی مسرت ہوتی ہے۔ اس عہدہ پر ایسے ہی شخص کی ضرورت ہے۔ وہاں سے پھر معتمدی فوج کو آیا اور راجہ نرسنگ راج بہادر سے ملاقات کی وہ یہاں اعزازی مددگار معتمد ہیں۔ راجہ صاحب نے وعدہ کیا کہ میری ہر کارروائی میں جو معتمدی میں ہے امداد فرمائیں گے۔ ۴ بجے گھر پہنچا اور کتاب دیکھتا رہا۔ ملا مراد صاحب کتب فروش میری مطلوبہ کتابیں لائے تھے خریدیں۔ ملا صاحب حیدرآباد کے مشہور اور قدیم کتب فروش ہیں۔ ۹۰ سال سے زیادہ کی عمر ہے۔ مثنوی شریف

کے دو ہزار سے زیادہ شعر یاد ہیں قرآن شریف ہر وقت ہاتھ میں رہتا ہے اور پڑھتے رہتے ہیں کہتے تھے ہر دوسرے روز ایک ختم ہوتا ہے۔ مغرب کے بعد کھانا کھایا اور کتاب کو دیکھتا رہا۔ نزلہ ہو گیا رات کو نیند برابر نہیں

پنجشنبہ ۷ر آذر ۱۳۳۷ف ۱۹ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۳ر اکٹوبر ۱۹۲۷ء

پانچ بجے اٹھا۔ حاجات ضروری سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا کی قرآن مجید کی تلاوت کی، ورزش کی اور ناشتہ سے فارغ ہو کر اخبار دیکھتا رہا۔ مولوی سید اسحٰق صاحب ملاقات کو آئے ایک قومی معاملہ میں امداد چاہتے تھے ۹ بجے سردار خاں صاحب جمعدار کے یہاں شادی میں گیا۔ نواب عنایت علی خاں صاحب بھی آئے تھے۔ ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ ۱۲ بجے نواب شمشیر یاور جنگ بہادر میں پہنچے ان کے ساتھ باب حکومت گیا اور ان کا مقدمہ معتمد صاحب کو بھجا دیا۔ ایک بجے دعوت میں واپس آیا۔ ۴ بجے گھر آیا۔ نوخند خاں صاحب، دولت خاں صاحب اور بہادر خاں صاحب بی۔ اے فرزند راز دار اور مولوی سید یوسف صاحب فرزند سید یعقوب صاحب صدر محاسب بھی ساتھ تھے۔ مغرب کے بعد چاء پلا کر سب کو رخصت کیا۔ مولوی ابوالحسن سید علی صاحب وکیل تشریف لائے۔ روسہ ضلع عثمان آباد کے قاضی کی تحریک پر تعلقداری سے ایک فیصلہ صادر ہوا ہے کہ جماعت مہدویہ کو بھی سیاہہ کی تکمیل پر مجبور کیا جائے۔ سیاہہ نویسی کو جاری ہو کر بھی ایک زمانہ ہوا مگر سینکڑوں سال سے قوم مہدویہ اس پر پابند نہیں کی گئی تھی۔ اسی گروہ کے مشائخین خطبہ نکاح پڑھ جاتے اور معاملہ ختم ہو جاتا۔ اب اس جدید حکم کے متعلق امداد حاصل کرنے کے لیے وہاں کے چند مصدقین یہاں آئے ہیں۔ مولوی سید علی صاحب اسی معاملہ میں مشورہ

کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ طے پایا کہ بتاریخ ۱۰ر آذر ۳۷ف روز یکشنبہ قوم کے ارباب بصیرت و اہل الرائے حضرات کو جمع کر کے مشورہ کیا جائے کہ کیا کرنا چاہیے۔ میں اور رسید علی صاحب سیاہہ نویسی میں کوئی ہرج نہیں پاتے جب کہ خطبۂ نکاح پھر بھی ہمارے مرشد ہی پڑھیں گے۔ اس سے آئندہ مہر و نکاح وغیرہ کے متعلق ایک ریکارڈ سرکار میں موجود رہتا ہے اور وہ آئندہ کام دے سکتا ہے۔ مگر قوم کا عام رجحان معلوم کرنا ہے کہ کیا ہے۔ ۹ بجے شب کا کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی اور نماز عشا پڑھ کر سو گیا۔ نیند خوب مزے کی آئی۔

جمعہ ۸ر آذر ۱۳۳۷ف ۱۷ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر قضا پڑھی ورزش کی ناشتہ سے فارغ ہوا، اور باہر جا کر لچھما ریڈی مقدم پٹواری رگنگڈ و داکٹ پلی سے چند حسابات دیکھے ۱۰ بجے راجہ دھن راج گیر کے یہاں گیا۔ مکان میں نہیں تھے۔ واپس آ کر تھوڑی دیر تک کتاب دیکھی اور کھانا کھا کر پھر دھن راج گیر کے یہاں گیا۔ مکان میں تھے مگر شاید مصروف تھے پرسوں آنے کو کہا۔ اب یہ لوگ ساہوکار نہیں رہے بلکہ راجہ ہو گئے ہیں۔ ایک بجے گھر آیا کچھ دیر امیر میاں صاحب سے باتیں کیں پھر نماز ظہر سے فارغ ہو کر راجہ نرسنگ راج بہادر کے یہاں گیا۔ کامل ڈیڑھ گھنٹہ کے انتظار کے بعد ۲½ بجے مانڈور خاں صاحب آئے لال گڑھی کے حسابات مکمل ہوئے اور رگنگڈہ کے معافی پچسالہ کے معاملہ میں چند کاغذات کی ضرورت ظاہر کی گئی جن کے لانے کو لچھما ریڈی کا رگنگڈ جانا ضروری ہے مغرب کے قریب گھر آیا۔ نماز مغرب کے بعد تحصیلدار صاحب کو چٹھی لکھی اور لچھما ریڈی کو کاغذات کے متعلق ہدایات دے کر کھانا کھایا اور ۹ بجے تک الہلال دیکھتا

رہا۔ دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔ اگرچہ معدہ پر بوجھ رہا مگر نیند اچھی آئی۔ الحمد اللہ۔

شنبہ ۹ آذر ۱۳۳۶ف ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء

صبح پانچ بجے اٹھا حوائج سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا کی قرآن مجید کی تلاوت کی، ورزش کی اور ناشتہ کر کے نوشند خاں صاحب کو ایک ضروری چٹھی لکھی۔ کچھ دیر کتاب دیکھی پھر مولوی نمازی الدین احمد صاحب ناظم عدالت دار القضاء بلدہ کے یہاں گیا۔ ان کے پاؤں میں کچھ تکلیف ہو گئی ہے۔ مزاج پرسی کر لی۔ کچھ دیر تک پر لطف باتیں ہوتی رہیں ان کا اور میرا مذاق قریب قریب ایک ایک ہے۔ گیارہ بجے گھر آیا اور مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ ۱۲ بجے کھانا کھایا اور پھر وہی مطالعہ۔ نماز ظہر کے بعد نواب شمشیر یار جنگ بہادر اور نوشند خاں صاحب سے باہر جا کر ملا۔ نواب صاحب پھر مجھے باب حکومت لے جانا چاہتے تھے۔ کہہ دیا کہ اب مجھے معاف رکھیں کیونکہ مجھے اپنے ہی کام بہت ہیں۔ نوشند خاں صاحب کو نظم جمعیت کے مقدمات کے متعلق ہدایات دیے پھر مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ کئی ماہ سے جی بھر کر کتاب نہیں دیکھی تھی۔ آج فرصت مل گئی تو اس کی تکمیل کر لی۔ نماز مغرب کے بعد مہاراجہ بہادر کے پاس گیا۔ آج انھوں نے چند علماء و مشائخین کی دعوت کی تھی مجھے بھی یاد فرما لیا تھا۔ حیدر آباد کے علاوہ ممالک غیر کے جو علماء اس وقت حیدر آباد موجود ہیں سب موجود تھے مولوی عبد القدیر صاحب بدایونی، مولوی شبیر احمد صاحب شیخ التفسیر دار العلوم دیوبند مولوی مفتی عبد اللطیف صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ، نواب صدر یار جنگ بہادر صدر الصدور، حبیب احمد صاحب فرزند حبیب عیدروس مرحوم مولوی محمد سعید صاحب

مدرس مدرسۂ صولتیہ مکۂ معظمہ اور شیخ احمد صاحب سابق قاضی مدینۂ منورہ قابل ذکر ہیں۔ آخرالذکر شیخ صاحب شریف حسین شریف مکہ کے زمانہ میں مدینۂ منورہ کے قاضی تھے اب جو شریف حسین سے سلطنت چھن گئی اور ابن سعود نے ان کو معزول کر دیا تو سفر کے ارادہ سے یا ممکن ہو کچھ اور سیاسی مقاصد بھی ان کے ہوں ہندوستان کے سفر کو نکلے ہیں۔ سب نے ایک دسترخوان پر کھانا کھایا مہاراجہ بہادر کھانے میں تو شریک نہ ہوئے مگر اخلاقاً دسترخوان پر بیٹھے رہے۔ عربی، فارسی اور اردو شاعری اور تصوف کی خوب گرم بحثیں ہوئیں۔ ۹ بجے مجلس برخواست ہوئی سب تو اپنے اپنے گھر گئے اور میں مولوی عبدالقدیر صاحب بدایونی کے ساتھ یاقوت پورہ گیا وہاں ان کا وعظ تھا۔ گیارہ بجے وعظ سن کر گھر آیا۔ نماز عشاء پڑھی اور سو گیا۔ الحمدللہ۔

یکشنبہ ۱۰/آذر ۱۳۳۷ف ۱۹/ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۶/اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا روزنامچہ لکھ کر حوائج سے فارغ ہوا۔ نماز فجر کی قضا پڑھی ناشتہ کر کے ڈیوڑھی کو گیا۔ مولوی سعادت اللہ خاں صاحب تشریف لائے تھے ان سے عربی کا درس شروع کیا۔ آج تاریخ الخلفاء لجلال الدین سیوطی کا درس ہوا۔ ½۸ بجے مولوی صاحب تشریف لے گئے اور میں نے گھر آ کر کپڑے بدلے اور نواب قدرت نواز جنگ بہادر ناظم نظم جمعیت کے یہاں گیا۔ والد مرحوم کی وراثت کے مقدمہ میں گفتگو کی واپسی میں سرور نگر کے تالاب کے قریب کی منڈی سے سیتا پھل خریدے اور نوشند خاں کے گھر گیا مگر معلوم ہوا کہ وہ نظم کو گئے ہیں۔ نظم کو گیا اور نوشند خاں کو ضروری ہدایات دے کر مکان آیا۔ کھانا کھا کر تھوڑی دیر قیلولہ کیا۔ نوشند خاں صاحب آئے تھے ان سے نظم کی کیفیت

سنی اور مطالعہ میں مشغول ہوگیا پانچ بجے موٹر منگوا کر حسین ساگر نامی تالاب کو گیا جو سکندرآباد کے راستے میں ہے اور کٹڑ پراس پولیس کے ناکہ سے اس ناکہ تک چہل قدمی کی۔ چہل قدمی کے لیے بہت اچھا مقام ہے ارادہ کیا ہے کہ روز آ کر یہاں سیر کیا کروں۔ تالاب کا پورا کٹہ ایک میل لامبا ہے۔ ان دونوں پولیس کے ناکوں کے درمیان تقریباً ۶ فرلانگ فاصلہ ہوگا۔ آج تو میں نے اس ناکہ سے اس ناکہ تک ہی سیر کی مگر کل سے ایک چکر کروں گا تو ڈیڑھ میل کی روزانہ مٹی ہو جائے گی۔ ½۶ بجے گھر آیا اور کتاب دیکھتا رہا۔ کھانا کھا کر ۸ بجے باہر گیا سید امیر محمد صاحب سید اسحاق صاحب اور اسمٰعیل خاں صاحب آئے تھے۔ سلیم خاں صاحب اور ان کے فرزند میاں خاں صاحب بھی بعد از آں آ گئے ان کے سوا اور کوئی نہ آیا حالانکہ ۵ افراد قوم کو اطلاع کی گئی تھی۔ مولوی سید علی صاحب وکیل کو بھی آج کوئی ضروری کام تھا نہ آ سکے۔ مجبوراً جلسہ تھوڑی گفتگو کے بعد بدل دیا گیا۔ دس بجے سویا نیند اچھی آئی۔ مزاج اچھا ہے۔ الحمد اللہ علی احسانہ۔

دوشنبہ ۱۱ آذر ۱۳۳۷ف ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی کو گیا اور مولوی سعادت اللہ خاں صاحب سے عربی پڑھی۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے گھر آیا۔ منشی صاحب کو مقدمات کے متعلق ہدایات دیئے اور مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ ۱۲ بجے کھانا کھایا آج دنبہ کا گوشت کھانے میں آیا جو کسی قصاب نے مصر اور حرمین سے منگوا کر کاٹے تھے بڑا لذیذ گوشت ہوتا ہے۔ ۲ بجے حمام کیا اور باہر جا کر مولوی اسحاق صاحب اور خالو چھن خاں صاحب سے ملاقات کی۔ محمد یوسف صاحب جو دوسہ ضلع عثمان آباد سے قاضی صاحب

کی فریاد لے کر آئے ہیں ان سے وہاں کے حالات دریافت کیے نماز عصر کے بعد موٹر منگوا کر حسین ساگر کو گیا۔ مولوی احمد عبداللہ صاحب بھی ساتھ تھے جہل قدمی سے فارغ ہو کر مولوی سید سلیمان صاحب ندوی کے لکچر میں گیا جو جامعہ عثمانیہ کے ایک بورڈنگ ہاؤس میں "بنیاد عمل" پر تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ نہایت مدلل اور مسلسل تقریر کی۔ انکی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے تمام افعال اور اعمال خواہ وہ کتنے اچھے ہوں یا برے ان کا تعلق ہے اس کے اعضا اور جوارح سے اور اعضا و جوارح تابع ہیں قلب کے۔ اس لیے اعمال کی اصلاح کے لیے قلب کی اصلاح ضروری ہے قلب کی اصلاح اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ایمان کامل نہ ہو اور ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک اس کا یقین دل میں نہ ہو جائے کہ اس کی ہر خفیف سی خفیف حرکت اور پوشیدہ پوشیدہ خیال کی نگراں ایک مطلق و منزہ ہستی ہے جس سے ہماری کوئی نیت پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ تقریر دل پذیر اور مدلل تھی۔

مولوی صاحب پستہ قد اور پست آواز مگر ہر جیبہ ہیں۔ مولانا شبلی مرحوم کے خاص شاگرد ہیں۔ شبلی اور ان کی اکادمی نے اردو میں اسلامی معلومات کا جو ذخیرہ فراہم کیا اس میں ان کے ہاتھ نے سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ معارف کے مدیر اور دار المصنفین اعظم گڑھ کے ناظم ہیں۔ کل انشاء اللہ ان سے تفصیلی ملاقات کروں گا۔ ۸½ بجے تقریر ختم ہوئی ۸½ بجے گھر آیا۔ احمد عبداللہ صاحب کے ساتھ کھانا کھا کر نماز عشاء پڑھی اور ایک جلسہ میلاد میں گیا جو تاجران سالار جنگ بلڈنگز کی جانب سے بادشاہی عاشور خانہ میں منایا گیا تھا۔ نواب صدر یار جنگ بہادر، نواب ضیاء یار جنگ بہادر، مولوی سلیمان ندوی، سید محمد بادشاہ حسینی صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب شیخ التفسیر دار العلوم دیوبند

نے تقریریں کیں۔ ایک بجے واپس آکر سو یا۔ احمد عبداللہ صاحب بھی میرے یہیں سوے۔

شنبہ ۱۲/ آذر ۱۳۳۷ف ۲۱/ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۲۷ء

چھ بجے اٹھا نماز فجر کی قضا اور ورزش سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی گیا۔ عربی کے درس سے فارغ ہو کر ۸½ بجے گھر ... آیا۔ مولوی احمد عبداللہ صاحب کے ساتھ ناشتہ کیا۔ اور مولوی حافظ عبدالعلی صاحب کے یہاں گیا۔ ورنگل گئے ..... ہیں ملاقات نہ ہوئی۔ مولوی سلیمان ندوی صاحب کے یہاں گیا کہیں باہر گئے تھے۔ مولوی احمد عبداللہ صاحب کو ان کے بورڈنگ ہاؤس میں چھوڑ کر احمد سعید جلد ساز سے کتابوں کے لیے تقاضہ کیا تین مہینہ سے کتابیں لے گیا ہے اب تک واپس نہیں کیں۔ شام کو دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ وہاں سے راجہ بھن راج گیر کے پاس گیا باہر گئے تھے نہ ملے۔ آخر بے نیل و مرام واپس آیا۔ جاگیر کا کام کیا اور روزنامچہ لکھ کر مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ ۱۲ بجے کھانا کھا کر باہر گیا۔ نوشند خاں صاحب اور عنایت خاں صاحب سے گفتگو کی ایک بجے نوشند خاں اور منشی صاحب کو ساتھ لے کر تحصیل دار صاحب باغات کے یہاں گیا ان سے مل کر اور مقطعہ رمضان پور کے مقدمہ میں گفتگو کر کے معتمد صاحب افواج سرکار عالی کے یہاں گیا اور بندہ علی خاں کی سلحداری کے مقدمہ میں گفتگو کی۔ وہاں سے عثمان شاہی ملز کے دفتر کو گیا اور مینجر سے ملز کے کاروبار اور آئندہ توقعات کے متعلق گفتگو کر کے گھر آیا اور کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد چمن میں گیا اور چہل قدمی کی۔ نماز مغرب چمن ہی میں ادا کی۔ واپس آیا تو محبوب علی خاں صاحب جمعدار ملاقات کو آئے تھے۔

آٹھ بجے تک نظم جمعیت کے معاملہ میں ان سے گفتگو کر کے کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء پڑھ کر سو گیا۔

چہارشنبہ ۱۳؍ آذر ۱۳۳۷ف ۲۲؍ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ اکتوبر ۱۹۲۷ء

ساڑھے پانچ بجے اٹھا۔ نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ورزش کی اور ناشتہ کر کے ڈیوڑھی کو گیا۔ مولوی صاحب سے صرف ونحو کا سبق لیا۔ ۹ بجے موٹر منگوا کر مولوی سید سلیمان صاحب ندوی کے یہاں گیا۔ دیر تک مختلف علمی مسائل پر گفتگو رہی وہاں سے راجہ دھن راج گر کے پاس گیا۔ آج بھی باہر گئے تھے ملاقات نہ ہوئی۔ واپس آکر کھانا کھایا اور کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد سردار خاں صاحب جمعدار کے یہاں مزاج پرسی کو گیا۔ سخت علیل ہیں تین مہینہ سے علالت کا سلسلہ چل رہا ہے۔ گزشتہ ہفتہ لڑکی کی شادی کی مگر فریش رہے۔ اب تو حالت نہایت خطرناک ہوگئی ہے اللہ فضل کرے۔ بیچارے خوش خلق اور قوم کے معزز آدمی ہیں۔ وہاں سے بہن جیون خاتون کے یہاں گیا۔ تھوڑی دیر تک بیٹھ کر گھر آیا اور کھانا کھا کر درسی کتب کا مطالعہ کیا۔ دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا نیند اچھی آئی۔

پنجشنبہ ۱۴؍ آذر ۱۳۳۷ف ۲۳؍ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۲۷ء

چھ بجے اٹھ کر نماز فجر قضا پڑھی۔ ورزش کر کے ناشتہ کیا اور ڈیوڑھی کو گیا۔ درس عربی سے فارغ ہو کر موٹر منگوائی اور مولوی حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کے یہاں گیا۔ دس بجے مقدمات سے متعلق ہدایات دیکر واپس آیا اور کتاب دیکھتا رہا۔ ۱۲ بجے کھانا کھایا پھر جا کر نوشند خاں صاحب سے نظم جمعیت کے معاملات میں

اور عنایت خاں صاحب سے راجلوچاما کے قرضہ کی ادائی اور زیورات مرہونہ کے فروخت کے معاملہ گفتگو کی۔ پھر عنایت خاں صاحب کو رقم دے کر فک رہن کے لیے روانہ کیا اور خود کتاب دیکھتا رہا۔ پانچ بجے موٹر منگوا کر حسین ساگر گیا کمال خاں صاحب بھی ساتھ ہیں یہاں نواب داؤد علی خاں صاحب سے بھی ملاقات ہوی۔ والد مرحوم کے ملنے والے ہیں ان کے ساتھ چہل قدمی کی۔ پہلے میرا خیال تھا کہ کٹہ پر کے دونوں ناکوں کا درمیانی فاصلہ ایک میل سے کم ہے مگر آج تحقیق ہوا کہ یہ فاصلہ پورا ایک میل ہوتا ہے۔ آج ڈیڑھ میل تک چہل قدمی کی اور وہاں سے اکسلسیر سینما کو گیا اور تماشہ دیکھ کر ۹ بجے گھر آیا کھانا کھا کر سوگیا معدہ پر بوجھ ہونے کی وجہ سے نیند اچھی نہیں آئی۔ رات بھر پیٹ میں لفخ رہا۔

جمعہ ۱۵ ر آذر ۱۳۳۷ف۔ ۲۴ ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر حمام کیا اور ناشتہ کر کے مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ آج پھول باغ میں انھوں نے حبیب عیدروس صاحب کی فاتحہ کی تھی۔ فاتحہ کے بعد تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں پھر ڈیوڑھی کو واپسی ہوی۔ مجھے مہاراجہ نے اپنی ہی موٹر میں بٹھالیا۔ ڈیوڑھی پر راجہ نرسنگ راج بہادر و راجہ محبوب راج صاحب اور حکیم محمد ابراہیم صاحب بھی موجود تھے ایک بجے تک خوب شاعری ہوی جب میں چلنے لگا تو حکم ہوا کہ شام کو ۴ بجے مشاعرہ میں پھر حاضر ہوں۔ میں وعدہ کر کے گھر آیا اور کھانا کھا کر نماز ظہر ادا کی پھر راجہ دھن راج گیر کے یہاں گیا۔ آج بھی ملاقات نہ ہوی وہاں سے مولوی محمد عباس خاں صاحب وکیل کے یہاں گیا سلحدار ی بندہ علی خاں صاحب کے مقدمہ میں گفتگو کی ۳ بجے وکیل صاحب سمیت جناب خاں صاحب جمعدار عزیزی

کے یہاں جلسۂ مشورت میں شریک ہوا جو روسہ کے قاضی صاحب کی مداخلت کے معاملہ میں منعقد ہوا تھا۔ مولوی ابوالحسن سید علی صاحب کی یہ کارروائی پسند کی گئی کہ انھوں نے صدرالصدور صاحب کو یہ لکھ کر دیہات میں اس تحریک کو شروع کرنے سے بہتر یہ ہوگا کہ پہلے بلدہ میں اس کو شروع کیا جائے کیونکہ یہاں گروہ مہدویہ کے علماء، مشائخ اور تمام سربرآوردہ افراد موجود ہیں اور مہدویہ کے متعلق حکم التواء حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور آئندہ کے متعلق یہ طے پایا کہ ایک عام جلسہ کر کے اس معاملہ کو قوم کے سامنے پیش کیا جائے اور مناسب کارروائی کی جائے۔ ۴½ بجے جلسہ برخاست ہوا میں نے وہاں نماز عصر ادا کی اور مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ باغ، واصفی، رسا، قیسی، جسرت اور محبوب صاحبان شعراء کا مجمع تھا۔ حکیم ابراہیم صاحب ہیں اور راجہ نرسنگ راج بہادر سامعین میں سے تھے۔ مہاراجہ نے بھی اپنی غزل پڑھی۔ مصرع طرح تھا:

سہ "نازو انداز و ادا نام خدا کچھ بھی نہیں" باغ صاحب اور قیس صاحب کی غزلیں چڑھی ہوئی تھیں۔ مہاراجہ بہادر کی غزل بھی اچھی رہی مغرب کے بعد گھر آیا تمام دن باہر رہنے سے طبیعت تھک گئی تھی کھانا کھا کر تھوڑی دیر کتاب دیکھی پھر نماز پڑھ کر سو رہا۔ نیند اچھی آئی۔

شنبہ ۱۶/آذر ۱۳۳۷ف ۲۵/ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۲/اکٹوبر ۱۹۲۷ء

۵½ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر جاگیرات کی بہت سی مثلوں پر تجویزیں کیں جو کل سے میز پر پڑی تھیں روزنامچہ لکھا اور ناشتہ کر کے ڈیوڑھی کو گیا درس عربی سے فارغ ہو کر ½۸ بجے آیا اور پھر ایک حسابی کام میں مشغول ہو گیا۔ ۱۲ بجے کھانا کھایا اور پھر اسی کام میں مشغول ہو گیا۔

۳ بجے نماز ظہر ادا کی۔ عنایت خاں صاحب، مولوی عبدالغنی صاحب اور

مولوی غوث محمد خاں صاحب ملاقات کو آئے تھے۔ عنایت خاں صاحب کو ان چیزوں کے فروخت کرنے کے متعلق ہدایات کیں جو راجلو کے یہاں رہن تھیں مولوی عبدالغنی صاحب آج کی سروجنی نائیڈو کی تقریر کا پاس مولوی احمد عبداللہ صاحب کی طرف سے لے کر آئے تھے۔ ۴ بجے نواب ولی داد خاں صاحب کے یہاں گیا۔ حافظ محمد مہتاب خاں صاحب، غلام یٰسین خاں صاحب اور محبوب علی خاں صاحب جمعداران بھی موجود تھے۔ مولوی نعیم الدین صاحب کی طرف سے جو آئندہ جمعداروں کی طرف سے وکیل مقرر ہونے والے ہیں میری چٹھی کا جس میں مختانہ کے متعلق استفسارات کیے گئے تھے جواب آیا تھا۔ اس پر غور کیا گیا اور طے پایا کہ آئندہ جمعہ کو صبح ۹ بجے ان سے اس معاملہ میں بالمشافہ گفتگو کی جائے۔ نواب صاحب کے پاس سے مسرت منزل ہوسٹل کو گیا۔ مولوی احمد عبداللہ صاحب نہ تھے ان کے ہم کمرہ دوست مولوی فیض محمد صاحب کے ساتھ باغ عامہ گیا معلوم ہوا ٹاؤن ہال ۶ بجے کھلے گا حسین ساگر جا کر وہاں کنٹہ پر چہل قدمی کی اور ٹھیک ۶ بجے ٹاون ہال کو واپس آیا۔ اسٹیج سے قریب اچھی جگہ مل گئی۔ طلبا و اساتذہ جامعہ عثمانیہ اور دیگر عہدہ داران و علم دوست حضرات کا بڑا مجمع تھا۔ مولوی عبدالرحمن خاں صاحب صدر کلیہ عثمانیہ نے صدارت کی۔ مسز سروجنی نائیڈو نے ہندو مسلم اتحاد کے عنوان پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اس عورت کی قوت خطابت کو دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی تقریر ایسی مسلسل اور مرتب تھی کہ ایک سکنڈ کے لیے بھی کسی نے اس کو خاموش ہوتے نہ دیکھا اور ایک جملہ بھی ایسا نہ تھا جو بھرتی کا ہو، اور اس روانی کے ساتھ، فصاحت کا یہ عالم ہوتا کہ معلوم ہوتا تھا شعر پڑھ رہی ہے ۸½ بجے گھر آیا کھانا کھا کر تھوڑی دیر تک کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند اچھی آئی مگر بدخوابی رہی۔

یکشنبہ ۱۷/ آذر ۱۳۳۷ف ۲۶/ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۳/ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۵ ½ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہوکر نماز فجر ادا کی ناشتہ سے فارغ ہوکر ڈیوڑھی کو گیا۔ ½ ۸ بجے واپس آکر جاگیر کا کام کرتا رہا ۱۲ بجے کھانا کھایا اور ۴ بجے تک کتاب دیکھتا رہا۔ عنایت خاں صاحب نوشند خاں صاحب حسین خاں صاحب اور ہادی حسین صاحب عطر ساز ملنے کو آئے۔ ۶ بجے نماز مغرب ادا کی اور حسین خاں صاحب کے ساتھ سینما گیا ۹ بجے واپس آکر کھانا کھایا اور سو گیا نیند اچھی آئی۔

دوشنبہ ۱۸/ آذر ۱۳۳۷ف ۲۷/ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۲۷ء

صبح ۶ بجے اٹھا نماز فجر کی قضا اور ناشتہ سے فارغ ہوکر مولوی سعادت اللہ خاں صاحب کو آج کی چھٹی کے لیے چٹھی لکھی۔ کچھ دیر اخبار دیکھا پھر موٹر منگوا کر نواب معین الدولہ بہادر کے لڑکے نواب ظہیر الدین خاں صاحب کے عقد میں جو نواب ولی الدولہ بہادر کی لڑکی کے ساتھ مقرر ہے گیا۔ نواب معین الدین خاں اعانت جنگ معین الدولہ بہادر نواب بشیر الدولہ آسماں جاہ بہادر کے فرزند اور آسمان جاہی پائیگاہ کے امیر ہیں اس وقت اعلیٰ حضرت کے بعد سب سے بڑا اسٹیٹ امراء حیدرآباد میں انھیں کا ہے۔ نواب ولی الدین خاں اعانت جنگ ولی الدولہ بہادر نواب اقبال الدولہ وقار الامراء مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے ہیں ان کے بڑے بھائی نواب سلطان الملک بہادر اس وقت وقار الامراء پائیگاہ کے امیر ہیں۔ نواب ولی الدولہ بہادر آج سے ایک سال قبل صدر اعظم باب حکومت بھی تھے اب صدر المہام افواج سرکار عالی ہیں۔ میں نے عابد کی شاپ کے سامنے سے برات دیکھی۔ تینوں پائیگاہوں کی فوج ساتھ تھی۔ دولہا جو کرٹے میں تھا

جس میں تاش کا فرش (جس کو زرتار بھی کہتے ہیں) تھا اور اطلس کی جھالر لگائی گئی تھی۔ موجودہ زمانہ میں ایسی شاندار برات عوام کے لیے ایک عجوبہ تھی۔ حالانکہ آج سے دس بارہ سال پہلے ہر برات ایسی ہی شاندار ہوتی تھی مجھے دور نہ جانا چاہیے خود میری شادی جو والد مرحوم نے کی تھی اس میں اس سے کہیں زیادہ شاہانہ شوکت تھی۔ $9\frac{1}{2}$ بجے میں نواب ولی الدولہ بہادر کے باغ واقع بیگم پیٹھ میں پہنچا۔ مہاراجہ بہادر مجھ سے پہلے تشریف لا چکے تھے۔ حیدرآباد کے تمام امراء، عہدہ داران و معززین شریک بزم تھے $\frac{1}{2}$ ۱۱ بجے برات دولہن کے گھر پہنچی اور ایک بجے کے قریب عقد ہوا۔ نواب ولی الدولہ بہادر کے یہاں کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا اکثر مدعوتی بے کھائے پلٹ گئے۔ چنانچہ میں نے بھی جب دیکھا کہ اس ہنگامہ بدتمیزی میں جہاں امرا خدمت گزار اہل فوج اور عوام سب یکجا ہیں۔ کھانا ملنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے تو وہاں سے چلے آنا مناسب خیال کیا اور ویکاجی کی ہوٹل میں آکر کھانا کھایا۔ کیونکہ گھر میں بھی اس علم کی بناء پر کہ میں دعوت میں گیا ہوں کھانا ملنے کی توقع نہ تھی۔ ۴ بجے گھر آیا اور سو رہا۔ ۶ بجے اٹھا اور کتاب دیکھتا رہا۔ آج پھوپی صاحبہ کے یہاں پھوپا صاحب مرحوم کی برسی کی دعوت تھی۔ آٹھ بجے کھانا کھایا بہن جیون خاتون اور دمنا خاتون بھی آئی ہوئی ہیں۔ دس بجے سو یا۔ نیند اچھی آئی۔

شنبہ ۱۹ آذر ۱۳۳۷ف ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہو کر درس عربی کے لیے ڈیوڑھی گیا ۹ بجے واپس آکر کتاب دیکھتا رہا ۱۲ بجے کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی پھر اصلاح بنوائی اور حمام کیا۔ عصر کے بعد حسین ساگر گیا چہل قدمی کی۔ یہاں نواب

داؤد خاں صاحب اور ناندور خاں سے ملاقات ہوئی میرے ایک قدیم ہم سبق مولوی نذیر الدین صاحب بھی ملے۔ ان سے دیر تک باتیں کیں واپسی میں غلام محی الدین سے ملا یہیں سراج الحسن صاحب بھی ملے جو دار العلوم میں میرے ہم سبق تھے۔ وہاں سے دیوالی کا تماشہ دیکھنے گیا۔ تمام شہر میں ہندو بھائیوں نے چراغاں کیے ہیں۔ ۸ بجے گھر آیا۔ کھانا کھاکر زنانہ کو تماشہ دیکھنے کے لیے روانہ کیا۔ دس بجے نماز عشاء پڑھی سب واپس آچکے تھے۔

چہارشنبہ ۲۰ ر آذر ۱۳۳۶ف ۲۹ ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

صبح ۶ بجے اٹھا نماز فجر کی قضا اور ناشتہ سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی کو گیا درس عربی سے فارغ ہو کر ۹ بجے واپس آیا اور چند حسابات خانگی کی ترتیب میں مشغول رہا۔ دس بجے حافظ عبد العلی صاحب وکیل کے پاس گیا۔ مقدمات کے متعلق ہدایات دے کر گیارہ بجے واپس آیا۔ کھانا کھاکر بہن جیون خاتون، بہن دمنا خاتون اور بیوی کے ساتھ پچیسی کھیلی۔ نماز ظہر کے بعد ڈیوڑھی کو گیا اور بڑے کمرے میں دو دیوار گیریاں لگوائیں۔ مغرب کے بعد کھانا کھایا اور دیر تک اخبارات دیکھتا رہا دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔ نیند پریشان آئی بدخوابی بھی رہی۔

پنجشنبہ ۲۱ ر آذر ۱۳۳۶ف ۳۰ ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶½ بجے اٹھا حاجت ضروری سے فارغ ہو کر نماز فجر کی قضا پڑھی اور لال گڑھی کے مقدم پٹواری کو چند ضروری احکام لکھے۔ پھر ڈیوڑھی کو گیا۔ ناشتہ اس لیے نہ کیا کہ آج روزہ ہوں۔ مولوی صاحب آج تشریف نہیں لائے۔ دس بجے

تک ڈیوڑھی کے چند کمروں کو صاف کروایا اور بڑے کمرے کے لیے آرائشی سامان نکالتا رہا۔ گیارہ بجے گھر آکر کچھ دیر کتاب دیکھی پھر سو گیا۔ ۳ بجے نماز ظہر ادا کی۔ بیوی کو قرآن سنایا اور بہنوں سے باتیں کیں۔ دو روز کا روز نامچہ لکھا اور بہن جیون خاتون سے باتیں کرتا رہا۔ مغرب کی نماز اور افطار کے بعد کھانا کھایا۔ تھوڑی دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند الحمد للہ اچھی آئی۔

جمعہ ۲۲ آذر ۱۳۳۷ف غرہ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر قضا پڑھی ناشتہ کیا کچھ دیر سلیم خاں صاحب سے باتیں کیں پھر موٹر منگوا کر نواب دلیدار خاں صاحب کے پاس گیا۔ غلام حسین خاں صاحب جمعدار قائم خانی حافظ محمد حسین خاں صاحب جمعدار محبوب علی خاں جمعدار وغیرہ بھی تھے۔ مولوی حبیب الرحمٰن صیغہ دار محکمہ فینانس اور مولوی نعیم الدین صاحب (جواب سند وکالت حاصل کر کے منصبداران نظم کی طرف سے پیروی کرنا چاہتے ہیں) بھی آئے تھے۔ ۱۲ بجے تک مختانہ وکالت کے معاملہ میں گفتگو ہوئی۔ مولوی نعیم الدین صاحب نے اتوار کے دن بعد مغرب جواب دینے کا وعدہ کیا۔ ۱۲½ بجے گھر آیا۔ کھانا کھا کر کتاب دیکھتا رہا۔ ۴ بجے حمام کیا۔ نعمت خاں صاحب سے کچھ دیر باتیں کیں پھر مہاراجہ بہادر کے یہاں ایٹ ہوم میں گیا۔ آج گزیٹیڈ عہدیداران وظیفہ یاب کی دعوت تھی۔ مجھے وہ اپنی عنایت سے ہر دعوت میں یاد فرماتے ہیں۔ مغرب کے بعد واپس آیا۔ مولوی حافظ عبد العلی صاحب تشریف لائے تھے ان کے ساتھ مولوی اسد اللہ صاحب ناظم اول فوجداری بلدہ کے پاس جلسہ میلاد میں گیا اعلیٰ حضرت بھی تشریف لائے تھے۔ مولوی بشیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی نے تقریر کی ۱۰ بجے

گھر آیا۔ نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ مزاج الحمد للہ اچھا ہے۔

شنبہ ۲۳ آذر ۱۳۳۷ف ۲ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا۔ نمازِ فجر کی قضا اور ناشتہ سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی کو گیا دس بجے درس عربی سے فارغ ہو کر بڑا کوٹھا صاف کروایا۔ دن بھر ڈیوڑھی میں رہا۔ نعمت خاں صاحب اور قائم صاحب اور قائم صاحب آئے تھے۔ نعمت خاں صاحب نے ایک غزل اپنی جانب منسوب کر کے سنائی (کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ شعر نہیں کہہ سکتے) جس میں ایک ہی نشست میں چودہ شعر کہے ایک دو شعر جو پسند آئے وہ یہ ہیں ؎

وہ نالہ کیا جو لوگوں کے دلوں پر بار ہو جائے

صفت ہے میرے نالے کی دلوں کے پار ہو جانا
ہنسی آتی ہے ہم کو بھائی کی اپنے مصیبت پر
مسلماں کی صفت تھی غیر کا غمخوار ہو جانا

پانچ بجے موٹر منگوالی اور نعمت خاں صاحب کے ساتھ مولوی اسد اللہ حسینی صاحب کے یہاں گیا اور مولوی صاحب سے خاں صاحب کو ڈاکٹر حامد علی صاحب پلیگ کمشنر کے نام ایک سفارشی چٹھی دلائی۔ مغرب کے بعد گھر آیا باہر ہی نعمت خاں صاحب کے ساتھ کھانا کھایا دیر تک کتاب دیکھی اور نماز سے فارغ ہو کر سو گیا۔

یکشنبہ ۲۴ آذر ۱۳۳۷ف ۳ جمادی اول ۱۳۴۶ھ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء

پانچ بجے اٹھا نمازِ فجر ادا کی تلاوتِ قرآن وظیفہ ناشتہ اور ورزش

سے فارغ ہوکر ڈیوڑھی کو گیا درس عربی سے فارغ ہوکر ۹ بجے گھر میں آیا اور مغرب رد یا دالان کا سامان دوسری جگہ رکھوا کر اس کو توشہ خانے کے لیے صاف کروایا۔ ۱۲ بجے کھانا کھا کر تھوڑی دیر سو گیا ۲ بجے اٹھا باہر جا کر نعمت خاں صاحب سے ملاقات کی پھر گھر میں آ کر نماز ظہر ادا کی کچھ دیر کتاب دیکھی پھر بیوی کو قرآن سنایا۔ عصر کی نماز کے بعد غازی الدین احمد صاحب ناظم دار القضا بلدہ کے یہاں گیا۔ مولوی صاحب نماز کے لیے مسجد کو گئے تھے خود بھی وہیں گیا۔ نماز مغرب ادا کی پھر ناظم صاحب سے بہن جیون خاتون کے مقدمہ میں سفارش کی وہاں سے نواب ولی داد خاں صاحب کے پاس گیا۔ حافظ جناب خاں صاحب جمعدار محبوب علی خاں صاحب جمعدار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور مولوی نعیم الدین صاحب کے علاوہ مولوی اسد اللہ حسینی صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ رات کو گیارہ بجے تک مختنانہ کے معاملہ میں گفتگو رہی مگر کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔ مولوی نعیم الدین صاحب . . . . . ہر ایک جمعدار سے علیحدہ علیحدہ معاملہ کرنا نہیں چاہتے بلکہ میں اور ولی داد خاں سب کی طرف سے ذمہ دار ہو جائیں اور ہم سب جمعداراں سے جس طرح چاہیں معاملہ کریں ہمارے پیش نظر یہ چیز ہے کہ جمعداران بالاتفاق ہمارا ساتھ دیں گے یا نہیں۔

وہاں سے تقریباً (۱۱ بجے) گیارہ بجے ہمسایہ میں عبدالغفور صاحب کے یہاں ان کی لڑکی کی تسمیہ خوانی کی دعوت میں آیا۔ وہاں سے گھر آ کر نماز عشاء ادا کی اور ۱۲ بجے کے بعد سویا۔

دو شنبہ ۲۵ آذر ۱۳۳۷ف ۴ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۵½ بجے اٹھا نماز فجر تلاوت قرآن وظائف اور ناشتہ سے

فارغ ہو کر راجہ نرسنگ راج بہادر کے یہاں گیا۔ ماندور خاں اور دولت خاں بھی آئے تھے۔ آج تمام امور طے ہو گئے۔ بھائیوں نے دو سال کی مہلت منظور کر لی۔ اب صرف صلحنامہ مرتب کر کے پیش کر دینا ہے۔ راجہ صاحب کے یہاں دیوالی کے تحفہ کی مٹھائی آئی تھی انھوں نے ہم کو بھی کھلائی۔ ۱۲ بجے گھر آیا۔ کھانا کھا کر باہر گیا۔ سید اشرف صاحب چن گنی اور ایک دلال سے گفتگو کی نماز ظہر کے بعد تین روز کا روزنامچہ لکھا اور بیوی سے چھپی کھیلی پھر کچھ دیر مقطوعہ زمستان پور کے افراد کی تنقیح کی جو منشی صاحب نے صاف کر کے روانہ کیے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد حافظ عبد العلی صاحب کے پاس گیا اور چند مقدمات کے بارے میں مشورہ کیا۔ ۸ بجے واپس آ کر کھانا کھایا اور چند خطوط لکھے ۹½ بجے نماز عشاء پڑھی اور ۱۰ بجے سو گیا۔ سردی بڑھ رہی ہے۔ رات بھر کمبل اوڑھ کر سویا نیند اچھی آئی۔ الحمد للہ۔

سہ شنبہ ۲۶ آذر ۱۳۳۷ف ۵ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ یکم نومبر ۱۹۲۷ء

۵½ بجے اٹھا نماز فجر ادا کی تلاوت قرآن اور وظائف معمولی سے فارغ ہو کر ورزش کی پھر ناشتہ کر کے راجہ نرسنگ راج بہادر کے یہاں گیا۔ ماندور خاں اور دولت خاں بھی آئے تھے۔ آج انھوں نے ساہوکار کی چٹھی کا مسودہ دیا ہے جس کے متعلق میں نے ساہوکار کو دکھا کر جواب دینے کا وعدہ کر کے ۱ بجے واپس آیا۔ منشی صاحب کو آج کے عدالتی کاموں میں ضروری ہدایات دے کر کل کا روزنامچہ لکھا۔ ۱۲ بجے کھانا کھایا باہر جا کر محبوب علی ہٹ جر جو بینہ موضع لال گرانی سے گفتگو کی۔ غلام مصطفیٰ خاں صاحب اپنی شادی کے لیے چند دیگ اور ایک شطرنجی مانگنے آئے تھے۔ میرے آورده کے ساحدار ہیں۔ ان کا مطلوبہ

منظور کر کے بیوی کو اشیائے مطلوبہ ان کے حوالے کرنے کے لیے چٹھی لکھی پھر موٹر منگوا کر تحصیلدار صاحب باغات سے ملنے گیا وہ باہر گئے تھے ملاقات نہ ہوئی۔ وہاں سے محکمہ معتمدی افواج کو گیا۔ راجہ نرسنگ راج بہادر سے مل کر جو آج کل وہاں اعزازی مددگار کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ والدہ مرحوم کی وراثت کی مثل معائنہ کی ۲ بجے گھر آیا ۳ بجے ڈیوڑھی کو گیا۔ رگھوناتھ داس صاحب ساہو کو بلا کر جو ڈیوڑھی کے سامنے رہتے ہیں بھائیوں کو رقم واصلات کی چٹھی دینے کے متعلق گفتگو کی۔ امیر میاں صاحب بھی ملاقات کو آئے تھے ان سے مل کر اور ملاقات کے متلائی فرش والے کمرے میں قطعات لگا کر مغرب کے قریب گھر کو گیا۔ ½۶ بجے موٹر منگوا کر حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کے پاس گیا اور کل کے مقدمات کے متعلق ہدایات کیے ۹ بجے واپس آکر کھانا کھایا۔ کچھ دیر سلیم خاں صاحب سے باتیں کیں پھر سو گیا۔ رات بھر بارش ہوتی رہی جس کی وجہ سے سردی بھی بڑھ گئی ہے۔

چہارشنبہ ۲۷ / آذر ۱۳۳۷ ف ۶ / جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲ / نومبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا بارش ہو رہی ہے حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا پھر اصلاح بنوا کر حمام کیا موٹر منگوا کر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے یہاں دعوت میں گیا وہاں سے ۱۲ بجے ہائیکورٹ گیا اور موٹر ہی میں ٹھہرا رہا۔ ۲ بجے عبدالعلی صاحب کام سے فارغ ہو کر آئے ان کے ساتھ محکمہ مالگزاری کو گیا معلوم ہوا نواب تقی یار جنگ بہادر آج مکان پر ہی اجلاس کریں گے۔ وہاں سے ان کے مکان کو آیا۔ میں باہر ہی ٹھہرا رہا۔ وکیل صاحب اندر گئے ۲ گھنٹے بعد واپس آئے تو معلوم ہوا کہ نواب صاحب سخت علیل ہیں اس لیے تاریخ بدل گئی۔ وہاں سے

بنک آف بنگال کو گیا۔ ½۳ ہوئے تھے اس لیے بنک بند ہو گیا تھا۔ پھر وکیل صاحب
کو ان کے گھر پر چھوڑ کر ۴ بجے گھر آیا۔ تمام دن بارش ہوتی رہی اور خوب ہوئی
۶ بجے نواب حیدری حسن خاں صاحب فرزند نواب غضنفر الدولہ بہادر مرحوم جاگیردار
کلیانی تشریف لائے تھے کچھ قرض مانگتے تھے۔ اپنی موجودہ پریشانیوں کا ذکر کر کے
معافی چاہی۔ باقی وقت مکان پر اور مطالعہ میں گزرا۔ حسب عادت دس بجے
نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔ تمام شب موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ کہا
جاتا ہے کہ اس بارش سے زراعت کو تو نفع ہو گا لیکن پلیگ جو حیدرآباد میں
دو ہفتوں سے پھیلتا جا رہا ہے اس کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پنجشنبہ ۲۰ آذر ۱۳۳۷ف ۷ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۳ نومبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کی اور وظائف
معمولی سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور ڈیوڑھی کو جا کر درس عربی سے فراغت
حاصل کی۔ واپس آ کر منشی صاحب کو چند ضروری ہدایات دیئے۔ حافظ محمد جناب
خاں صاحب جمعدار اور دولت خاں صاحب ملاقات کو آئے تھے۔ ان سے
مل کر حافظ عبد المعطی صاحب کے یہاں گیا۔ آج انھوں نے بنگال بنک چلنے کا وعدہ
کیا تھا۔ مگر چونکہ ۱۱ بج گئے تھے اس لیے وہ ہائیکورٹ گئے۔ بعد میں خود بنگال
بنک گیا۔ منیجر سے مل کر بھائیوں کو ساہوکاری چٹھی دینے کے متعلق گفتگو کی۔ میں یہ
چاہتا تھا کہ بیوی بچی مائی جو دو ہزار کے ریلوے شیئرز وہ اپنے یہاں بطور کفالت
رکھ کر میرے بھائیوں کے نام ایک چٹھی لکھ دیں کہ اقساط مقررہ پر وہ رقم ان کو
ادا کر دیا کریں۔ مگر بنک نے یہ کہہ کر معاملے سے انکار کر دیا کہ جب تک شیئرز میرے اپنے نام
پر منتقل نہ ہوں وہ کفالت نہیں لے سکتے۔ وہاں سے غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے

نقد کی دعوت میں گیا ۲ بجے گھر آیا۔ روزنامچہ لکھا اور نونند خاں صاحب سے کچھ دیر گفتگو کر کے نماز ظہر ادا کی پھر کتاب دیکھتا رہا۔ ۴ بجے ڈیوڑھی کو گیا اور رگھوناتھ داس سے گفتگو کی۔ آج اس نے بھی ساہوکاری چٹھی دینے سے انکار کر دیا۔ یہ سب ساہوکار میرے رویہ کے لحاظ سے یہ سمجھتے ہیں کہ میں مدت مقررہ میں رقم ادا کر دوں گا چونکہ میرے وقت پر رقم ادا کر دینے سے ان کو کوئی سود کا نفع نہیں ہوتا اس لیے ایسا معاملہ کرنا نہیں چاہتے جس میں انکو کوئی نفع نہ ہو۔ کھانا کھا کر واپس آ کر نماز عصر پڑھی اور زمن راج گیر کے پاس جانے کے ارادے سے چلا۔ راستہ میں ان کے معتمد گنڈے راؤ مل گئے اور معلوم ہوا کہ راجہ صاحب آج معروف ہیں ملاقات نہ ہو سکے گی۔ اس لیے واپس آیا۔ نماز مغرب اور رات کے کھانے سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر کتاب دیکھی پھر سو گیا۔ آج کا تمام دن فکر اور سوچ میں گزرا اور مسلسل ناکامیوں سے قلب پر بڑی تکلیف ہوئی۔ رات کو نیند اچھی آئی۔ سخت مصیبت میں مبتلا ہوں۔ خدا اپنے حبیب کے صدقے سے نجات دے اور اطمینان و امن کی زندگی عطا کرے۔

جمعہ ۲۹ آذر ۱۳۳۷ف ۸ رجادی الاول ۱۳۴۶ھ ۴ نومبر ۱۹۲۷ء

۵ ½ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا کی اور تلاوت قرآن و ظائف معمولی اور ناشتہ سے فارغ ہو کر راجہ نرسنگ راج بہادر کے یہاں گیا وہ خود مہاراجہ بہادر کے یہاں گئے تھے اور گھر پر میرے لیے چٹھی چھوڑی تھی کہ خود بھی وہیں آ جاؤں۔ وہاں سے مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ ۱۲ بجے محفل گرم رہی۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب اور مولوی مسعود علی صاحب رکن دار الترجمہ بھی تھے۔ راجہ نرسنگ راج بہادر سے اپنے معاملہ میں گفتگو کی طے پایا کہ ماندور خاں صاحب تمسک نامہ کا مسودہ میرے یہاں آج شام تک روانہ کر دیں اور

اپنے وکیل صاحب کو دکھا کر کل راجہ صاحب سے صبح کو ملوں۔ ایک بجے کے قریب گھر آیا۔ کھانا کھا کر کتاب دیکھتا رہا۔ مولوی احمد عبداللہ صاحب سے دیر تک ان کے سفر اورنگ آباد کے حالات سنے جس سے وہ ابھی حال میں واپس آئے ہیں اور باقی تمام دن گھر پر ہی گزرا۔ مغرب کے قریب صلحنامہ کا مسودہ آیا۔ مغرب کے بعد رام گیر صاحب ایک ہمارے ہمسایہ گوسائیں ملاقات کو آئے ان سے دیر تک باتیں کیں۔ پھر کھانا کھایا۔ کچھ دیر کتاب دیکھی اور نماز سے فارغ ہو کر سو گیا۔

سہ شنبہ ۳۰ ر آذر ۱۳۳۷ف ۹ ر جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۵ ر نومبر ۱۹۲۷ء

۵ ½ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر نماز فجر پڑھی پھر تلاوت قرآن وظائف معمولی ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی کو گیا۔ درس عربی کے بعد مولوی حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کے پاس گیا۔ ۱۱ بجے تک صلحنامہ کے متعلق مشورہ کیا۔ پھر گھر آ کر حمام کیا اور کھانا کھا کر غلام محی الدین صاحب کے ساتھ ان ہی کی موٹر میں سکندرآباد گیا۔ آج سے وہاں کرکٹ کے کواڈرانگل (وہ کھیل جو ہندو، مسلمان عیسائی اور پارسی چار قوموں کے درمیان کھیلے جاتے ہیں) شروع ہوے ہیں۔ ایک بجے وہاں پہنچا۔ غلام محی الدین کے لیے دکن کلب کے ڈیرے میں جگہ کا انتظام کر کے خود مہاراجہ بہادر کے ڈیرے میں گیا وہاں ۴ بجے تک رہا چاء پی کر نواب شوکت جنگ بہادر کے ڈیرے میں آیا کچھ دیر وہاں ٹھہر کر پھر غلام محی الدین صاحب کے یہاں بیٹھ کر باتیں کیں آج یوروپین اور پارسیوں کا مقابلہ تھا۔ پہلی باری میں یوروپین صرف ۵۲ دوڑ بنا کر ختم ہو گئے۔ اب پارسی پہلی بار کھیل رہے ہیں شام تک ان کے ۹ کھلاڑیوں نے ۱۷۹ دوڑ بنائے

آخری کھلاڑی ابھی کھیل رہا ہے۔ بظاہر آثار یورپ والوں کے جیتنے کی کوئی توقع نہیں ہے۔ ۶ بجے گھر آیا اور کتاب دیکھتا رہا۔ رات کو کھانا نہیں کھایا کیونکہ ۴ بجے چاء کے ساتھ جو سموسے کھائے تھے ان کا بوجھ پیٹ پر ہے۔ بہن جیون خاتون اور ان کے شوہر سلیم خاں صاحب آئے تھے۔ سلیم خاں صاحب والد مرحوم کے چچیرے بھائی ہونے کی حیثیت سے میرے چچا بھی ہوتے ہیں اور بہن جیون خاتون (جو میری سگی پھوپھی کی بہن ہیں) کے شوہر ہونے کی حیثیت سے میرے بہنوئی بھی۔ ان سے دس بجے تک ان کے نواسے کے مقدمے کے متعلق گفتگو کر کے سو گیا۔

یکشنبہ یکم دے ۱۳۳۶ف ۱۰ر جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۶ر نومبر ۱۹۲۷ء

صبح ۶ بجے اٹھا، ناشتہ، ورزش اور نماز فجر کی قضا سے فارغ ہو کر سکندرآباد گیا۔ آج بھی پارسیوں اور انگریزوں کا مقابلہ تھا۔ انگریز پارسیوں سے ایک اننگ اور کئی نمبر سے ہار گئے۔ کل سے ہندوؤں اور مسلمانوں کا مقابلہ ہوگا۔ دوپہر کا کھانا مانندور خاں اور دولت خاں کے ساتھ سکندرآباد کے پبلک گارڈن میں کھایا اور نماز ظہر سے فارغ ہو کر مہاراجہ بہادر کے ڈیرے میں آیا۔ آج کا کھیل دو بجے سے ہی برخاست ہو گیا مگر مہاراجہ بہادر دیر تک تشریف فرما رہے۔ اس لیے پانچ بجے سکندرآباد سے چلا بعد مغرب گھر آیا۔ کھانا کھا کر کتاب دیکھتا رہا دس بجے سویا نیند اچھی آئی۔

دوشنبہ ۲ر دے ۱۳۳۶ف ۱۱ر جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۷ر نومبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا ضروریات سے فارغ ہو کر حمام کیا۔ پھر حافظ عبدالعلی صاحب

کے یہاں گیا۔ وہاں سے مولوی احمد عبداللہ صاحب اور ان کے ہم حجرہ دوست فیض محمد صاحب کو ساتھ لے کر سکندر آباد گیا۔ دوپہر تک دکن کلب کے ڈیرے سے کھیل دیکھتا رہا مسلمانوں نے بیاٹنگ کی اور خوب کھیلے۔ ایک بجے کھانے کے لیے کھیل برخواست ہوا میں روزہ تھا اس لیے کھانے کی فکر نہ تھی۔ میری موٹر کا پہیہ سید نور صاحب موٹر ڈرائیور نے کھولدیا تھا اس لیے نواب کاظم علی خاں صاحب فرزند نواب شوکت جنگ بہادر کی گاڑی میں راجہ رام دلال کے ساتھ جیمس اسٹریٹ کو گیا اور چند بلگیاں دیکھیں۔ واپس آکر نواب شوکت جنگ بہادر کے ڈیرے میں نماز ظہر پڑھی۔ تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر مہاراجہ بہادر کے خیمہ میں گیا راجہ نرسنگ راج بہادر ...... اور راماندورخاں سے صلحنامہ کے متعلق گفتگو کی۔ راجہ نرسنگ راج بہادر نے میرے اور راماندورخاں کے پیش کردہ مسودہ سے ایک جدید مسودہ بناکر پیش کیا اس میں بھی چند امور قابل اعتراض تھے اس لیے وکیل صاحب کو تبلاکر جواب دینے کا وعدہ کر کے مسودہ رکھولیا مسلمان آخری وقت تک کھیلے اور انھوں نے (۱۵۰) سے زیادہ دوڑ بنائے۔ ½ ۵ بجے سکندر آباد سے چلا۔ مغرب کے بعد گھر پہنچا افطار کر کے نماز مغرب ادا کی کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی۔ خانگی معاملات کی بیوی سے کیفیت سنی ضروری ہدایات کیے اور نماز سے فارغ ہوکر دس بجے سوگیا سردی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ابر روز آتا ہے مگر برستا نہیں۔

سہ شنبہ ۳ ردے ۱۳۳۷ ف ۱۲ رجمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۸ رنومبر ۱۹۲۷ء ۶ بجے اٹھا نماز ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہوکر مولوی حافظ عبدالعلی صاحب کے پاس گیا وہاں سے ضروری ہدایات کر کے مولوی

فیض الدین صاحب وکیل کے یہاں گیا۔ کہیں باہر گئے تھے ملاقات نہ ہوسکی مولوی احمد عبد اللہ اور فیض محمد صاحب کو ساتھ لے کر سکندرآباد گیا کچھ دیر دکن کلب کے ڈیرے میں بیٹھ کر مہاراجہ کے ڈیرے میں گیا۔ دوپہر کے کھانے کے لیے مہاراجہ بہادر نے مدعو کیا تھا۔ ان کے ساتھ پریسیڈنسی ہوٹل میں لنچ (دوپہر کا کھانا) کھایا۔ نواب بہرام الدولہ بہادر، نواب ناصر الدولہ بہادر اور ہندو مسلمان دونوں جماعتوں کے سب کھلاڑی شریک طعام تھے۔ چار بجے مہاراجہ بہادر کے ساتھ سکندرآباد کلب کے ڈیرے میں چائے پی۔ ساڑھے پانچ بجے وہاں سے چلا تالاب کے کٹہ پر چہل قدمی کی۔ وہاں سے مولوی فیض الدین صاحب وکیل کے یہاں گیا صلحنامہ کے متعلق مشورہ کر کے گھر آیا بیوی سے پھوپھی صاحبہ سے دیر تک اسی معاملہ میں گفتگو کی اور سو گیا۔

چہارشنبہ ۴ روے ۱۳۳۷ ف ۱۳ رجمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۹ رنومبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا ضروریات سے فارغ ہو کر حمام کیا ناشتہ سے فارغ ہو کر سکندرآباد گیا۔ آج مسلمانوں کا کھیل خوب زوروں پر تھا میں دکن کلب کے ڈیرے میں بیٹھا کھیل بھی دیکھ رہا تھا اور اپنے صلحنامہ پر بھی غور کر رہا تھا ہر کھیل اور تماشہ کا لطف جب ہی ہے کہ دل مطمئن ہو۔ یہاں قلب کی یہ حالت کہ افکار و آلام کا شکار بنا ہوا ہے ادھر سامنے کھیل ہو رہا ہے میں کیا خاک لطف اٹھا سکتا مگر مسلمانوں کا کھیل اس قدر پرلطف تھا اور محمد حسین اور حمایت اللہ کے ضرب ایسے زوردار تھے کہ مجبوراً مجھے کاغذات جیب میں رکھ کر متوجہ ہو جانا پڑا۔ محمد حسین نے (۸۹) اور حمایت اللہ نے (۹۹) دوڑ بنائے۔ حمایت اللہ کے سینکڑے (سنچوری یا صدی) کو جو ایک

دوڑ کی کمی رہی وہ سخت افسوسناک تھی ایک بجے غلام محی الدین صاحب کے ساتھ جو وہیں آ گئے تھے سکندرآباد کے باغ عامہ میں جا کر کھانا کھایا۔ نماز ظہر سے فارغ ہو کر سکندرآباد کورٹ کو گیا اور دو ملگی میں بقایا رقم کی طمانیت میں اپنے بھائیوں کے نام منتقل کرنا چاہتا ہوں اس کی رجسٹری کے متعلق آرو امدلو آئینگر صاحب کے بیٹے سے مشورہ کیا پھر واپس آ کر کھیل دیکھتا رہا۔ آج مسلمانوں نے ۳ سو سے زیادہ دوڑ بنا کر اپنا کھیل ادھورا چھوڑ دیا۔ اور ہندوؤں کو باری دے دی۔ ہندو آخر تک کھیلتے رہے اور بڑی کوشش سے کھیلے۔ مگر پھر بھی وقت ختم ہو گیا اور وہ مسلمانوں سے ہار گئے۔ سکندرآباد سے ۵½ بجے چلا اور آرو امدلو آئینگر صاحب کے گھر جا کر ان کے فرزند سے جو خود بھی وکالت کرتے ہیں گفتگو کی واپس آ کر کھانا کھایا اور غلام محی الدین صاحب کے ساتھ مغلپورہ میں ایک انجمن کے جلسہ میں گیا جس کا نام اتحاد المسلمین رکھا گیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام فرقہائے اسلام کو فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے ایک مرکز پر جمع کرنا۔ گیارہ بجے تک اس کے دستور العمل پر غور ہوتا رہا۔ میں گروہ مہدویہ سے ہونے کی وجہ سے شریک کیا گیا تھا ۱۲ بجے واپس آیا اور نماز پڑھ کر سو رہا۔ نیند اچھی آئی۔

پنجشنبہ ۵ ردے ۱۳۳۷ ف ۱۴ ر جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۰ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر پڑھی ناشتہ اور ورزش سے فارغ ہو کر منشی صاحب کو ضروری ہدایات کیے اور راجہ نرسنگ راج بہادر کے یہاں گیا۔ الحمدللہ کہ آج صلحنامہ مرتب ہو گیا اور تمام شرائط طے ہو گئے ہیں۔ ۹ بجے راجہ نرسنگ راج اور راجہ محبوب راج سمیت مہاراجہ بہادر کی ڈیوڑھی کو گیا۔ ان کی ایک صاحبزادی کا

عقد آئندہ رجب میں نواب نصیر جنگ بہادر کے صاحبزادے سے ہونے والا ہے. مہاراجہ بہادر نے اس کے انتظامات کے لیے ایک کمیٹی مرتب کی ہے جس کے میں راجہ نرسنگ راج اور راجہ محبوب راج صاحبان ارکان ہیں. آج اس کمیٹی کا پہلا اجلاس تھا مواز نہ پر غور کیا گیا اور سرکار میں گزارش پیش کی گئی. ۱۲ بجے کمیٹی برخاست ہوئی. راجہ نرسنگ راج بہادر اور ان کے بھائی کو ان کے مکان پر چھوڑ کر محکمہ نظم جمعیت سرکار عالی کو گیا. مولوی یوسف علی خاں صاحب مددگار منصرم ناظم سے مل کر اپنے ایک معاملہ میں گفتگو. ۲ بجے واپس آ کر کھانا کھایا اور باہر جا کر عنایت خاں صاحب سے گفتگو کی. منشی صاحب سے مقدمات کی کیفیت سنی. راجہ رام دلال آیا تھا اس سے گفتگو کر کے گھر میں آیا. نماز عصر پڑھی تھا سلیم خاں صاحب آئے تھے ان سے مل کر چمن کو گیا اور چہل قدمی کی. مغرب کے بعد واپس آیا اور کتاب دیکھتا رہا. ۸ بجے باہر گیا. سید عابد علی صاحب عرف پاشا ایک میرے قدیم ملاقاتی ملنے آئے تھے ان کے ساتھ کھانا کھایا. اندر آ کر بہن جیون خاتون سے ان کے مقدمہ کے متعلق گفتگو کی. دس بجے سویا.

جمعہ ۶ ردے ۱۳۳۷ف ۱۵ رجمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۱ رنومبر ۱۹۲۷ء ۶

۶ بجے اٹھا ضروریات اور ناشتہ سے فارغ ہو کر مہاراجہ بہادر کے یہاں جانے کے ارادہ سے نکل رہا تھا کہ ماندور خاں آ گئے. آج مہاراجہ کے پاس مشاعرہ ہے. مصرع طرح:

ع "منہ سے بے ساختہ نکلا کہ وہ ارماں نکلا"

ہے. ماندور خاں نے غزل کہی ہے. مجھے دکھانے آئے تھے. شعر بلند پایہ تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ ان کے اپنے نہیں ہیں. کیونکہ میں ان کی استعداد علمی اور مذاق

شاعری سے خوب واقف ہوں۔ مگر مقطع بیشک ان کا کیا ہوا تھا کیونکہ کئی جگہ سے سسک رہا تھا اور غلط تھا میں نے اس کو درست کر دیا اور ان ہی کے ساتھ مہاراجہ کے پاس گیا۔ خود مہاراجہ کی اور باغ صاحب کی غزلیں چڑتی ہوئی تھیں۔ دس بجے مشاعرہ ختم ہوا وہاں میں اور راجہ صاحبان (راجہ نرسنگ راج ومجبوب راج) کمیٹی میں گئے اور گیارہ بجے اس سے فارغ ہوکر سکندرآباد پہنچے۔ آج سے اس ٹورنمنٹ کا آخری مقابلہ یعنی فائنل مسلمانوں اور پارسیوں کے درمیان شروع ہوا۔ مسلمانوں نے بیاٹنگ کی اور ایسا اچھا کھیلے کہ میں نے اس سے قبل ان کو ایسا کھیلتے نہ دیکھا تھا۔ میں آج شروع سے آخر تک مہاراجہ بہادر کے ڈیرے میں رہا دوپہر کا کھانا راجہ صاحبان کے ساتھ کھایا۔ مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب بھی شریک طعام وکلام تھے۔ خوب لطف رہا دو بجے کے بعد سے کھیل کی دلچسپی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ کام میں جی نہ لگتا تھا۔ مجبوراً ہم کو اپنے کاغذات بند کر کے جن کا دیکھنا ابھی شروع کیا تھا کھیل کی جانب متوجہ ہوجانا پڑا۔ محمود حسین خاں نے (۱۱۲) دوڑ بنائے جن میں اکثر بوئنڈریاں تھیں۔ علی اصغر بھی خوب کھیلے اور آخر تک کھیلتے رہے۔ پانچ بجے کھیل برخاست ہوا اور اس وقت تک مسلمانوں نے (۳۲۰) دوڑ بنائے تھے اور ابھی ان کے ۳ کھلاڑی محفوظ تھے۔ ۵½ بجے وہاں سے چل کر مولوی عبدالعلی صاحب کے یہاں گیا اور ان کو کل کے مقدمات کے متعلق ضروری ہدایات دے کر گھر آیا۔ دیر تک بیوی سے مشورہ کرتا رہا پھر سو گیا۔

شنبہ ۷، دے ۱۳۳۷ ف ۱۶، جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۲، نومبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا۔ حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہوکر باہر گیا نوشند خاں صاحب سے نظم جمعیت کے معاملات کی کیفیت سنی اور آئندہ کے لیے ہدایات دیئے

محمد عثمان کو کرایہ کی موٹر میں بٹھا کر مولوی شرف الدین صاحب وکیل کے پاس،
جو مولوی حافظ عبدالعلی صاحب کے شریک ہیں روانہ کیا تاکہ اس سامی کو سمجھا کر لے جائیں
وہاں آج تنازعہ حسین کنڈور یا تاڑ لہ سنگارم کے مقدمہ کی پیشی ہے۔ پھر موٹر منگوا کر
محکمہ معتمدی فوج کو گیا۔ وہاں ماندور خاں اور دولت خاں بھی آگئے تھے راجہ نرسنگ
راج بہادر کو دس ہزار روپیہ اس شرط سے ادا کیا کہ درخواست کے مہاراجہ
کے پاس پیش ہو جانے کے بعد ماندور خاں اور دولت خاں کو ادا کر دیں۔ پھر وہاں
سے سکندرآباد گیا۔ آج مسلمان گیارہ بجے سے قبل ہی (۳۲۰) دوڑ بنا کر ختم ہو گئے۔
گیارہ بجے سے پارسیوں نے کھیلنا شروع کیا۔ معلوم ہوتا ہے وہ مسلمانوں کے کھیل
سے اس قدر مرعوب ہو چکے تھے کہ ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور وہ بالکل
نہ کھیل سکے۔ پارسیوں کی پہلی اننگ صرف (۹۸) دوڑوں کے ساتھ ۳ بجے سے
قبل ہی ختم ہو گئی چونکہ مسلمان بہت زیادہ دوڑ بنا چکے تھے اور ان کو اپنے
فتح مند ہونے کا یقین تھا اس لیے انھوں نے دوبارہ پارسیوں کو کھیلنے کا موقع
دے دیا۔ شام تک پارسی کھیلتے رہے اور انھوں نے جی لگا کر کھیلنا شروع کیا
پھر بھی وہ اپنی دوسری اننگ میں (۱۷۴) سے زیادہ دوڑ نہ بنا سکے۔ اس طرح
مسلمان فائنل میں ایک اننگ اور (۵۸) دوڑوں سے کامیاب ہوئے۔
۵½ بجے سے سکندرآباد سے چلا۔ ۶ بجے مولوی عبدالعلی صاحب کے یہاں آیا
ان سے آج کے مالگزاری کے مقدمہ کی کیفیت دریافت کی۔ پھر گھر آکر کھانا کھایا کچھ دیر
کتاب دیکھی اور سو گیا۔ ابر چھایا ہے بارش بھی ہوئی طاعون حیدرآباد میں دن بدن پھیلتا جا رہا ہے۔

یکشنبہ ۸ دے ۱۳۳۷ ف ۱۷ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۳ نومبر ۱۹۲۷ء
۶ بجے اٹھا اصلاح، بول و حمام کیا اور ناشتہ سے فارغ ہو کر مہاراجہ بہادر

کے یہاں گیا۔ ماندور خاں، دولت خاں اور نرسنگ راج اور مہاراجہ بہادر اور راجہ محبوب راج بھی آئے تھے۔ درخواست صلحنامہ معہ عذر کے ہم تینوں بھائیوں نے مہاراجہ کی خدمت میں بحیثیت صدر اعظم باب حکومت پیش کیا۔ ۱۲ بجے گھر واپس آیا اور کھانا کھا کر نماز ظہر ادا کی پھر موٹر منگوا کر تحصیل باغات کو متعلقہ زمستان پور کے تصفیہ کے لیے گیا۔ تحصیلدار صاحب سے مل کر ان کو آج ہی تصفیہ کرنے پر آمادہ کیا۔ پھر واپس آیا، اور باقی وقت مکان پر گزارا۔ دس بجے سو یا۔ تمام رات بارش ہوتی رہی۔ سردی خوب ہوئی اور نیند مزے کی آئی۔

بیوی کو تقریباً دو سال سے پیٹ پر داد ہو گئے ہیں متعدد علاج کیے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آج انھوں نے جونک لگوائے جس سے کئی تولے خون نکل گیا۔ اس کی حرارت سے کچھ بخار آگیا ہے تمام رات بے قرار رہیں

دوشنبہ ۹ / دے ۱۳۳۷ف ۱۸ / جمادی اول ۱۳۴۶ھ ۱۴ / نومبر ۲۷ء

۶½ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر نماز فجر کی قضا پڑھی۔ ناشتہ کیا کئی روز کا روزنامچہ لکھا۔ اخبار دیکھتا رہا۔ ۹ بجے ماندور خاں آئے۔ ان کے ساتھ رائے گل بہادر وکیل کے یہاں گیا معلوم ہوا وہ بجواڑہ گئے ہوئے ہیں اور اب تک نہیں آئے۔ واپسی میں ڈاکٹر کرلوسکر سے ملتے ہوئے گھر آیا۔ پھر اپنی گاڑی منگوا کر تحصیلدار صاحب باغات سے جا کر ملا واپس آکر نوشند خاں صاحب سے نظم جمعیت کے متعلق گفتگو کی۔ پھر کھانا کھا کر مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ ۳ بجے ابراہیم خاں صاحب پھوپی بی بی خاتون کے مقدمے کا صلحنامہ لائے تھے اس پر دستخط کر دیئے۔ کچھ دیر رامنا دلال سے گفتگو کی نماز عصر سے فارغ ہو کر بالاخانہ پر چہل قدمی کی۔ اسی طرح باقی وقت مکان

پر ہی بسر کیا۔

تمام دن ابر چھایا رہا مگر بارش نہ ہوئی سردی بڑھ گئی طاعون بھی بڑھ رہا ہے۔ اللہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور ہم پر اپنا فضل کرے۔

سہ شنبہ ۱۰ اردی ۱۳۳۷ فصلی ۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء

۵¼ بجے اٹھا نماز فجر تلاوت قرآن وظائف معمولی سے فارغ ہوکر ورزش کی پھر روزنامچہ لکھ کر ناشتہ کیا اور موٹر منگوا کر عبدالجبار صاحب جمعدار کے یہاں گیا معلوم ہوا کہ جمعدار صاحب آج کل الوال کے اپنے باغ میں رہتے ہیں اور روز نو بجے ڈیوڑھی کو آتے ہیں۔ میں نے پونے دس بجے تک انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو گھر کو واپس آیا اور کتاب دیکھتا رہا۔ ۱۲ بجے کھانا کھا کر موٹر منگوایا مگر معلوم ہوا کہ ڈرائیور نہیں ہے۔ آخر کار خود موٹر چلاتا ہوا مشیرآباد گیا۔ آج والدہ نعمت خاتون مرحومہ کی میت جو سوپی کی گئی تھی چاپانیر کے لیے لے جانے کے لیے قبر سے نکالی گئی۔ ماندور خاں، دولت خاں، عنایت خاں اور ان کے چند ملازم وہاں پہلے سے موجود تھے۔ صندوق کھولا گیا۔ کچھ پانی برسات کا صندوق میں اتر گیا تھا۔ مگر میت محفوظ تھی کوئی بدبو صندوق میں نہیں تھی صندوق اور میت کو ہوا دینے کے لیے وہاں دو آدمی متعین کیے گئے پھر مامندور خاں اور دولت خاں تو جلدی چلے گئے کیونکہ انھوں نے کھانا نہیں کھایا تھا مگر میں تین بجے تک زیارت اور فاتحہ میں مشغول رہا۔ وہاں سے ڈاکٹر لوسکر کے یہاں گیا اور ان کو ساتھ لے کر گھر آیا۔ بیوی نے پہلے سے تمام خویش و اقارب اور متعلقین کو جمع کر رکھا تھا مامندور خاں اور دولت خاں بھی معہ اپنے زنانے اور ملازمین کے کھانا کھا کر آگئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب

سے سب کو طاعون کے ٹیکے لگوایا۔ ½ ۵ بجے ڈاکٹر صاحب واپس گئے اور میں نے نماز عصر ادا کی۔ نواب شمشیر یاور جنگ بہادر آئے تھے ان کے جانے کے بعد نماز مغرب سے فارغ ہو کر ماندور خاں کے ساتھ سینما کو گیا۔ تماشہ کچھ زیادہ دلچسپ نہیں تھا۔ ½ ۸ بجے کھیل ختم ہوا وہاں سے وہ اور میں رائے گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں لے گئے اور ۹ بجے کے قریب گھر پہنچے۔ کھانا کھا کر سب لوگ اپنے اپنے گھر گئے اور میں نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ ہاتھ میں کچھ زیادہ تکلیف نہیں ہے۔ نیند بفضل تعالیٰ اچھی آئی۔

چہارشنبہ ۱۱ ر دے ۱۳۳۷ف ۲۰ / جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۶ / نومبر ۱۹۲۷ء

صبح ۷ بجے اٹھا حوائج ضروری اور نماز فجر کی قضا سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور مشرق رویہ دالان میں جہاں دھوپ اس سردی میں بڑا مزہ دے رہی ہے لیٹا اخبار دیکھتا رہا۔ پھر منشی صاحب کو اپنے ساتھ لے کر ماندور خاں کے پاس گیا وہ تیار تھے ان کو ساتھ لے کر رائے گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں گیا انھوں نے میرے موافق رائے اور ماندور خاں کو جو موکل ہیں مشورہ دیا کہ رہن بلا قبض کر دالیں۔ وہاں سے پھر مکان آیا اور رہن نامہ کا مسودہ جو گھر ہی میں بھول گیا تھا لے کر پھر گل بہادر صاحب کے پاس گیا ان سے مسودہ منظور کروا کر سکندر آباد گیا۔ ماندور خاں بھی ساتھ ہیں۔ سکندر آباد کورٹ (عدالت) میں منشی صاحب کو رہن نامہ کے لیے اسٹامپ خریدنے کے لیے وہاں چھوڑ کر خود ماندور خاں کے ساتھ این۔ جی۔ ایس (نظام گیارنٹیڈ اسٹیٹ) ریلوے کے ٹرافک منیجر کے دفتر کو گیا اور والدہ نعمت خاتون صاحبہ کی میت چاپا نیر شریف کو روانہ کرنے کی غرض سے ریل کا ٹکٹ حاصل کرنے کے

متعلق گفتگو کی۔ آئندہ اتوار کو رات کے دس بجے کی گاڑی سے ماندورغال میت لے جائیں گے۔ ڈبہ کا کرایہ ۴ ۸ ۳ کلدار ہوا۔ پھر جو لوگ ساتھ جائیں گے ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ٹکٹ لینا ہوگا۔ ۲ بجے کورٹ کو واپس آیا اور رہن نامہ کی رجسٹری کروائی۔ دفتر رجسٹراری میں تصدیق کروانی پڑی کیونکہ سکندرآباد میں سوائے دو صورتوں کے یا تو رجسٹری کروانے والی عورت ہو اگر وہ مرد ہے تو بیمار ہو اور طبی صداقت نامہ پیش کرے۔ کمیشن جاری نہیں کیا جاتا۔ ۳ بجے فارغ ہو کر معتمدی فوج کو آیا مگر نرسنگ راج بہادر نہیں تھے وہاں سے ۴ بجے کے قریب گھر پہنچا اور کھانا کھا کر مہاراجہ بہادر کی ڈیوڑھی کو گیا۔ آج وہاں ان کی صاحبزادی کی شادی کے متعلق کمیٹی میں معلوم ہوا کہ ارکان کمیٹی نے مجھے ٹھہرنے کے لیے کہا ہے اور کہیں گئے ہیں۔ میں ۶ بجے تک سوامی دانی جی کے یہاں بیٹھا باتیں کرتا رہا جو ایک بنگالی سوامی ہیں اور آج کل مہاراجہ بہادر کے یہاں مہمان ہیں۔ چھ بجے راجہ نرسنگ راج، راجہ محبوب راج، کپتان علاء الدین صاحب اور گنڈے راؤ صاحب بھی آ گئے۔ ۷ بجے تک کمیٹی ہوتی رہی وہاں سے گھر واپس آیا۔ معلوم ہوا کہ چھوٹی صاحبہ کو بخار آ گیا ہے اسی وقت حکیم عاشق حسین صاحب کو جو میرے ہمسایہ اور مشہور حکیم ہیں بلوا کر دکھایا۔ انہوں نے دوا دی۔

ایک خانگی معاملہ میں بیوی سے ناچاقی ہو گئی۔ میں بگڑ کر ڈیوڑھی میں چلا آیا اور دیر تک فکرمند رہ کر دس بجے کے قریب یہیں سو یا۔ نیند پراگندہ آئی بے آرامی بہت بڑھ گئی۔ دن کو ہاتھ میں درد تھا اور کچھ حرارت بھی ہوئی تھی۔ اب الحمد للہ اچھا ہوں۔ ہاتھوں میں بالکل درد نہیں۔

پنجشنبہ ۱۲ ردے ۱۳۳۷ف ۲۱ رجمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۷ رنومبر ۱۹۲۷ء

صبح ۶ بجے اٹھا۔ حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہو کر پھوپی صاحبہ کی مزاج پرسی کو گیا۔ وہاں سے راجہ نرسنگ راج بہادر کے پاس گیا۔ ادا کردہ دس ہزار روپے کی رسید اور محکمہ اطراف بلدہ وغیرہ میں پیش کرنے کی صلحنامہ کی درخواستیں حاصل کیں۔ یہیں مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ ان کو اپنی موٹر میں گھر چھوڑ کر نعمت باغ گیا اور رستم خاں و دولت خاں کے صلحنامہ پر دستخط کروائے۔ وہاں سے ڈیوڑھی آیا۔ روزنامچہ لکھا۔ کچھ دیر اخبار دیکھ کر کھانا کھایا۔ پھر الہلال دیکھتا رہا۔ ابراہیم خاں صاحب پھوپی بی خاتون صاحبہ کے مقدمہ میں صلحنامہ کی تصدیق کے متعلق گفتگو کرنے آئے تھے ان سے مل کر ۴ بجے گھر میں آیا۔ بیوی نے معافی چاہ لی ہے اور ہماری لڑائی ختم ہو گئی۔ شریک زندگی بھی کیا رشتہ ہے کہ باوجود اس کے کہ اکثر عورت اور مرد عقد سے قبل ایک دوسرے سے بالکل ناواقف اور غیر ہوتے ہیں مگر جب نکاح ہو جاتا ہے تو پھر سارے رشتے اس رشتہ کے سامنے بودے پڑ جاتے ہیں۔ اس کا ملاپ تو پر لطف ہے ہی۔ اس کی لڑائی میں بھی ایک لطف ہوتا ہے۔

آج منشی صاحب کے ذریعہ محکمہ تحصیل ضلع اطراف بلدہ صرف خاص مبارک میں لال گڑھی کے تعلق کی وجہ سے صلحنامہ پیش کروایا تھا جس کی تصدیق کے لیے مددگار تعلقدار صاحب نے (ـــہ) روپیہ فی کس کمیشن اور عـہ روپیہ فی کس خرچ سواری مقرر کر دیا۔ اس کی کمی کے متعلق منشی صاحب کو چٹھی لکھ کر دی کچھ دیر حسابی کام کیا پھر کتاب دیکھتا رہا۔ باقی تمام دن گھر پر ہی بسر ہوا۔ پھوپی صاحبہ کا بخار کم ہو گیا ہے۔ مگر مجھے آج تمام دن بخار کی سی حرارت رہی۔

جمعہ ۱۳ ردے ۱۳۳۷ف ۲۲ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۸ نومبر ۱۹۲۷ء

۷ بجے بمشکل اٹھا سردی رضائی سے باہر نہیں نکلنے دیتی حوائج ضروری سے فارغ ہوکر حمام کیا اور ناشتہ کر کے مہاراجہ بہادر کے میہاں گیا۔ آج ان کے پاس مشاعرہ تھا۔ حیدرآباد کے تمام چنندہ و منتخب شعرا جمع تھے۔ گیارہ بجے وہاں سے ماندور خاں کے ساتھ روانہ ہوا۔ اپنی موٹر گھر کو روانہ کردی — ٹھنڈی رام کی دوکان سے ایک نیم آستین کوٹ کے لیے کپڑا خریدا۔ پھر حیدرآباد بی۔جی ریلوے اسٹیشن (ناپیلی) کو گئے۔ اسٹیشن ماسٹر سے اس ڈبہ کے متعلق گفتگو کی جس میں والدہ صاحبہ کی میت لے جانی ہے۔ پھر نعمت باغ کو گیا۔ ماندور خاں اور دولت خاں کے ساتھ کھانا کھایا۔ بی بی خاتون صاحبہ کے مقدمہ میں صلحنامہ کی تصدیق کی۔ عدالت العالیہ سے کمشنر بغرض تصدیق آئے تھے۔ ۳ بجے گھر آیا نوشند خاں صاحب سے نظم جمعیت کے معاملات میں گفتگو کی۔ کنڈور سے بنڈیاں آئی ہیں۔ بیوی کو سامان ان میں روانہ کرنے کے متعلق ہدایات کر کے حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کے پاس گیا۔ واکٹ پلی کے مقطعہ دار کے مقدمہ کی سماعت کی۔ ۶ بجے مولوی صاحب (حافظ عبدالعلی صاحب) کی خواہش پر ان کے ساتھ ناپیلی کے ریلوے اسٹیشن پر گیا۔ آج فرقۂ احمدیہ کے کوئی بڑے مبلغ مولوی محمد صدیق صاحب نامی آنے والے تھے مگر اس ٹرین پر نہ آئے۔ اسٹیشن پر نواب اکبر یار جنگ اور مولوی عبدالرحیم صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی وہ اپنے (نواب اکبر یار جنگ) کے گھر لے گئے۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر بھی احمدی ہیں گروہ احمدیہ کے اور بھی علماء اور سوداگر جمع تھے۔ دیر تک مذہبی اختلافات کے متعلق گفتگو رہی پھر سب نے مل کر کھانا کھایا جو تر کی طریقوں پر چھوٹی فرشی میزوں پر چنا گیا تھا۔ وہیں مولوی محمود الحسن خاں صاحب سے ملاقات ہوئی جو محکمۂ امور مذہبی سرکار عالی کے زیر سرپرستی معجم المصنفین نامی کتاب زبان عربی میں

لکھ رہے ہیں جس میں تمام مصنفین اسلام کے حالات و تراجم جمع کیے گئے
ہیں اس کی دو جلدیں بیروت سے چھپ کر آ گئی ہیں جو مجھے دکھائی گئیں ۹ بجے گھر
آیا۔ تحصیلدار کو اپنے آنے کی تاریخ اور پروگرام کے متعلق چٹھی لکھی اور نماز سے
فارغ ہو کر ۱۲ بجے کے قریب سویا۔

شنبہ ۱۴/ دے ۱۳۳۷ف ۲۳/ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۱۹/ نومبر ۱۹۲۷ء

سامان جا چکا میں بھی منگل کے روز معہ زنانے کے انشاء اللہ کڈور کو
چلا جاؤں گا۔ ۷ بجے اٹھ کر حوائج ضروری اور ناشتہ سے فراغت پائی۔ منشی
صاحب کو ضروری ہدایات دے کر عبدالجبار صاحب جمعدار کے یہاں گیا۔ آج
بھی ملاقات نہ ہوئی۔ وہاں سے مولوی ابوالحسن سید علی صاحب وکیل کے
پاس گیا اور ان سے مولوی سید ابراہیم صاحب سورتی کے خط کے متعلق
گفتگو کی جس میں انہوں نے تحریک کی ہے کہ امیر صاحب افغانستان کو جبکہ
وہ سفر یورپ کے سلسلہ میں بمبئی پہنچیں گروہ ندویہ کی جانب سے ایک ایڈریس
دینا چاہیے۔ پھر وہاں سے احمد سعید صاحب جلد ساز سے ملتے ہوئے مولوی احمد
عبداللہ صاحب کے یہاں گیا۔ دیر تک باتیں کیں ان کے ساتھ نظامیہ رسٹورنٹ
میں چائے پی پھر دفتر باب حکومت کو گیا۔ ۱۲ بجے معتمد صاحب تشریف لائے۔ ان سے
صلحنامہ کی کیفیت دریافت کی جو ہم نے گزشتہ اتوار کو مہاراجہ بہادر کی
خدمت میں پیش کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ مہاراجہ نے غلط فہمی سے اس کو یہ سمجھ کر کہ ہم
نے ان کے پاس خانگی طور پر ان کو دکھانے کے لیے پیش کیا ہے اس پر مبارک باد
لکھ کر مجھے واپس کر دینے کا حکم دے دیا تھا۔ معتمد صاحب نے شام تک صلحنامہ
میرے پاس روانہ کر دینے کا وعدہ کیا۔ وہاں سے نعمت باغ گیا۔ محکمہ اطراف بلدہ

مرفحاص کی جانب سے مولوی عبدالقادر صاحب رضوی وکیل تصدیق صلحنامہ کے لیے آئے تھے اس کام سے فارغ ہو کر ۲ بجے گھر آیا اور کھانا کھا کر تحصیلدار صاحب باغات کے پاس گیا ۶ بجے تک بیٹھ کر بقایا کے حساب کی تنقیح پٹواری سے کروائی۔ واپس آ کر نماز مغرب ادا کی اور ایک گھنٹہ تک کتب خانہ کی کتابیں جاییں جو صبح کو دھوپ دینے کے لیے نکلوائی تھیں۔ پھر کھانا کھا کر سید ابراہیم صاحب سوروی کے نام ایک خط اور تین روز کا روزنامچہ لکھا۔ دس بجے نماز سے فارغ ہو کر سویا۔ آج سارا دن کام کرتے گزرا۔ پانچ منٹ کا بھی آرام نہ ملا۔ مگر کام کرنے میں جو مسرت ہے اس کا لطف آج آ رہا ہے۔ الحمدللہ۔

یکشنبہ ۱۵ردے ۱۳۳۶ف ۲۴رجادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۰ر نومبر ۱۹۲۷ء

۷ بجے اٹھا ضرورت اور ناشتہ سے فارغ ہو کر موٹر منگوا لی بشی صاحب کو ضروری ہدایات دے کر باغ کو گیا وہاں سے ماندور خاں کے ساتھ مہاراجہ بہادر کے پاس گیا۔ صلحنامہ کی درخواست جو کل باب حکومت سے وصول ہو گئی تھی پیش کر کے اس پر ان کی تصدیق لکھوا لی پھر وہاں سے ماندور خاں کے ساتھ ہی محکمہ معتمدی مال گزاری کو گیا۔ آقا محمد علی خاں صاحب شریک معتمد ابھی دفتر کو نہیں آئے تھے۔ وہاں سے اسٹیشن کو جا کر میت لے جانے کا ڈبہ دیکھا جو اسٹیشن پر آ گیا ہے۔ پھر نعمت باغ گیا تھوڑی دیر وہاں ٹھہر کر ماندور خاں کے ساتھ ڈاکٹر خواجہ معین الدین صاحب ناظم طبابت کے پاس گیا اور اس بات کا سرٹیفکٹ حاصل کیا کہ والدہ صاحبہ کا کسی متعدی مرض سے انتقال نہیں ہوا تھا۔ پھر معتمدی مال کو گیا۔ آغا صاحب آ گئے تھے صلحنامہ مقدمہ جہادا بہ بہادران کو دیا۔ دیر تک غور سے ملاحظہ کرنے کے بعد انھوں نے ان تختوں کی نقل داخل کرنے کو کہا۔ جن کے لحاظ سے ہم نے گزشتہ

چار سال کی آمدنی تقسیم کرلی ہے۔ وہاں سے پھر نعمت باغ کو واپس آکر ان تختوں کی نقل کروائی اور وہیں ماندور خاں کے پاس کھانا کھایا۔ ۴ بجے تختوں کے نقول لیکر ماندور خاں اور دولت خاں کو ساتھ لے کر پھر مال گزاری کو گیا۔ آج آغا صاحب کے شریک معتمد کے اعزاز میں ایٹ ہوم تھا اور آغا صاحب مہمانوں کے جھرمٹ میں تھے نگران کے عنایات ہیں کہ انھوں نے اسی وقت صلحنامہ لے کر اس پر تختہ وراثت مرتب کرنے کے لیے بحیثیت ناظم عطیات کے (کیونکہ نواب تقی یار جنگ کی علالت کی وجہ سے آج کل وہی نظامت عطیات کا کام کر رہے ہیں) حکم لکھ کر صلحنامہ مولوی شمس الدین صاحب رجسٹرار عطیات کے حوالہ کردیا۔ الحمد اللہ کہ یہ کام ختم ہوا۔ وہاں سے گھر آیا۔ کچھ دیر سستایا، نماز عصر اور مغرب کے بعد باہر جاکر نوشند خاں سے گفتگو کی۔ باہر ہی ان کے اور سید نور کے ساتھ کھانا کھایا۔ میاں خاں بھی آئے تھے سب کے ساتھ نو بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر نعمت باغ کو گیا۔ وہاں سے ماندور خاں اور دولت خاں کے ساتھ اسٹیشن ناپملی کو گیا۔ میت آچکی تھی اور ڈبہ میں رکھ دی گئی تھی۔ بہت سے احباب ماندور خاں اور دولت خاں کو رخصت کرنے آئے ہوئے ہیں۔ دس بجے گاڑی روانہ ہوئی اور میں گھر آیا۔ والدہ صاحبہ کی میت چاپائیر شریف میں والد مرحوم کی قبر کے بازو دفن کی جائے گی۔ رات کے ۱۲ بجے سویا نیند اچھی آئی۔

نوٹ :- مرحومہ حضرت قائد ملت کی علاتی والدہ اور نواب ماندور خاں اور نواب دولت خاں کی حقیقی والدہ تھیں (مرتب)۔

دوشنبہ ۱۶ ردے ۱۳۳۷ف ۲۵ رجمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۱ رنومبر ۱۹۲۷ء ۶ ۷ بجے اٹھا نماز فجر کی قضا پڑھی ناشتہ کیا اور ساتھ لے جانے کے

کاغذات درست کیے۔ منشی صاحب اور نوبند خاں صاحب کے متعلق ہدایات لکھے کہ ان کو یہاں میرے غیاب میں کیا کیا کام کرنے ہیں صبح سے سر میں اور گردن میں درد تھا اور خفیف سا جاڑا بھی معلوم ہوتا تھا۔ مگر گیارہ بجے یک بیک شدت کی سردی شروع ہوئی اور اس زور کا جاڑا چڑھا کہ دو بجے تک کم نہ ہوا، اور اس کے بعد بخار آ گیا۔ پانچ بجے ۱۰۳½ ڈگری بخار ہو گیا۔ اسی وقت موٹر روانہ کر کے ڈاکٹر کرلوسکر کو بلوا کر دکھایا۔ دوا منگوا کر کھائی۔ رات تمام بخار رہا۔ صبح کے قریب دھیما ہوا مگر اترا نہیں۔

سہ شنبہ ۱۷ اردے ۱۳۳۷ف ۲۶ رجادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۲ نومبر ۱۹۲۷ء

بخار ۱۰۰ درجہ ہے نارمل نہیں ہوا ہے۔ آج کنڈور جانے کا ارادہ تھا مگر ملتوی کر دیا۔ باہر گیا منشی صاحب سے باتیں کیں۔ نیفی شاہ صاحب اور محبوب علی خاں صاحب جمعدار ناغڑہ ملاقات کو آئے تھے ۱۱ بجے تک بیٹھے رہے۔ بیماری میں ملاقاتیوں کا دیر تک بیٹھا رہنا بھی سخت تکلیف دیتا ہے۔ ۱۱ بجے گھر میں آ کر کچھ کھانا چاہا مگر کھایا نہ گیا۔ آخر ش دو دھ پی کر لیٹ گیا۔ مانڈور خاں کی لڑکی اچھن بی بی آئی تھی ۳ سال کی عمر ہے خوب باتیں کرتی ہے۔ دیر تک اس سے کھیلتا رہا۔ ۳ بجے سے پھر بخار چڑھا اور مغرب کے قریب ۳ درجہ ہو گیا۔ مغرب کے بعد حافظ عبد العلی صاحب وکیل کو بلوا کر مقدمات کے متعلق ہدایات دیے۔ چند کاغذات اپنے روبرو مرتب کروا کر دستخط کیے۔ رات کے ۹ بجے بخار ۱۰۴ معلوم ہوا ڈاکٹر صاحب کو کیفیت لکھ کر بھیجی اور دوا منگوائی مگر اس سے خشکی ہو گئی۔ تمام رات نیند نہیں آئی۔

پھوپھی بی بی خاتون کچھ روپیہ مانگنے آئی تھیں خود تو صاف جواب دے

دیا کہ میرے پاس گنجائش نہیں ہے۔ مگر پھوپھی خاخاتون یعنی اپنی خوشدامن
سے کہہ کر ایک سو روپیہ ان کو قرض دلوا دیا۔
خالہ جیون خاتون اور حیات خاتون مزاج پرسی کو آئی تھیں۔

چہار شنبہ ۱۸ / دے ۱۳۳۷ف ۲۷ / جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۳ / نومبر ۱۹۲۷ء

بخار ابھی نارمل نہیں ہوا ہے اس لیے آج بھی کنڈور کو نہیں جا سکتا
لچھمن سائیس کو چٹھی دے کر بھیج دیا کہ میرے نہ آنے کی اطلاع کر دے جمعہ کے
روز ظہر کے بعد جانے کا ارادہ ہے۔ خدا پورا کرے تمام دن ایک سو اور ایک سو
ایک درجہ کے درمیان حرارت رہی۔ رات کو بھی حرارت زیادہ ہوی مگر خشکی بہت
ہے۔ پیاس لگ رہی ہے اور نیند بالکل غائب۔ تمام شب اسی بے چینی میں کٹی
آج مولوی سید مرتضیٰ صاحب فقیر قاسم صاحب میاں صاحب، مولوی سید اسد اللہ
صاحب اور اشرف میاں صاحب چن ٹپنی ملاقات کو آئے تھے۔

پنجشنبہ ۱۹ / دے ۱۳۳۷ف ۲۸ / جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۴ / نومبر ۱۹۲۷ء

صبح چھ بجے اٹھا مولوی حکیم محمود علی صاحب کو موٹر بھیج کر بلوایا اور اپنا علاج
شروع کیا۔ تمام دن گھر پر ہی رہا کہیں نہ گیا نہ کوئی ملاقاتی آئے۔ نو نند خاں آئے
تھے ان کو ضروری ہدایات دیئے۔ رات کو دس بجے بخار نارمل ہوا کل کنڈور جانے
کا ارادہ ہے توشہ پک رہا ہے۔ ملازمین اور ماما ئیں وغیرہ ریل کے راستے سے بھونگیر
سے ہو کر جائیں گے جہاں ان کے لیے ہنڈیاں پہلے سے آگئی ہیں اور میں اپنی موٹر میں
جاؤں گا۔ رات نہایت آرام سے گزاری۔

جمعہ ۲۰؍دے ۱۳۳۷ف ۲۹؍جمادی الاول ۱۳۴۶ھ ۲۵؍نومبر ۱۹۲۷ء

سات بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہوکر مہاراجہ بہادر کے پاس گیا۔ ملازم اور مامائیں اور چھوکریاں صبح ۶ بجے جا چکی ہیں۔ آج مہاراجہ کے پاس مشاعرہ تھا۔ کچھ دیر بیٹھ کر مزاج کی کیفیت عرض کی اور اجازت لے کر گھر آیا اور سامان بندھواتا رہا۔ سب کمروں کو قفل لگوائے اس پر چٹھیاں لگوائیں۔ پہرہ داروں کو تاکید کی کھانا کھایا اور کچھ دیر کتاب دیکھی۔ ۲ بجے سب کاموں سے فارغ ہوکر موٹر میں سوار ہوا اور روانہ ہوا۔ بیوی، پھوپھی صاحبہ اور فیروز ساتھ ہیں ۵½ بجے کنڈور پہنچا۔ رعایا تحصیلدار اور پٹیل پٹواری استقبال کے لیے سرحد تک آئے تھے۔ تمام استقبالی رسوم ادا کیے گئے چھ بجے گھر پہنچا۔ آدمی ابھی نہیں آئے ہیں۔ رات کے لیے باہر تحصیلدار نے کھانا تیار کروایا۔ رات کو دس بجے سب ملازمین آگئے گیارہ بجے تک کتاب دیکھتا رہا اور سو گیا۔ نیند نہایت اچھی آئی بخار نہیں آیا۔ خوب اچھا اور تندرست ہوں۔

شنبہ ۲۱؍دے ۱۳۳۷ف غرہ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۶؍نومبر ۱۹۲۷ء

کنڈور۔ ۷ بجے اٹھا سامان سلیقہ سے رکھوایا خیمہ میں جو باہر مردانہ کے لیے لگایا گیا ہے۔ فرش کروایا۔ پھر باہر جا کر جاگیر کنڈور اور ورکٹ پلی کی جمع بندی پر شرح لکھی ایک بجے اندر جا کر کھانا کھایا اور چند خانگی حسابات ۲ بجے تک دیکھے پھر باہر آکر ۴ بجے تک کام کرتا رہا۔ ۴ بجے سب کے ساتھ جا کر کنڈور کی جدید باولی دیکھی جو میں نے باغ لگوانے کے خیال سے کھدوائی ہے۔ مغرب کے بعد واپس آکر کھانا کھایا، کتاب دیکھی اور سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔

شنبہ ۲۲ ردے ۱۳۳۶ف ۲ رجادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۷ر نومبر ۱۹۲۷ء

سات بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہوکر شکار کو گیا۔ دس بجے واپس آیا اور کام کرتا رہا۔ ۱۲ بجے کھانا کھایا۔ پھر باہر آکر ورکٹ پلی سے حجام کو بلوا کر اصلاح بنوائی اور حمام کیا۔ رات کو حسب معمول دیر تک مطالعہ کر کے سوگیا۔ نیند اچھی آئی۔

دوشنبہ ۲۳ ردے ۱۳۳۶ف ۳ رجادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۸ر نومبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر پڑھی ناشتہ سے فارغ ہوکر کام میں مشغول ہوگیا منشی صاحب ساتھ نہیں ہیں اس لیے صدر دفتر کا کل کام خود کر رہا ہوں۔ کھانا کھانے اور نماز پڑھنے کے اوقات کے سوا تمام وقت مثلوں کے ترتیب دینے ان پر مناسب احکام لکھنے اور ماتحت دفتر دہی کو احکام جاری کرنے میں گزرا۔ پھر نماز عصر سے فارغ ہوکر جنگل میں تنہا چہل قدمی کی۔ مجھے جنگل میں تنہائی ہو تو خوب لطف آتا ہے۔ واپس آکر مغرب کی نماز پڑھی پھر اندر جاکر کھانا کھایا اور کتاب دیکھتا رہا۔ رات کو جلد عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر سوگیا۔ نیند خوب آئی۔

سہ شنبہ ۲۴ ردے ۱۳۳۶ف ۴ رجادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۹ر نومبر ۱۹۲۷ء

ساڑھے پانچ بجے اٹھا۔ حوائج ضروری سے فارغ ہوکر نماز پڑھی، ورزش کی اور ناشتہ سے فارغ ہوکر شکار کو گیا۔ ہرن نظر آئے مگر اتنے چوکنے ہیں کہ نظر پڑتے ہی ہوا ہو گئے۔ دس بجے واپس آیا اور کام کرتا رہا۔ تمام دن کام میں گزرا۔ ۲ بجے لچھما ریڈی پٹواری ورکٹ پلی کے ۱۳۳۵ف اور ۱۳۳۶ف کے حسابات کی تنقیح شروع کی جو مغرب تک جاری رہی۔ مغرب کے بعد

کھانا کھاکر تھوڑی دیر کتاب دیکھی پھر سوگیا۔

چہارشنبہ ۲۵ردے ۱۳۳۷ف ۵ رجاد الثانی ۱۳۴۶ھ ۳۰ رنومبر ۱۹۲۷ء
گاؤں کی زندگی میں یکسانیت بہت ہے۔ مصروفیتوں کی گوناگونی نہیں مگراس یکسانیت میں بھی ایک کیف ہے ایک اطمینان اور ایک تسکین پائی جاتی ہے وہی صبح کو اٹھنا اوپی ناشتہ کرنے اور نماز کے علاوہ ایک قسم کی مصروفیت یعنی دفتری اور جاگیری کام پھر شام کو چہل قدمی رات کو مطالعہ اور آرام۔
منشی صاحب کے پاس سے روزانہ خطوط آتے ہیں گھر کی کیفیت معلوم ہوتی رہتی ہے۔ الحمدللہ شہری زندگی کی کشاکشی سے کچھ روز کے لیے نجات ملی۔ خدا اطمینان قلب عطا کرے۔

پنجشنبہ ۲۶ ردے ۱۳۳۷ف ۶ رجادی الثانی ۱۳۴۶ھ یکم دسمبر ۱۹۲۷ء
۷ بجے اٹھا۔ حوائج ضروری سے فارغ ہوکر ناشتہ کیا۔ منشی صاحب کو چٹھی لکھی اور بھی چند خطوط شہر کو لکھے پھر گاؤں کے مدرسے کے بچوں کا امتحان لیا۔ روزنامچہ کی کتاب مکان پر بھول آیا تھا۔ کل رات کو آگئی ہے آج ایک ہفتہ کا روزنامچہ اپنی یادداشت سے لکھا یقین ہے کہ غلط نہیں ہے۔ گیارہ بجے حمام کرکے کھانا کھایا پھر باہر آکر نماز ظہر تک کتاب دیکھتا رہا۔ نماز سے فارغ ہوکر کچھ دیر کام کیا پھر کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد گاؤں کے باہر جانب جنوب تقریباً ایک میل تک چہل قدمی کی۔ مغرب کے بعد اندر گیا دیر تک خانگی امور کے متعلق گفتگو کرکے کھانا کھایا پھر کچھ دیر کتاب دیکھ کر باہر آیا ڈیرے میں نماز عشاء ادا کی۔ اور تقریباً دس بجے سویا۔ معدے پر بار ہے۔ نیند اچھی نہیں آئی۔

خواب پریشاں آتے رہے اور بے قراری رہی۔
مزاج الحمدللہ اچھا ہے۔ ریگڑ، ورکٹ، پلی اور کنڈور کے مقدم پٹواری۔۔ حسابات کی ترتیب میں مشغول ہیں۔

جمعہ ۲۷؍دے ۱۳۳۷؁ ف ۷؍جمادی الثانی ۱۳۴۶؁ھ ۲؍دسمبر ۱۹۲۷؁ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا کی۔ منشی صاحب کو خط لکھا پھر ریگڑ کرم پلی کے مقدم پٹواری اور تحصیلدار کو طلب کر کے وہاں کی ۱۳۳۶؁ ف کی شرح لکھی۔ ۸ بجے ناشتہ کر کے چائے پی پھر باہر آ کر کتاب دیکھتا رہا۔ ۱۲ بجے تحصیلدار صاحب ایک مقدمہ کی پیروی کے لیے بھونگیر گئے اور گھر میں جا کر کھانا کھایا پھر وہی کتاب تھی اور میں۔ نماز ظہر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کی پھر سنگاریڈی پولیس پٹیل کو طلب کر کے گاؤں کی، تحصیلدار اور مقدم پٹواری کی کیفیت صیغہ راز میں دریافت کی۔ معلوم ہوا کہ تحصیلدار نے رعایا سے رشوت لینی شروع کی ہے اور پٹواری اس کے ساتھ مل گیا ہے۔ اس کے بعد مطالعہ میں مشغول رہا اور حسب عادت ۱۰ بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔ نیند کچھ ٹھیک نہیں آئی۔

شنبہ ۲۸؍دے ۱۳۳۷؁ ف ۸؍جمادی الثانی ۱۳۴۶؁ھ ۳؍دسمبر ۱۹۲۷؁ء

۶ بجے اٹھا۔ حوائج ضروری سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا کی تلاوت قرآن سے فراغت پا کر منشی صاحب کو خط لکھا۔ چند اور ضروری خطوط لکھے۔ ۸ بجے ناشتہ کیا اور باہر آ کر مدرسہ کے طلبا میں شیرینی تقسیم کی۔ گاؤں میں عمدہ مٹھائی کیا ملتی گڑ اور کھوپرا منگوا کر تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد کھانے اور نماز کے اوقات کے

علاوہ تمام دن مطالعہ میں گزرا۔ کھانے کے بعد آج کچھ دیر فیلولا بھی کیا تھا شام کو گاؤں میں تھوڑی دیر چہل قدمی کی۔ مدرسہ کے بچے لون پاٹ کھیل رہے تھے۔ مدرسہ کا معائنہ کرنے کے بعد کچھ دیر ان کے کھیلنے کا تماشہ دیکھا لون پاٹ ایک مشہور قدیم ہندوستانی کھیل ہے۔ کھلاڑی ہوشیار اور چست ہوں تو بڑا لطف دیتا ہے۔

مغرب کے بعد گھر میں جاکر چند گھنٹے خانگی حسابات دیکھے۔ پھر منشی صاحب کے یہاں ہنڈی رواد کرنے کا انتظام کیا جو معہ اپنی عورت کے کنڈورا ناچاہتے ہیں۔ رات کو حسب معمول ۱۰ بجے نماز سے فارغ ہو کر سو یا۔

دسمبر کا مہینہ شروع ہو گیا۔ ماہ بہمن بھی شروع ہونے کو ہے مگر سردی ویسی نہیں جیسی کہ اس موسم میں ہونا چاہیے۔ چاندنی خوب چھٹک کر نکل رہی ہے۔ مگر سردی کی چاندنی کی مثال موجودہ زمانہ کے فیشن ایبل امراء کی خیرات کے جیسی ہے کہ روپیہ تو خوب صرف ہو مگر فائدہ ایک مستحق کو بھی نہ پہنچے۔ یہاں کی تنہائی کبھی کبھی تکلیف دیتی ہے مگر شہر کی زندگی میں دماغ اور دل پر جو افکار کا ایک غبار چھایا ہوا رہتا تھا وہ اب نہیں۔

یکشنبہ ۲۹ / دے ۱۳۳۷ ف ۹ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۴ / دسمبر ۲۷ء

۵½ بجے اٹھا نماز تلاوت ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر بلدہ کو چند خطوط لکھے اور روزنامہ لکھا۔ باقی تمام دن ڈیرے میں لیٹا ہوا کتاب دیکھتا رہا۔ نماز اور کھانے کے اوقات کے سوا تمام وقت مطالعہ میں گزرا۔ تحصیلدار صاحب کھونگیر سے اب تک واپس نہیں آئے ہیں اس لیے کوئی کام نہیں ہے مغرب کے بعد ساتھ لے جانے کا سامان درست کیا۔ کیونکہ کل صبح ورکٹ پلی

جانے کا ارادہ ہے۔ اس کے بعد نرسمہوار رراؤ پٹواری کنڈور کو طلب کرکے اس سے تحصیلدار صاحب کے متعلق دریافت کیا کہ ان کا کیا رویہ ہے معلوم ہوتا ہے اس نے بھی تحصیلدار کے ساتھ مل کر رعایا سے کچھ وصول کیا ہے کیونکہ بہت چھپاتا اور ڈرتا تھا۔ پھر گھر میں جاکر ضروری ہدایات کل کی روانگی کے متعلق دیئے۔ دس بجے حسب عادت نماز پڑھ کر سویا۔ نیند بہت اچھی آئی۔

دوشنبہ یکم بہمن ۱۳۳۷ف ۱۰ ر جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۵ ر دسمبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر حوائج ضروری سے فراغت حاصل کی۔ پھر اندر جاکر ناشتہ کیا۔ سامان بندھوایا۔ زنانہ کو سوار کروایا اور خود بھی ورکٹ پلی کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ تمام راستہ تلاوت قرآن کرتے ہوئے گزرا۔ ۱۰ بجے ورکٹ پلی پہنچا۔ تحصیلدار صاحب رات کو یہاں پہنچ گئے تھے۔ مقدم پٹواری اور رعایا کے ساتھ سرحد پر حاضر تھے۔ خود گھر ی کو اور بیوی منیرالدین خاں کے مقطعہ کی باؤلی پر گئیں۔ آج شام تک ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ میں بھی مقدم پٹواری اور تحصیلدار کو ضروری ہدایات تیاری حسابات وغیرہ کے متعلق دے کر وہیں گیا جہاں بیوی ٹھہری تھیں۔ سب کے ساتھ کھانا کھایا اور واپس آکر نماز کے اوقات کے سوا شام کے ۰ بجے تک کام کرتا رہا پھر گھر میں جاکر کھانا کھایا۔ اور گھر (بلدہ) کو چٹھی لکھی۔ رات کو دس بجے سویا۔

ورکٹ پلی کنڈور سے شمال مشرق کی جانب ۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے چھوٹا سا موضع ہے اور محاصل بھی چار ہزار سے کچھ زیادہ ہے۔ کنڈور میں سردی زیادہ نہیں تھی مگر یہاں رات کو بہت زیادہ سردی محسوس ہوئی۔

سہ شنبہ ۲ / بہمن ۱۳۳۷ف ۱۱ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۶ / دسمبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہوکر ناشتہ کیا اور باہر آکر حسابات کی تنقیح میں مشغول ہوگیا۔ مقدم پٹواری اور تحصیلدار حاضر ہیں۔ ہم نے کنڈور میں ورکٹ پلی کے ۱۳۳۶ف کے حسابات کی تنقیح کی تھی اس وقت ایک رقم کے غلط اندراج پر کسی کو توجہ نہیں ہوئی تھی۔ آج کی تنقیح میں وہ رقم برآمد ہوئی جس سے حساب میں کئی پیچیدگیاں واقع ہوگئیں ایک بجے تک کام کرکے زنانے میں گیا حمام کرکے کھانا کھایا ایک بجے پھر باہر آیا اور کام میں مشغول ہوگیا۔ نمازوں کے اوقات کے سوا شام کو آٹھ بجے تک مسلسل کام کرنے سے طبیعت پر ایک قسم کی فرحت ہوتی ہے۔ ۸ بجے نماز عشاء سے فارغ ہوکر رات کا کھانا کھایا بلدہ کو چٹھی لکھی کچھ دیر اخبار دیکھے پھر سوگیا۔ نیند اچھی آئی مگر سردی بہت سخت تھی۔

چہارشنبہ ۳ / بہمن ۱۳۳۷ف ۱۲ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۷ / دسمبر ۱۹۲۷ء

۵ ½ بجے اٹھا حوائج ضروری نماز اور ناشتہ سے فارغ ہوکر مقدم پٹواری تحصیلدار اور چند معززین رعایا کے ساتھ زمینات کے معائنہ کو روانہ ہوا ۹ ½ بجے تک باولی اس کے کنارے کے سیندھی گوکوارم کے نالے اور چند باولیوں کا معائنہ کیا جانچی چرو کا کنٹہ دیکھا جو شکستہ ہوگیا ہے۔ ورکٹ پلی کا بڑا تالاب ہے۔ پھر واپس آکر بلاتوقف کام میں مشغول ہوگیا۔ ۱۲ بجے زنانہ میں جاکر کھانا کھایا پھر باہر آکر شام تک کام کرتا رہا۔ مغرب کے بعد سارے گاؤں میں چاندنی پھیل گئی تھی۔ آسمان صاف ہونے کی وجہ سے چاند خوب درخشاں تھا۔ گاؤں کے اطراف چہل قدمی کرکے اس کا لطف حاصل کیا مگر سردی کا موسم چاندنی کی سیر کے لیے مفید نہیں ہوتا۔ مجبوراً زنانہ میں جاکر کھانا کھایا۔ کچھ

کتاب دیکھی پھر سوگیا۔

پنجشنبہ ۴ / بہمن ۱۳۳۷ف ۱۳ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۸ / دسمبر ۱۹۲۷ء

آج روزہ ہوں۔ صبح ۶ بجے اٹھ کر نماز فجر ادا کی پھر تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر باہر آیا۔ گاؤں کے اطراف کی چند باولیوں کا معائنہ کیا واپس آکر روزنامہ روز کا لکھا اور کام میں مشغول ہوگیا۔ آج کنڈورکو واپس جانے کا ارادہ تھا مگر بعض رعایا کی درخواستوں سے معلوم ہوا کہ ۳۴ف میں نرسہوار راؤ نے جو یہاں کا گماشتہ پٹواری تھا رعایا سے رقم وصول کر کے پھر وصول باقی میں ان کے نام بقایا نکالا ہے فوراً واپسی کا ارادہ ترک کر کے بقایا کی دریافت اور تنقیح شروع کردی اور شام تک اسی کام میں مشغول رہا۔ رعایا کے پاس رسید موجود ہے اور رقم کردی اور کھاتہ میں شریک ہوچکی ہے مگر وصول باقی رعایا کے نام بقایا نکالا گیا ہے۔ جب کردی میں رقم موجود ہے تو پھر ملزم جو مالدار ہے غضب کرنے کا امکان نہیں مگر وصول باقی میں کس طرح بقایا قائم ہوا یہ بات سمجھ میں نہ آئی ایک آدمی سٹدورکو روانہ کیا کہ نرسہوار راؤ کو حاضر کرے اور رات کے معمولات حسب عادت پورے کر کے سورہا۔

گزشتہ بخار کے اثرات ابھی تک موجود ہیں۔ آج روزہ رکھنے سے طبیعت پر بہت تکان ہوئی اور سستی بہت ہوگئی۔ آج رات کو ۹ بجے چاندگرہن تھا مگر مزاج کی سستی کے باعث نماز عشاء سے فارغ ہوکر سوگیا۔

جمعہ ۵ / بہمن ۱۳۳۷ف ۱۴ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۹ / دسمبر ۲۷ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر سے اور ناشتہ سے فارغ ہوکر باہر آیا۔ نرسہوار راؤ

کنڈور سے آگیا تھا۔ ورکٹ پلی کے موجود ہ مقدم پٹواری اور تحصیلدار بھی حاضر تھے۔ تمام دن بقایا کے تصفیہ میں گزرا اور کھانا کھانے کے اوقات کے سوا ایک لمحہ بھی بیکار نہ رہا۔ آج منشی صاحب بھی بلدہ سے آئے ہیں مگر مجھے ان سے بلدہ کی کیفیت دریافت کرنے کی فرصت نہ تھی۔

شنبہ ۶ بہمن ۱۳۳۷ف ۱۵ رجادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۰ ردسمبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر ناشتہ اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر باہر آیا اور کام میں مشغول ہوگیا۔ ۱۲ بجے تمام رعایا کے بقایا کی تنقیح ختم کردی۔ ایک بھینس کلال سے خریدی پھر گھر میں آکر کھانا کھایا اور سامان باندھنے کے لیے حکم دے کر باہر آیا رعایا کی متفرق درخواستوں کا تصفیہ کیا۔ ۲ بجے زنانے اور سامان کو تیار کر کے ٹیلا کے راستہ سے کنڈور روانہ کیا اور خود ٹبرے کنڈور کے راستے سے روانہ ہوا تحصیلدار اور سید نور اور نرسہوار راؤ پٹواری میرے ساتھ ہیں۔ تالاب پر اسناف کا شکار کیا۔ چند زمینات کی تنقیح کی اور پانچ بجے کنڈور پہنچا۔ نماز مغرب کے بعد منشی صاحب کو طلب کر کے بلدہ کی کیفیت دریافت کی مقدمات کے حالات پوچھے پھر کھانا کھاکر جلد سو رہا۔

یکشنبہ ۷ بہمن ۱۳۳۷ف ۱۶ رجادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۱ ردسمبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروریات سے فارغ ہوکر بلدہ کو چند خطوط لکھے اور منشی صاحب کو کام کرنے کے متعلق ضروری ہدایات دیئے۔ اصلاح بنوار ہا تھا کہ موٹر پر روشن خاں صاحب اور خاں صاحب بلدہ سے آئے۔ خاں صاحب ایک ہندوستان پٹھان ہیں۔ بڑا سنگارم میں مقصود احمد خاں صاحب گتہ دار کے

پاس ملازم ہیں۔ خان کے یہاں آتے ہوئے ان کو بھی ساتھ لے لیا تھا۔ خان کر بلدہ کے مولوی ابوالحسن سید علی صاحب وکیل اور حضرت مولوی سید شہاب الدین صاحب نے میرے یہاں ایک خط دے کر روانہ کیا تھا جس کا مقدمہ یہ تھا کہ حکومت ہند نے قوم کو شاہ افغانستان کی خدمت میں اڈریس پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے اور بمبئی میں اور بلدہ میں جانے کے اخراجات کے لیے چندہ ہو رہا ہے اس لیے میں بھی اتنا چندہ روانہ کروں اور فرقہ مہدویہ کی جو رقم میرے یہاں امانتاً رکھی ہے وہ بھی بطور مبادلہ اس کام کے لیے روانہ کروں۔ ان مہمانوں کو ٹھہرا کر میں اندر گیا حمام کیا اور باہر آ کر سب کے ساتھ کھانا کھایا۔ آج ایک ہرن کا شکار میرے شکاری نے کیا تھا۔ اس کا گوشت دستر خوان پر تھا اور خوب لذیذ پکا تھا ۲ بجے سب لوگ واپس گئے میں نے اپنا چندہ دو سو روپے روانہ کر دیا اور فرقہ مہدویہ کی رقم دینے کے متعلق جواب دے دیا کہ جب تک ندرۃ المہدویہ کی کاروائی جماعت طے ہو کر مجھے اس رقم کے متعلق کوئی حکم نہ دے مجھے اس رقم کے خواہ مبادلہ ہی کے طور پر کیوں نہ ہو خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہے اس لیے مجبور ہوں کنڈور کا پٹواری نرسمہوار راؤ بڑا سعت آدمی ہے۔ اب تک کنڈور کے گزشتہ سال کے حسابات مکمل طور پر تیار نہیں کیے ہیں۔ ورکنٹ پلی ہیں جب تک یہ تھا کام اسی طرح ہو رہا تھا۔ اب جب سے میں نے کھار ڈیڈی کو مقرر کر دیا تھا تمام حسابات صاف ہیں۔ ورکنٹ پلی کے اس دورہ میں اس قدر کام ہوا کہ جی خوش ہو گیا۔ نرسمہوار راؤ پر سختی کر رہا ہوں۔ دیکھو کب کام ختم ہوتا ہے۔

دوشنبہ ۸ بہمن ۱۳۳۷ف ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۷ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر نماز فجر کی قضا پڑھی۔ بعد تلاوت

قرآن اور ناشتہ سے فراغت حاصل کر کے تین روز کا روز نامہ لکھا پھر کام شروع کر دیا۔ آج نارائن ریڈی مقدم مالی گنڈور کے تغلب و تصرف کا مقدمہ پیش ہوا اس نے جاگیر کی وصول شدہ رقم یعنی کردی سکہ سے ایک ہزار سے زیادہ روپیہ اپنے تصرف میں لالیا تھا۔ تمام دن اس مقدمہ کی تحقیقات اور فیصلہ لکھنے میں صرف ہوا۔ رات کو آٹھ بجے فیصلہ لکھ کر اٹھا۔ کھانا کھایا پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند بہت اچھی آئی۔

سہ شنبہ ۹ / بہمن ۱۳۳۷ف ۱۸ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۳ / دسمبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا۔ نماز فجر حوائج ضروری ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر بلدہ کو خطوط لکھے پھر روز نامہ لکھ کر کام میں مشغول ہو گیا گیارہ بجے کھانا کھا کر کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز ظہر سے فارغ ہو کر کام شروع کر دیا۔ آج مقدم پٹواری نے ۱۳۳۶ف کا جمع خرچ تیار کر کے نہیں رکھا رات کو ۸ بجے تک جمع خرچ کی تنقیح کرتا رہا پھر اندر جاکر کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند بڑے مزے کی آئی۔

چہار شنبہ ۱۰ / بہمن ۱۳۳۷ف ۱۹ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۴ / دسمبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر، تلاوت قرآن ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر بلدہ کو خطوط لکھے روز نامہ لکھا اور کام میں مشغول ہو گیا۔ گیارہ بجے تک کام کرتا رہا پھر گھر میں جاکر کھانا کھایا اور چند خانگی حسابات کیے۔ ایک بجے باہر آکر نماز ظہر پڑھی اور مقدم کو توالی طلب کر کے حساب کی تنقیح کی پانچ بجے تک یہی کام کرتا رہا پھر نماز مغرب پڑھ کر گھر میں گیا کھانا کھایا کتاب دیکھی اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا

نیند اچھی آئی. آج سے تحصیلدار صاحب سے تلنگی زبان کا سبق حاصل کرنا شروع کیا ہے. بسنہ ۳۵ف کے لالہ گڑھی کے دورہ میں میں نے کچھ دن تلنگی پڑھی تھی. ہندسے اور حساب تو اب بھی آتا ہے. حروف شناسی جو ہوئی تھی وہ بھی ذہن سے نکل گئی اب پھر یاد کر رہا ہوں دو ماہ اگر محنت کروں تو توقع ہے کہ سیکھ جاؤں گا. جاگیرات کا تمام دفتر تلنگی میں ہے اس لیے میرے لیے اس زبان کا سیکھنا ضروری ہے. موسم دن بدن سرد ہوتا جا رہا ہے اور چونکہ کام میں لگا رہتا ہوں اس لیے تنہائی تکلیف دہ نہیں ہوتی. تنہائی سے مراد شہر سے دوری ہے ورنہ الحمدللہ زنانہ میں سب لوگ ساتھ ہیں. ملازمین سب ساتھ ہیں. البتہ کوئی مفت خور ہنسی مذاق میں وقت گنوانے والا ملاقاتی یہاں نہیں ہے. کام اس قدر زیادہ ہے کہ کتاب دیکھنے کو وقت نہیں ملتا. رسالہ یا اخبار دیکھ لیتا ہوں.

پنجشنبہ ۱۱ر بہمن ۱۳۳۷ف ۲۰ر جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۷ء

۵ ۱/۲ بجے اٹھا. نماز فجر تلاوت قرآن و ظائف معمولی ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر بلدہ کو کئی خطوط لکھے. مرزا بشیر بیگ صاحب اور آغا علی خاں صاحب کو سرکار سے بشیر یار جنگ اور آغا یار جنگ کے خطابات ملے ہیں ان کو مبارک باد کے خط لکھے پھر منشی صاحب کو طلب کر کے ان کے کام کی تنقیح کی اور اس کے بعد گیارہ بجے تک دوسرا حسابی کام کرتا رہا. کھانے سے فارغ ہو کر کچھ دیر قیلولہ کیا اور نماز ظہر کے بعد چونکہ کوئی کام نہیں تھا اس لیے مطالعہ میں مشغول ہو گیا. نماز عصر کے بعد گاؤں کے جنوبی جانب ایک زمین کا معائنہ کیا جہاں بازار قائم کرنے کی رعایا نے درخواست دی ہے. واپس آکر نماز مغرب ادا کی اور گھر میں جا کر کھانا کھایا ۹ بجے تک الہلال دیکھتا رہا پھر نماز عشاء سے

فارغ ہو کر سو گیا۔

جمعہ ۱۲ / بہمن ۱۳۳۷ف ۲۱ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۶ / دسمبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر منصرم کوتوالی کو طلب کر کے بندوبست سرانہ کا حساب کیا۔ گیارہ بجے گھر میں جا کر حمام کیا اور کھانا کھا کر باہر آیا۔ آج رعایا کے باہمی تنازعات کے تصفیہ کا دن تھا شام تک، مقدمات کی سماعت اور استقبال میں مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد گھر میں جا کر کھانا کھایا۔ دیر تک کتاب دیکھی دس بجے نماز عشاء پڑھی کچھ دیر قرآن حفظ کیا اور سو گیا۔ حفظ قرآن آٹھ دس ماہ سے ملتوی تھا۔ گزشتہ سال ملیریا بخار کا جو سلسلہ چھ سات ماہ تک قائم رہا تھا اس نے دماغ کو اس قدر کمزور کر دیا تھا کہ ایک ہی دو آیتوں کے حفظ کرنے سے سر میں درد ہونے لگتا تھا۔ اب الحمد للہ اس قابل ہوا ہوں کہ پھر حفظ کا سلسلہ شروع کر سکوں آج سورہ (پارۂ ۲۹) کے رکوع اول کا نصف اول حفظ کیا۔

شنبہ ۱۳ / بہمن ۱۳۳۷ف ۲۲ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۷ / دسمبر ۱۹۲۷ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہونے تک نماز کا وقت گزر گیا۔ تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر قضا پڑھی پھر ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر تلنگی زبان کا سبق دیکھتا رہا۔ تین چار روز غور سے دیکھنے سے اتنی استعداد پیدا ہو گئی ہے کہ صاف خط میں لکھے ہوئے نام ہجا کر کے پڑھ لیتا ہوں۔ گیارہ بجے کھانا کھا کر تھوڑی دیر سو گیا۔ نماز ظہر کے بعد پانچ بجے تک ورکٹ بلی کی وصول باقی کی تنقیح کی اور باقی داروں کے متعلق جو احکام دیئے ہیں ان کی تلخیص ایک

یادداشت کے طور پر لکھی۔ نماز عصر کے بعد گھر میں جاکر بیوی کو حفظ کیا ہوا قرآن سنایا۔ پھر بہادر باغ تک چہل قدمی کی۔ مغرب کے بعد کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی نماز عشاء سے فارغ ہوکر سورہ کا رکوع اول پورا حفظ کیا اور دس بجے سویا نیند پریشان آئی شاید قبض کی وجہ ہے۔

یکشنبہ ۱۴ بہمن ۱۳۳۷ف ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۷ء

صبح ۶ بجے اٹھا نماز فجر تلاوت قرآن ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہوکر کام میں مشغول ہوگیا۔ آج کچھ زیادہ کام نہ تھا زیادہ وقت مطالعہ میں گزرا۔ باقی اوقات حسب معمول بسر ہوئے رات کو تفنج اور قبض کے باعث نیند برابر نہ آئی۔

دوشنبہ ۱۵ بہمن ۱۳۳۷ف ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۷ء

آج روزہ ہوں۔ گزشتہ ماہ رمضان میں علالت کی وجہ سے ۲۵ روزے قضا ہوئے تھے اس کی ادائی کر رہا ہوں آج کا روزہ چوتھا ہے ۶ بجے اٹھ کر نماز فجر ادا کی تلاوت قرآن وظائف معمولی سے فارغ ہوکر ورزش کی۔ پھر کچھ دیر سورۂ ملک اور سورۂ ن کی تفسیر دیکھتا رہا۔ تحصیلدار صاحب اور مقدم پٹواری بھونگیر گئے ہیں۔ کوئی کام نہ تھا۔ تمام دن مطالعہ میں گزرا نماز عصر کے بعد پورے گاؤں کا ایک چکر کر کے معائنہ کیا۔ افطار اور کھانے سے فارغ ہوکر کتاب دیکھی اور نماز سے فارغ ہوکر سورۂ ن کے دوسرے رکوع کا نصف اول حفظ کیا۔ دس بجے سویا۔ نیند پریشان آئی۔

سہ شنبہ ۱۶ / بہمن ۱۳۳۷ف ۲۵ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۰ / دسمبر ۱۹۲۷ء

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ؎ عمر یونہی تمام ہوتی ہے۔ جو دن بیکار جاتا ہے معلوم ہوتا ہے زندگی کا نہیں بلکہ موت کا زمانہ تھا۔ تحصیلدار صاحب ابھی واپس نہیں آئے ہیں تمام دن مطالعہ میں گزرا یا نماز اور تلاوت قرآن میں۔

چہارشنبہ ۱۷ / بہمن ۱۳۳۷ف ۲۶ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۱ / دسمبر ۲۷ء

رات کو تحصیلدار صاحب اور مقدم پٹواری بھونگر سے آگئے ہیں۔ پیشی بدل گئی۔ نماز تلاوت قرآن وظائف معمولی اور ورزش سے فارغ ہوکر ناشتہ کیا اور ۳۷ف کی فصل خریف کی رقم وصول شدہ کی تنقیح شام کو مغرب تک کام کرتا رہا۔ تمام دن کام میں گزرا۔ رات کو کھانے کے بعد کچھ دیر کتاب دیکھی اور جلد نماز عشاء سے فارغ ہوکر سوگیا۔ نیند بہت اچھی آئی۔

پنجشنبہ ۱۸ / بہمن ۱۳۳۷ف ۲۷ / جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۲ / دسمبر ۱۹۲۷ء

آج دیر سے اٹھا۔ نماز قضا ہوگئی۔ قضا نماز تلاوت ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہوکر بلدہ کو خطوط لکھے اوس خوب پڑرہی ہے سردی بہت ہے مقدم پٹواری کو طلب کیا اور کام شروع کردیا۔ گیارہ بجے تک فصل خریف ۱۳۳۷ف کے ارسالنامہ کا تصفیہ کرکے اصلاح بنوائی ختم کیا اور کھانا کھاکر نماز ظہر ادا کی بلدہ سے اطلاع آئی کہ سردار خاں صاحب جمعدار حسین ترقی کا کل انتقال ہوگیا۔ جمعدار صاحب مرحوم میرے ننھیالی عزیز قریب نوجوان اور نہایت خوش خلق آدمی تھے۔ مجھ سے خاص محبت رکھتے تھے۔ حال میں انھوں نے اپنی لڑکی کی شادی نہایت اہتمام سے کی تھی۔ ایک ۱۴ سال کا لڑکا بھی ان

کو ہے کئی ماہ سے علیل تھے۔ حکیموں اور ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ ان کی تلّی میں کنکر ہو گئے تھے۔ بیچارول نے بہت تکلیف اٹھائی آخرش اسی علالت سے مر گئے خدا مغفرت کرے اور ان کے ورثا کو صبر عطا کرے دنیا کی بو قلمونیاں دیکھئے ابھی دو ماہ قبل جس کے گھر شادی کی محفل گرم تھی آج وہ قبر میں آرام کر رہا ہے اور اس کا گھر ماتم کدہ بنا ہوا ہے مگر یہ احساس جو اس وقت میرے قلب پر ہے اگر پائیدار ہوتا تو اگرچہ میں دنیا کے کسی کام کا نہ رہتا مگر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا۔

نماز ظہر سے فارغ ہوتے ہی لال گڑھی کے جمع و خرچ کی تنقیح شروع کی وہاں کا ٹپواری معہ اپنے حسابات کے یہیں حاضر ہے۔ ۴ بجے اس کام سے فارغ ہو کر نماز عصر پڑھی اور چل قدمی کرتے ہوئے بہادر باغ کو گیا تحصیلدار صاحب کو درختوں کی تنصیب وغیرہ کے متعلق ہدایات دے کر مغرب کے قریب واپس آیا۔ باقی وقت حسب عادت گزرا۔

جمعہ ۱۹ر بہمن ۱۳۳۷ف ۲۸ر جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۳ر دسمبر ۱۹۲۷ء

آج بہت دیر سے یعنی ۸ بجے اٹھا۔ حوائج ضروری سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہو گیا۔ گیارہ بجے فارغ ہو کر حمام کیا پھر کھانا کھا کر باہر آیا۔ پھر شام تک کام کرتا رہا۔ مغرب سے قبل بہادر باغ میں تھوڑی سی دیر چل قدمی کی۔ رات حسب معمول بسر ہوئی

شنبہ ۲۰ر بہمن ۱۳۳۷ف ۲۹ر جمادالثانی ۱۳۴۶ھ ۲۴ر دسمبر ۱۹۲۷ء

صبح ۶ بجے بیدار ہوا۔ نماز فجر اور تلاوت قرآن، ورزش اور

ناشتہ سے فارغ ہو کر تحصیلدار صاحب اور مقدم پٹواری کے ساتھ سری اور مسجد گوڑہ کے دورہ کو گیا جو کنڈور کے جانب شمال مغرب ۳، ۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور کنڈوری کے مزرعہ ہیں۔ مسجد گوڑہ نہایت آباد قصبہ ہے اور کنڈور کے تقریباً سب معتبر گھنی یہیں رہتے ہیں۔ سری کی پدا باولی اور مسجد گوڑہ کی بڑے باولی اور پوتراج باولی کا معائنہ کیا اور تقریباً دو بجے واپس آکر کھانا کھایا ایک گھنٹہ سو گیا کیونکہ نیند بہت آرہی تھی۔ ۴ بجے باہر آکر پانچ بجے تک لال گڑھی کا کام کیا پھر نماز عصر سے فارغ ہو کر بہادر باغ میں چہل قدمی کی مغرب کے بعد مقدم پٹواری لال گڑھی کو وہاں کے کاموں کے متعلق مفصل ہدایات دے کر واپس جانے کی اجازت دی، اور زنانے میں چلا گیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر ۹ بجے باہر آکر نماز عشاء ادا کی۔ سید غلام دستگیر تحصیلدار میرے یہاں ۲ سال سے کام کرتے ہیں آدمی مستعد اور کارگزار ہے۔ انھوں نے اپنی مدت ملازمت میں دفتر کو نہایت منظم کر دیا۔ اور کئی ایک فائدے ان کی وجہ سے جاگیر کو ہوئے اب کچھ روز سے ان کے متعلق یہ شکایت پیش ہو رہی تھی کہ انھوں نے رعایا سے رشوت حاصل کی ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کوئی مستعد اور دیانتدار شخص حاکم ہوتا ہے تو پرانے شریر النفس ملازمین اس کی بے بنیاد شکایتیں کر کے اس کو اپنے راستے سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ ان کو سر اجلاس طلب کر کے رعایا کے مقابلہ میں تحقیقات کروں جس سے ان کی ذلت ہو اور آئندہ گاؤں میں ان کی وقعت باقی نہ رہے۔ چنانچہ میں نے آج بعد نماز عشاء جب کہ کوئی قریب نہ تھا اپنے ڈیرے میں ان کو طلب کر کے ان شکایتوں کے متعلق دریافت کیا کچھ تو میرے ڈانٹنے اور کچھ خدا کا خوف دلانے سے کیونکہ آدمی شریف ہے اقرار کیا کہ صرف پچاس روپے

انھوں نے ایک کلال سے معاملہ آبکاری میں حاصل کیے ہیں. باقی الزامات بہتان ہیں. میں نے حاصل کردہ رقم واپس کرنے کا حکم دیا اور دیر تک موعظہ حسنہ کے طور پر حکمت سے کچھ غصہ کے ساتھ اور کچھ نرمی سے ہدایت کی ہیں سمجھتا ہوں کہ آئندہ وہ ایسا نہیں کرے گا. ممکن ہے یہ میرا حسن ظن ہو کیونکہ مجھے کسی کی ہدایت پر قدرت نہیں ہے بلکہ "ان اللّٰہ یہدی من یشاء علی صراط مستقیم".

یکشنبہ ۲۱ ربہمن ۱۳۳۷ف. ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۷ء

۵½ بجے اٹھا نماز فجر تلاوت قرآن اور ورزش سے فارغ ہو کر دو دن روز کا روزنامچہ لکھا اور کام میں مشغول ہو گیا. آج روزہ ہوں یہ قضا کا پانچواں روزہ ہے. سوا دو پہر کے ایک گھنٹہ کے باقی تمام دن شام کے پانچ بجے تک مسلسل کام کرتا رہا. کام میں جو لطف ہے وہ بیکاری میں نہیں حاصل ہوتا. نماز عصر کے بعد تحصیلدار صاحب کے ساتھ بہادر باغ میں گیا. اور مکان جہاں بنانا چاہتا ہوں اس زمین کی پیمائش کا ارادہ ہے کہ مکان جس حصہ میں بنے گا اس کو بیچ میں چھوڑ کر اطراف سے درختوں کی تنصیب اور روشوں کے نشانات قائم کر دوں.

مغرب کی نماز ڈیرے میں جماعت سے پڑھی. پانچ چھ روز سے میں نے اپنے تمام ملازمین کو نماز کی تاکید کر دی ہے اور قضا کرنے والے پر فی نماز ۲ پیسے جرمانہ قائم کر دیا ہے خود مجھے بھی کئی دفعہ اپنی سستی کے باعث جرمانہ ادا کرنا پڑا. اب سب کو عادت ہو گئی ہے آج کی نماز مغرب میں تقریباً سب مسلمان ملازم شریک تھے. تحصیلدار صاحب، منشی صاحب، سید نور محمد

موٹر درامپور، محمد عثمان اور محمد مولانا جوان دفتر تحصیل۔ بعد نماز کھانا کھا کر کچھ دیر نیرنگ خیال کا سالنامہ دیکھا۔ پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سوگیا۔ نیند بہت اچھی آئی۔

دوشنبہ ۲۲ بہمن ۱۳۳۷ف غرہ رجب ۱۳۴۶ھ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء
آج بھی روزہ ہوں۔ نماز فجر اور ورزش سے فارغ ہو کر چند اراضیات کے معائنہ کو گیا۔ یہاں کے پٹواریوں میں کئی حصہ دار ہیں اور ہر ایک کی یہ کوشش رہی ہے کہ دوسرے کی شکایت کر کے اس کو ذلیل کرے۔ آج بھی موجودہ کارگزار پٹواری کے متعلق اس کے حصہ داروں کی ایک ایسی ہی درخواست تھی جس میں انھوں نے اپنی ساری شکایت درج کر دیئے تھے میں نے بھی مناسب خیال کیا کہ آج ان کے تمام جھگڑوں کو طے کر دوں۔ ایک اراضی کے متعلق ان کو شکایت تھی کہ کارگزار پٹواری زیادہ حصہ پر قابض ہے اس کی اپنے سامنے پیمایش کروائی معلوم ہوا شکایت غلط تھی پٹواری کے قبضہ میں برابر زمین ہے۔ اس اراضی کی پیمایش ہی میں گیارہ بج گئے۔ دھوپ سخت ہو گئی تھی اور میں روزے سے تھا۔ اس لیے آئندہ ۲۷ بہمن ۱۳۳۷ف تاریخ تصفیہ مقرر کر کے واپس آیا اور سوگیا۔ ۲ بجے اٹھ کر نماز ظہر ادا کی اور کتاب دیکھتا رہا۔ کام ہوا مگر زیادہ نہیں کیونکہ آج روزہ کی حالت میں دو تین میل پھرنے سے تھک گیا ہوں اور طبیعت مضمحل ہے۔ نماز عصر کے بعد باغ میں جا کر مکان کے لیے جو حصہ زمین منتخب کیا تھا اس کے اطراف بڑی سڑک کے نشانات بعد پیمایش قائم کیے جو صدر دروازے تک جائے گی۔ مغرب کی نماز اپنے اجلاس کے خیمہ میں با جماعت ادا کی۔ کھانے کے بعد ۹ بجے تک کتاب

دیکھی اور نماز عشاء سے فارغ ہوکر سوگیا۔

سہ شنبہ ۲۳ / بہمن ۱۳۳۷ف ۲ / رجب ۱۳۴۶ھ ۲۷ / دسمبر ۱۹۲۷ء

۵½ بجے اٹھا۔ نماز فجر تلاوت قرآن اور ناشتہ سے فارغ ہوکر موضع کنڈور کے ۱۳۳۷ف کے موازنہ کی تیاری میں مشغول ہوگیا۔ گیارہ بجے تک مسلسل کام کیا پھر اندر جاکر کھانا کھایا اور ۲ بجے تک بیوی کے ساتھ بلدہ کے تمام کاموں کے متعلق یادداشت تیار کرتا اور خانگی حسابات کی تنقیح کرتا رہا۔ کیونکہ منشی صاحب کو متعدد کاموں کی تکمیل کے لیے کل بلدہ کو روانہ کررہا ہوں۔ ۴ بجے باہر آکر ایک گھنٹہ تک منشی صاحب کو تمام امور کے متعلق ہدایات دیتا اور سمجھاتا رہا۔ ۵½ بجے بہادر باغ میں گیا۔ آج یہاں کے دھیڑوں نے بہادر باولی کھودی تھی ایک جشن منانے کی تیاری کی ہے۔ کیونکہ کل میں نے ان کو باولی کھودنے کے معاوضہ میں مزدوری کے علاوہ عـہ روپیہ انعام دیا تھا۔ ایک سو سے زیادہ دھیڑ باغ میں جمع تھے۔ دھڑا اپٹ رہا تھا اور اس کی آواز پر وہ گاگا کر اس طرح کود رہے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ شیطان ناچ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے خوب سیندھی پی رکھی تھی نشہ میں دیوانے ہورہے تھے ان کی شیطانی حرکتوں اور ناچ کا الفاظ میں ظاہر کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ مگر یہی ان کے نزدیک اظہار مسرت کا واحد ذریعہ ہے۔

مغرب کی نماز ڈیرے میں باجماعت ادا کرکے اندر گیا کھانا کھاکر ہاتھ دھورہا تھا کہ باہر سے موٹر کے ہارن کی آواز آئی۔ بلدہ کی وحشتناک خبروں کی وجہ سے کہ طاعون بڑی شدت کا ہے۔ ہارن کی آواز سنتے ہی طبیعت پریشان ہوگئی۔ جب تک فیروز نے آکر یہ اطلاع نہ دی کہ ولی داد خاں صاحب

جمعدار آئے ہیں اس وقت تک اللہ خیر اللہ خیر کرتا رہا۔ باہر آیا تو دیکھا کہ ایک قافلہ آیا ہے۔ نواب ولی داد خاں صاحب ہیں۔ اور ان کے ساتھ حافظ محمد جناب خاں جمعدار، محبوب علی خاں صاحب جمعدار ناظم طہ نوشند خاں صاحب اور بہادر خاں صاحب دولت زئی ہیں۔

دو تین مہینہ قبل مولوی اسد اللہ حسینی صاحب نے تحریک کی تھی کہ مولوی فصیح الدین صاحب کو جو محکمہ فینانس کے صیغہ دار ہیں اور ایک سال کی رخصت لے کر وکالت شروع کرنا چاہتے ہیں جمعداران نظم کی طرف سے وکیل مقرر کر لیا جائے تو وہ تمام امور کو باحسن الوجوہ طے کرا دیں گے۔ مگر شرط یہ تھی کہ (۲۵۰۰۰) ان کا محنتانہ جو مقرر ہوگا اس کی ذمہ داری میں اور ولی داد خاں لیں۔ ہم چاہے قوم سے وصول کریں یا نہ کریں۔ ان کے محنتانہ کی ادائی کے ہم ذمہ دار ہوں گے۔ مجھے چونکہ گروہ سے رقم وکالت وصول ہونے کی کوئی توقع نہیں تھی لہٰذا میں نے اس معاملہ پر کافی غور کر کے شرکت سے صاف انکار کر دیا تھا۔ پرسوں بہادر خاں صاحب دولت زئی کی ایک چٹھی آئی تھی جس سے معلوم ہوا تھا کہ ایک جدید کمیٹی قائم ہوئی ہے جس کے میر مجلس نواب ولی داد خاں صاحب ہیں اور رکن غلام یٰسین خاں صاحب جمعدار، حافظ جناب خاں صاحب جمعدار اور محبوب علی خاں صاحب ہیں۔ اور میرا نام بھی ارکان فہرست میں شریک تھا، اور مجھ سے خواہش کی گئی تھی کہ رکنیت قبول کر کے سابقہ کمیٹی کا دفتر اور اس کی جمع کردہ رقم موجودہ کمیٹی کو دے دوں۔ میں نے رکنیت اور ادائی رقم سے تو صاف انکار کر دیا تھا کیونکہ مجھے اتنی فرصت نہ تھی کہ موجودہ کمیٹی کے کاروبار میں دلچسپی لوں اور نہ مجھے کوئی اختیار نہ تھا کہ سابقہ کمیٹی کی رقم بلا اجازت چندہ دہندگان موجودہ کمیٹی کے حوالے کر دوں۔ البتہ سابق کمیٹی کے دفتر سے ضروری کاغذات کے نقول دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آج جو جماعت میرے . . .

پاس آئی اس کا مقصد یہی تھا کہ مجھے رکنیت پر مجبور کرے اور مجھ سے رقم حاصل کرے۔ میں نے رقم کی ادائی سے صاف انکار کر دیا۔ البتہ ان کے سخت اصرار پر اور یہ معلوم ہونے سے کہ میرے اس کمیٹی میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے تمام گروہ مہدویہ نے اس کے ذریعہ کام لینے سے انکار کر دیا ہے۔ میں نے برائے نام رکنیت قبول کر لی اور صاف کہہ دیا کہ مجھے اس کے عملی کاروبار سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

میں نے باہر آتے ہی ان لوگوں کے لیے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا تھا جو ایک گھنٹہ میں تیار ہو گیا۔ سب نے کھانا کھایا اور میرے اصرار کے باوجود رات کو ½ ۱۰ بجے واپس گئے۔

آج ان لوگوں کی زبانی بمبئی میں شاہ افغانستان کو جو سپاسنامہ گروہ مہدویہ کی طرف سے دیا گیا تھا اس کی تفصیلی کیفیت معلوم ہوئی سپاسنامے کے پیش کرنے کی تحریک سب سے پہلے مولوی سید ابراہیم صاحب نے کی تھی اور بعد ازاں انھوں نے اس تحریک کو انجمن مہدویہ بمبئی کے سپرد کر دیا تھا۔ انجمن مہدویہ کے سکرٹیری جناب مولوی سید منور صاحب بی۔ اے نے حکومت ہند اور قونصل جنرل افغانستان متعینہ بمبئی سے مراسلت کر کے سپاسنامہ کے پیش کرنے کی اجازت حاصل کی اور ملک کے تمام حصوں میں جہاں مہدوی آباد تھے اس تحریک کی اشاعت کر کے چندہ جمع کیا اور سپاسنامہ پیش کیا۔ حیدرآباد چونکہ مہدویوں کا مرکز ہے اس لیے یہاں بھی اس تحریک کو پھیلایا گیا اور یہاں کے لوگوں نے اس میں بڑی دلچسپی لی خصوصاً پٹھانوں نے کیونکہ اس کو اس تحریک سے مذہبی لگاؤ ہی نہ تھا بلکہ شاہ افغانستان سے وہ مذہبی تعلق بھی رکھتے تھے یہاں سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ

ان کے دیکھنے کو گئے اور بہت سے اس خیال سے گئے کہ اس وفد میں شرکت کریں گے۔ پہلے انجمن مذکور کا خیال تھا کہ نواب صاحب پالن پور اس وفد کی صدارت کریں۔ لیکن جب انھوں نے اس کو منظور نہ کیا تو مجھ سے خواہش کی گئی مگر میں نے بھی انکار کر دیا۔ کیوں مجھے سرکار سے اجازت حاصل کرنی تھی (سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار) اور وقت بہت تھوڑا رہ گیا تھا۔ جب وہ دونوں طرف سے مایوس ہو گئے تو خود ہی پیش کرنے کا ارادہ کرلیا

ادھر کچھ روز سے گروہ ہندو یہ میں چند ناعاقبت اندیش اور تنگ ظرف لوگوں کی وجہ سے ایک نئی فرقہ بندی پٹھانوں اور سادات کے درمیان شروع ہو گئی ہے۔

چند تنگ نظر سادات نے پٹھانوں کو حقارت اور ذلت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا اور دوسری طرف چند زود رنج پٹھانوں نے سادات کی وہ عزت ترک کر دی جواب تک وہ کرتے آئے تھے اور جس وجہ سے آپس میں غیریت نہیں رہی تھی بلکہ یکجہتی پیدا ہو گئی تھی۔ اب اس فرقہ بندی نے ترقی شروع کی چنانچہ اس اہم موقعہ پر بھی اسی فساد نے نازک صورت حال پیدا کردی۔ انجمن ہندویہ بمبئی نے جو اڈریس شاہ افغانستان کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لکھا اس میں پٹھان چاہتے تھے کہ اس امر کا بھی ذکر ہو کہ اس گروہ میں ایک غالب تعداد پٹھانوں کی ہے اور انھوں نے اب تک اپنے خون اور نسل کی حفاظت کی ہے اور وہ شاہ موصوف سے عقیدت رکھتے ہیں۔

اڈریس کا مسودہ چونکہ شاہ کی خدمت میں پیش ہو چکا تھا اور وہ اس کو ملاحظہ کر چکے تھے لہٰذا اب اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی تھی۔ انجمن نے طے کیا کہ مولوی محمد عباس خاں صاحب وکیل اڈریس بحیثیت نمائندہ وفد کے

دربار میں پڑھیں اور اس کے ختم پر اپنے مافی الضمیر کا بھی اظہار کر دیں۔ چنانچہ اصل ایڈریس عباس خاں صاحب کے سپرد بھی کر دیا گیا اور وہ دیگر اراکین وفد کے دربار میں حاضر ہوئے۔ شاہ موصوف کے برآمد ہونے سے کچھ دیر قبل مولوی سید عبدالقادر تعلقدار آبکاری سرکار عالی نے صرف دیکھنے کے لیے عباس خاں صاحب سے ایڈریس مانگا اور امیر صاحب برآمد ہو گئے تو بجائے عباس خاں صاحب کو واپس کرنے کے مولوی ابوالحسن سید علی صاحب کو جو ان کے بھائی مولوی سید محمد حیات مرحوم کے داماد ہیں حوالے کر دیا۔ جب مولوی ابوالحسن نے ایڈریس پڑھنا شروع کیا تو عباس خاں صاحب کو سخت حیرت ہوی اور رنج ہوا مگر وہ خاموش رہے۔ امیر صاحب نے ایڈریس کے جواب میں فرقہ بندی کے ترک کرنے اور سب مسلمانوں کو ایک ہو کر ترقی کرنے کی ہدایت کی، اور شکریہ ادا کیا۔ جب وہ اپنا جواب ختم کر چکے تو عباس خاں صاحب سے نہ رہا گیا انھوں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر قونصل جنرل سے مخاطب ہو کر درخواست کی کہ میں ہز مجسٹی سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ شاہ افغانستان نے فرمایا کہ یہ جلسہ ہے۔ آپ باغ میں آئیے۔ میں آپ سے گفتگو کروں گا۔ جلسہ برخاست ہوا، اور عباس خاں صاحب معہ دولت خاں صاحب فرزند داؤد جنگ بہادر اور طالع مند خاں صاحب برادر زادہ محمد علی خاں صاحب جمعدار کے باغ میں شاہ معظم کی خدمت میں حاضر ہوئے جلالت مآب نے ان سے بالکل تخلیہ میں گفتگو کی اور دریافت کیا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے وہی عرض کیا جس کے لیے وہ بے تاب تھے۔ شاہ عالی خسرو نے نہایت مسرت کے ساتھ ان کی یہ درخواست سنی کہ گروہ مہدویہ کو حدود افغانستان میں داخلہ کی اجازت ہو اور ان کو وہاں ہر قسم کی سہولت بہم جائے اور یہ تکرار وعدہ فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا اور اس امر پر بھی مسرت کا اظہار

کیا کہ پٹھانوں کی نسل محفوظ ہے اور ہدایت کی کہ وہ اسی طرح اپنی نسل کو محفوظ رکھیں اور فرمایا کہ نسل کی حفاظت ہی میں خصوصیات قومی کی بقا ہے۔
اس گفتگو کے بعد یہ لوگ رخصت ہوے اور شاہ افغانستان ۔ امیر امان اللہ خان خلد اللہ ملکہ، زنانخانہ میں تشریف لے گئے۔ مگر ابھی یہ لوگ صحن باغ ہی میں تھے کہ گورنر بمبئی نے ان کو آ پکڑا اور سوالات شروع کر دیے کہ بغیر اجازت سرکار انگریزی انھوں نے شاہ سے کیوں گفتگو کی اور کیا گفتگو کی۔ بلا اجازت گفتگو کرنے کے متعلق تو انھوں نے معافی چاہی مگر جو گفتگو ہوی تھی وہ صاف صاف بیان کر دی اور اس طرح چھٹکارا حاصل کیا۔ حیدرآباد کے پٹھان عباس خاں صاحب وکیل کی اس حرکت سے خوش ہیں اور پھولے نہیں سماتے۔ چنانچہ آج بھی جتنے پٹھان آئے تھے سب اس واقعہ کو نہایت مسرت کے ساتھ بیان کر رہے تھے مگر میں نے جب غور کیا تو عباس خاں صاحب کا یہ فعل مجھے بجائے فائدہ پہنچانے کے مضرت رساں نظر آیا۔ میں مانتا ہوں کہ سادات نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا تھا۔ اور سر دربار ان کی ذلت ہوی تھی کہ بجائے ان کے اڈریس میں خلاف نمائندگی کر کے مولوی ابوالحسن سید علی صاحب سے پڑھا دیا گیا۔ مگر شکوہ و شکایت کا مقام اپنا گھر ہے دربار نہیں۔

شاہ امان اللہ خاں کی جس سرفرازی اور مہربانی پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے وہ بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ کیونکہ امیر صاحب کے اخلاق اس سے زیادہ وسیع ہیں جن کا اظہار اس وقت ہوا۔ جس چیز پر میری نظر ہے وہ یہ ہے کہ امیر صاحب سے تخلیہ میں گفتگو کرنے کی عزت حاصل کر کے عباس خاں صاحب نے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ کل گروہ حیدر آباد یہ کو حکومت ہند کی نگاہوں میں مشکوک بنا لیا۔ انگریزوں کی سیاست مشہور ہے وہ ہرگز اس گروہ کو اپنی نگاہوں سے

دوجعل نہیں کر سکتے جوان کی مملکت میں رہ کر ایک غیر ملک کے بادشاہ سے تخلیہ میں گفتگو کرے۔ امیر افغانستان ہمارے ساتھ کوئی اچھا سلوک صرف اس وقت کر سکتے ہیں جب کہ ہم ان کی حدود سلطنت میں داخل ہوں لیکن کیا اس واقعہ کے بعد ہمارا ان کی حدود سلطنت میں داخل ہونا آسان بھی ہے عباس خاں صاحب کو چاہیے تھا کہ اس موقعہ پر خاموش ہو رہتے بعد کوئی اور موقعہ تلاش کرتے کہ با اجازت حکومت ہند اپنی اہم قومی و عقیدت شعاری کا اظہار امیر صاحب پر کیا جائے۔

رات کو نماز سے فارغ ہوکر گیارہ بجے سویا۔ نیند معدہ کی خرابی کی وجہ سے بہت پریشان کری۔

چہارشنبہ ۲۴ بہمن ۱۳۳۷ف ۳ رجب ۱۳۴۶ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء

صبح ۷ بجے اٹھا باہر آکر منشی صاحب کو ضروری ہدایات دے کر بلدہ کو روانہ کیا اور گھر میں جاکر حمام کیا اور وہیں لیٹا ہوا دیر تک کتاب دیکھتا رہا۔ کھانے سے فارغ ہوکر ۲ بجے باہر آیا نماز ظہر ادا کی اور شام تک کام کرتا رہا۔ عصر کے بعد بہادر باغ میں جاکر سڑکوں کے نشان ڈلوائے۔ مغرب کے بعد حسب معمول کتاب دیکھی، کھانا کھایا اور نماز عشاء سے فارغ ہوکر سو گیا۔

پنجشنبہ ۲۵ بہمن ۱۳۳۷ف ۴ رجب ۱۳۴۶ھ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء

یہاں کے دن اور رات بڑی یکسانیت کے ساتھ گزرتے ہیں۔ آج بھی شام تک کام کرتا رہا۔ نمازیں پڑھیں تلاوت کی کتاب دیکھتا رہا کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا۔

جمعہ ۲۶ / بہمن ۱۳۳۷ف ۵ / رجب ۱۳۴۶ھ ۳۰ / دسمبر ۱۹۲۷ء

آج روزہ ہوں۔ قضا کا ساتواں روزہ ہے۔ نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر بلدہ کو خط لکھا اور بہادر باغ میں جاکر گیارہ بجے تک معماروں کے ساتھ روشیں قائم کرتا اور گڑھے درختوں کے لیے کھدواتا رہا۔ واپس آکر ۲ بجے تک سویا پھر اٹھ کر شام تک کام کیا۔ افطار کے بعد جماعت سے نماز پڑھی اور اندر جاکر کھانا کھایا۔ کل نرسواں راؤ پٹواری نے اپنی نرسلو باولی پر دعوت کی ہے اور سب اجناس خشک داخل کردیے ہیں ہم کو کھانا خود ہی تیار کرلینا ہوگا۔

شنبہ ۲۷ / بہمن ۱۳۳۷ف ۶ / رجب ۱۳۴۶ھ ۳۱ / دسمبر ۱۹۲۷ء

۷ بجے اٹھا نماز فجر تلاوت قرآن ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہوکر بلدہ کو خط لکھے بعد باغ کو جاکر بڑے صاحب پٹیا معماران کے کام کی تنقیح کی اور آئندہ کے متعلق ہدایات دے کر ساتھیوں کے ساتھ نرسلو باولی کو گیا۔ غالب صاحب محصول دار ورکٹ پلی نے پلاؤ پکایا میں نے اپنے ہاتھ سے مرغ کا سالن ٹٹی کے پسندے کے کباب تیار کیے۔ کھانا افراط اور مزے دار تھا کھاکر شام تک وہیں بیٹھے۔ مغرب کے قریب باولی سے روانہ ہوا اور پیدل مکان آیا۔ بلدہ سے منشی صاحب واپس آگئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہاں بہت سخت طاعون ہے ایسا سخت کہ اس سے قبل نہ ہوا تھا ایک اور افسوسناک خبر انھوں نے سنائی کہ حکیم عاشق حسین صاحب کا جو میرے محلہ میں رہتے تھے اسی مرضِ منحوس سے انتقال ہوگیا۔ نیز خود میرے مکان میں صالح عرب کا لڑکا سالم اسی بیماری سے علیل ہوگیا ہے۔ خدا اس پر رحم کرے۔ بہت غریب اور جوان آدمی

ہے۔ رات کو کھانا نہیں کھایا کیونکہ دن کا کھانا دیر سے ملا تھا اور دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔

یکشنبہ ۲۸؍ بہمن ۱۳۳۷ف ۷؍ رجب ۱۳۴۶ھ یکم جنوری ۱۹۲۸ء

نماز تلاوت قرآن اور ورزش کے بعد زنانہ میں جا کر ناشتہ کیا اور باہر آ کر کام میں مشغول ہو گیا۔ گیارہ بجے تک حسابی کام کر کے کھانا کھایا اور ۲ بجے تک اندر خانگی حسابات کے نماز ظہر کے بعد کچھ دیر سو کر اٹھا اور کتاب دیکھتا رہا۔ مگر کام جب رکھا ہو تو مطالعہ میں جی نہیں لگتا۔ پھر مشغول ہو گیا اور پانچ بجے اٹھ کر نماز عصر ادا کی۔ باقی وقت حسب عادت گزرا۔ یہ دیکھ کر مسرت ہوتی ہے کہ میری چار سالہ کوششیں بار آور ہو رہی ہیں اور اب جاگیرات کا دیہی دفتر بالکل سرکار عالی کے طریقہ پر تیار اور مرتب ہو رہا ہے سب بے ضابطگیاں دور ہو گئیں رقم بے باق ہو کر ایک سال ہوتا ہے اور مقدم پٹواری سستی چھوڑ کر اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ اب صرف ایک اہم اصلاح باقی ہے یعنی تمام جاگیرات کی پیمائش کر کے نقشہ تیار کروانا۔ اس کے لیے وقت اور رقم کی ضرورت ہے۔ دیکھیے خدا کب اس کی تکمیل کرواتا ہے۔

دوشنبہ ۲۹؍ بہمن ۱۳۳۷ف ۸؍ رجب ۱۳۴۶ھ ۲؍ جنوری ۱۹۲۸ء

آج قضا کا آٹھواں روزہ ہے۔ صبح سات بجے اٹھا نماز قضا ہو گئی۔ حسابات ضروری سے فارغ ہو کر حمام گیا اور مقدم پٹواری کو ضروری ہدایات دے کر تلاوت قرآن میں مصروف ہو گیا۔ نماز ظہر کے بعد کچھ دیر سو کر اٹھا۔ آج صبح کو بھی دیر تک سونے اور پھر دوپہر کو بھی سونے سے طبیعت سست ہو گئی

ہے۔ پرسوں یعنی پنجشنبہ کو ریگڈہ جانے کا ارادہ ہے۔ خدا پورا کرے تحصیلدار صاحب کو مقدم پٹواری ریگڈہ کے نام انتظام احکام جاری کرنے کے لیے ہدایت کی۔ ۴ بجے سے پانچ بجے تک نارسہوان راؤ سابق گماشتہ پٹواری ورکٹ پلی کی زائد حاصل کردہ تنخواہ کا حساب کرتا رہا حیرت ہوتی ہے کہ جب مالک بے خبر و غیر متوجہ ہوتے ہیں تو کس طرح ملازمین اپنے آپ کو آزاد اور خود مختار تصور کر کے جی بھاتا عمل کرتے ہیں۔

الحمد اللہ علی احسانہ کہ اب ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہماری ہر غلطی واضح ہونے والی اور ہمارا ہر قصور ہمارے سر پر بلاؤں کا طوفان لانے والا ہے۔ اگرچہ میں نے اب تک ان کا قصور معاف کیا ہے اور کسی خطا پر بھی سزا نہیں دی ہے مگر میں احساس جرم کو سزاء جرم سے زیادہ بہتر ہدایت تصور کرتا ہوں شکر ہے کہ میں انھیں اپنی غلطیوں کا احساس پیدا کر دیا ہے میں ان کو سزاؤں کو لے جانے والا بے ضرر نہیں بنانا چاہتا میری آرزو صرف یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنے نمک کو حلال کر کے کھائیں، اور اس آرزو کے ساتھ اپنے مالک سے اپنے سے بھی کسی نیک توفیق کا امیدوار ہوں

اللھم اھدنا الصراط المستقیم۔

شنبہ ۳۰ بہمن ۱۳۳۷ف ۹ رجب ۱۳۴۶ھ ۳ جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر، تلاوت قرآن اور ورزش سے فارغ ہو کر زنانہ میں گیا۔ ناشتہ کر کے باہر آیا بلدہ کو چٹھی لکھی اور کام میں مشغول ہو گیا ۱۲ بجے کھانا کھا کر تھوڑی دیر قیلولہ کیا پھر نماز ظہر ادا کی اور پانچ بجے تک کام کرتا رہا۔ باقی وقت حسب عادت معمولی کاموں میں بسر ہوا۔

بلدہ سے بڑی وحشت ناک خبریں آرہی ہیں۔ طاعون بہت شدت پر ہے۔ صالح عرب کا جو میرے یہاں ملازم ہے جوان لڑکا سالم آخر اسی کا شکار ہو ہی گیا۔ آج اس کے انتقال کی اطلاع ملی۔ سخت رنج ہوا چھوٹی صاحبہ تو اس خبر کو سن کر رونے لگیں۔ اللہ اپنا رحم کرے اس دفعہ بہت سخت طاعون ہے۔

چہارشنبہ یکم اسفندار ۱۳۳۷ ف ۱۰ رجب ۱۳۴۶ھ ۴ جنوری ۱۹۲۸ء

حسب معمول نماز فجر تلاوت قرآن اور ورزش سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا بلدہ کو چٹھی لکھی اور کام میں مشغول ہو گیا۔ تمام دن مسلسل کام کرتا رہا۔ کھانے کے بعد لیٹا بھی نہیں یہاں تک کہ نماز ظہر بھی قضا ہو گئی۔ نماز ظہر کے بعد بہادر باغ میں گیا۔ گڑھے کھد رہے ہیں اور باولیاں تیار ہو رہی ہیں گاؤں کے مدرسے کے بچے لون پاٹ کھیل رہے تھے ایک قدیم اور دلچسپ کھیل ہے۔ جس کو میں کئی مغربی کھیلوں سے اچھا سمجھتا ہوں۔

مغرب تک ان کے کھیل کا معائنہ کیا اور ایک روپیہ انعام دے کر گھر آیا نماز مغرب جماعت سے پڑھی اور ریگنڈہ روانہ کرنے کا باہر کا سامان بندھوا کر اندر گیا اور کھانا کھا کر کچھ دیر کتاب دیکھی پھر سو گیا۔ بیدار ہوا بستر بندھوا کر بنڈیوں پر لدوائے تمام آدمیوں کو تحصیلدار صاحب اور منشی صاحب کے ساتھ ریگنڈہ کی طرف روانہ کر کے تین بجے سویا۔ ریگنڈہ کنڈور سے ۳۳ یا ۳۴ میل ہے۔ اب جو لوگ بنڈیوں پر روانہ کیے گئے ہیں وہ کل بعد مغرب وہاں پہنچیں گے۔

پنجشنبہ ۲ / اسفندار ۱۳۳۷ ف ۱۱ / رجب ۱۳۴۶ھ ۵ / جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر قضا ہو گئی قضا پڑھی اور ۸½ بجے موٹر میں ریگڈہ کے قصد سے روانہ ہوا۔ سید نور موٹر چلا رہے ہیں۔ چھوٹی صاحبہ، بیوی، مراد اور فیروز ساتھ ہیں روانگی میں دیر اس لیے ہوئی کہ پٹرول کا ڈبہ جس کمرے میں تھا اس کی کنجی سامان کے ساتھ ریگڈہ جا چکی تھی۔ قفل کھلوا کر ڈبہ نکلا لئے نکالتے ساڑھے آٹھ ہو گئے۔ ۱۰½ بجے یعنی پورے دو گھنٹہ چل کر نلگنڈہ پہنچا۔ جو کنڈور سے چھتیس میل ہے۔ کنڈور سے چوٹے ایل تک جو نہدی کا راستہ ہے اور خام سڑک ہے صرف اس کے طے کرنے میں آدھا گھنٹہ لگا ہوا۔ نلگنڈہ کے مسافر بنگلہ میں کھانا کھایا۔ اور سید نور کو ضروری اشیاء خریدنے کے لیے بازار روانہ کیا۔ نلگنڈہ میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک جدید مسجد صوفی صاحب مہتمم کوتوالی کی مساعی اور تمام ضلع کی پولیس کے چندہ سے تیار ہوئی ہے۔ نہایت شاندار اور خوبصورت مسجد ہے کھانا کھا کر اس کو دیکھا اور واپس آ کر مسافر بنگلہ میں ایک بجے تک ٹھہرا۔ ایک بجے سید نور سامان لے کر آئے اور ہم سب نلگنڈہ کو روانہ ہوئے۔ دورہ پلی کی ندی پر تحصیلدار ریڈی مقدم اور ۲۰، ۲۵ آدمیوں کے حاضر تھے کیونکہ ندی میں ریت زیادہ ہونے کی وجہ سے موٹر پار نہیں ہو سکتی ۳ بجے ریگڈہ پہنچا رعایا نے مدد پر استقبال کیا۔ دورہ پلی سے ریگڈہ تک راستہ بہت خراب تھا۔ سخت تکلیف ہوئی تھک گیا تھا لیٹا رہا۔ ۷ بجے بعد مغرب تحصیلدار صاحب اور سب ملازمین و چھوکریاں آ گئیں۔ سب تھکے ہوئے تھے جلد کھانے اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو رہے۔

جمعہ ۳ / اسفندار ۱۳۳۷ ف ۱۲ / رجب ۱۳۴۶ھ ۶ / جنوری ۱۹۲۸ء

۱/۲ ۶ بجے اٹھا آج بھی نماز فجر قضا ہوئی۔ قضا نماز اور وظیفے سے فارغ ہوکر باہر آیا اور کام شروع کر دیا۔ ۱۲ بجے تک کام کر کے گھر میں گیا اور کتاب دیکھتے ہوئے سو گیا۔ ۲ بجے اٹھا نماز ظہر سے فارغ ہوکر باہر آیا اور کتاب دیکھتا رہا۔ آج چونکہ تحصیلدار صاحب دفتر ہی کی تنقیح کر رہے ہیں اس لیے مجھے کوئی کام نہیں ہے۔ ان کی تنقیح ختم ہونے کے بعد کاغذات میرے پاس رہیں گے نماز عصر کے بعد چہل قدمی کی مغرب کی نماز باہر جماعت کے ساتھ پڑھی۔ پھر گھر میں جاکر کھانا کھایا اور کتاب دیکھتا رہا۔ آج روزہ تھا افطار کے بعد طبیعت پست ہو جاتی ہے۔ ۸ بجے نماز عشاء سے فارغ ہوکر موضع کے اطراف دو میل تک چہل قدمی کی۔ تیرھویں تاریخ کا چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا جنگل میں ایک تسکین بخش سکون چھایا ہوا تھا۔ ذرہ ذرہ پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے رہ رہ کر غالب کا یہ شعر یاد دلا رہے تھے۔

ہے ہوا میں شراب کی تاثیر
بادہ نوشی ہے باد پیمائی

واپس آتے ہوئے شرارت سوجھی۔ منشی صاحب جس مکان میں رہتے ہیں اس کے دروازے کو لکڑی سے زور سے کھٹکھٹایا۔ وہ گھبرا کر باہر نکلے تھوڑی دیر ان سے مذاق کر کے واپس آیا اور سو گیا۔

میں کئی حیثیتوں سے دیہات کی زندگی کو شہری زندگی پر ترجیح دیتا ہوں۔ سب سے بڑی خوبی جو اس زندگی میں ہے وہ شہر کی اخلاق سوز اور شر انگیز صحبت (سوسائٹی) سے علیحدگی ہے۔ میرا دل جس قدر دیہات میں خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے شہر میں بات کبھی نصیب نہیں ہوتی۔ وجہ صرف یہ ہے کہ وہاں شیطان کی ذریات ہم کو بہکانے اور گمراہ کرنے کے لیے کافی سے زیادہ

موجود ہے۔ اور جب یہاں تنہائی ہوتی ہے اور کوئی بدی کا محرک تخلیہ میں نہیں ہوتا تو دل خود بخود خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ دوسری خوبی جس کو میں اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے زیادہ محسوس کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں زندگی بڑی کفایت سے بسر ہوتی ہے اور انسان اتنا محتاج نہیں ہوتا جتنا شہر میں کئی وجوہ سے ہو جاتا ہے۔ محتاج سے یہاں میری مراد ضروریات کی زیادتی اور خواہشات کی کثرت ہے۔ یہاں نہ ہوٹلیں ہیں کہ جن کو دیکھ کر خواہ مخواہ منہ میں پانی چھوٹے نہ تھیٹر اور سینما ہیں کہ ان پر نظر پڑتے ہی ہتیلی کھجانے لگے اور ہاتھ جیب کی طرف بڑھنے لگے۔ غرض میں ایک ماہ سے بہت خوش ہوں اور نہایت اطمینان سے زندگی بسر کر رہا ہوں۔ اگر کبھی کبھی کوئی تکلیف کا خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ بلدہ کی موجودہ حالت کو سننے سے کہ طاعون نے وہاں محشر بپا کر رکھا ہے اور اس کے بھاڑ میں انسان چنے کی طرح بھنے جا رہے ہیں اور اللہ سے اس کے فضل و کرم کا طلب گار ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خدا کا انصاف ہے اور ہم اس کے مستحق ہیں مگر ہم اس کے انصاف کے نہیں فضل و کرم کے امیدوار ہیں۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

شنبہ ۱۴؍اسفندار ۱۳۳۷ف ۱۳؍رجب ۱۳۳۶ھ ۷؍جنوری ۱۹۲۸ء

۸ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور باہر آ کر کام میں مشغول ہو گیا۔ ۱۲ بجے تک کام کر کے گھر میں آیا اور کھانا کھا کر پھر باہر آیا اور ۲ بجے تک کام کیا۔ ۲ بجے اپنے ہاتھ سے سر داڑھی کے بال کترے کیونکہ یہاں حجام ہوشیار نہیں ہیں۔ سید نور اور محمد عثمان نے بھی مدد دی حمام کر کے باہر آیا

اور شام تک کام کیا۔ آج ریگڈھ کے ۳۶ سنہ کے حسابات کی تنقیح ختم ہو گئی۔ رات کو کھانے کے بعد دیر تک کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عشاء باہر جماعت سے پڑھی۔ سید نور تحصیلدار صاحب اور محمد عثمان پابندی سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میری نمازیں ہی سب سے زیادہ قضا ہوتی ہیں۔ چنانچہ آج بھی تین نمازیں قضا ہوئیں۔ اللہ نیک ہدایت کرے، اور دائمی عبادت کے لیے چستی عطا کرے۔ بلدہ سے تین روز سے کوئی خط نہیں آیا۔ سخت تشویش ہے۔ کل منشی صاحب کو بلدہ روانہ کر رہا ہوں تاکہ چند ضروری کام جو رہ گئے ہیں وہ بھی پورے کر آئیں اور وہاں کی خیریت بھی معلوم کریں۔ آج رات کو ان کو سب ہدایات دے دیے ہیں وہ ۲ بجے رات سے ملگڈہ جائیں گے اور وہاں سے موٹر پر بلدہ جائیں گے۔

یکشنبہ ۵ اسفندار ۱۳۳۷ف ۱۴ رجب ۱۳۴۶ھ ۸ جنوری ۱۹۲۸ء

آج بھی فجر کی نماز قضا ہوئی۔ ۶ بجے اٹھ کر حوائج ضروری اور قضا نماز سے فارغ ہو کر قرآن شریف کی تلاوت کی اور اندر جا کر ناشتہ کیا پھر باہر آکر ۱۳۳۷ف کی فصل خریف کی رقم حاصل کی اور اس کے حسابات کی جانچ کی۔ ۱۲ بجے کھانا کھا کر تھوڑی دیر قیلولہ کیا ۲ بجے نماز ظہر پڑھی پھر باہر آ کر کام میں مشغول ہو گیا۔ باقی وقت حسب معمول بسر ہوا۔

دوشنبہ ۶ اسفندار ۱۳۳۷ف ۱۵ رجب ۱۳۴۶ھ ۹ جنوری ۱۹۲۸ء

آج روزہ ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ قضا کے دس روزے شام کو ادا ہو جائیں گے (انشاء اللہ) ۶ بجے اٹھا نماز فجر تلاوت قرآن اور وظیفہ سے فارغ ہو کر ۳ روز کا روزنامچہ لکھا اور مطالعہ میں مشغول رہا۔ آج مجھ کو کوئی کام نہیں

ہے۔ اس لیے کہ آج تحصیلدار صاحب اپنی تنقیح ۱۳۳۷ف کے حسابات کے متعلق کرکے نئی ترکے کی شرح مکمل کریں گے۔ کل میں افتادہ اور کاشت شدہ زمینات کا خود معائنہ کرکے اپنی شرح لکھوں گا۔ اگرچہ یہ تنقیح کا ٹھیک زمانہ نہیں ہے۔ پھر بھی موقع سے تنقیح ہو سکتی ہے۔

ایک بجے تک مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا اور سو گیا۔ ۲ بجے اٹھ کر نماز پڑھی اور پھر کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد موضع کے اطراف تقریباً دو میل تک تنہا چہل قدمی کی اور متعدد باولیوں اور کھیتوں کا معائنہ کیا۔ مغرب کے قریب گھر پہنچا۔ ایک جولاہے کی بیوہ اور نہایت محتاج عورت فاقہ کشی سے بیزار آکر اپنی لڑکی فروخت کرنے پر آمادہ تھی۔ آدمی کے آزاد بچوں کی خرید و فروخت قانوناً منع ہے اور اخلاقی حیثیت سے بھی میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا مگر نیت اگر باندی غلام بنانے کی نہ ہو اور ہم نے اس کی ہمدردی کے خیال سے حاصل کرکے اپنے بچوں کی طرح پالا اور مسلمان کیا ہو تو میں اس کو چنداں برا نہیں سمجھتا چنانچہ میں نے عـہ روپے اس کو نقد دیا اور اس کی لڑکی کو پرورش کے لیے حاصل کرکے اس کا نام تہنیت رکھا۔ لڑکی بدصورت نہیں ہے اور تقریباً ۶ سال کی عمر ہوگی۔ افطار اور کھانے سے فارغ ہو کر ۹ بجے تک کتاب دیکھی پھر سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔ اولاد کی آرزو تو کوئی شقی القلب ہے جس کو نہیں ہوتی مگر میں اپنی بیوی کی سلامتی کو بہت غنیمت سمجھتا ہوں۔ اولاد کا دینے والا خدا ہے اور ہمارا کام دعا کرنا ہے۔

سہ شنبہ ۷ / اسفندار ۱۳۳۷ف ۱۶ / رجب ۱۳۴۶ھ ۱۰ / جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر سامان بندھوایا۔ زنانہ کی گرہائی کو

روانگی کا انتظام کیا اور خود تحصیلدار صاحب اور مقدم پٹواری کے ساتھ زینات کی تنقیح کے لیے روانہ ہوا۔ ۴ یا ۵ میل پھرنے اور تقریباً مکمل تنقیح کرنے کے بعد ۱۲ بجے کرباپلی پہنچا۔ اگرچہ رگیڈہ اصل موضع ہے اور کرباپلی اس کا مزرعہ مگر کرباپلی کی آبادی اور سرحد رگیڈہ سے بڑی ہے۔ یہ قصبہ اپنی ساہوکاری آبادی کے لحاظ سے دور دور مشہور ہے۔ بڑے بڑے ساہوکاروں کے تقریباً ۲۰ مکان ہیں جو لکھپتی ہیں۔ باقی آبادی بھی کنبیوں اور خوشحال لوگوں کی ہے۔ ہر وقت موضع میں ایک ضلع کی چہل پہل رہتی ہے۔ کرباپلی، رگیڈہ سے تقریباً دو میل ہے اور جانب جنوب واقع ہے۔ کھانا کھا کر سو گیا اور ۲ بجے تک سوتا رہا کیونکہ تھک بہت گیا تھا ۲ بجے سے شام کو پانچ بجے تک کام کیا۔ اور نماز عصر سے فارغ ہو کر الوال بینکیا ساہوکار کے سامان کا کوٹھا دیکھا جو یہاں کا سب سے بڑا ساہوکار ہے۔ پھر موضع کے باہر چہل قدمی کرتے ہوئے راما سمارم باولی معائنہ کیا۔ نماز مغرب وہیں پڑھی اور واپس آیا۔ راستے میں ایک بڑے سانپ کی کچھلی مل گئی تھی جس سے تھوڑی دیر زمانے میں سب کو ڈراکر ہنستا رہا۔ ۸ بجے کھانا کھایا۔ ۱۰ بجے تک کتاب دیکھی پھر نماز عشاء جماعت سے پڑھ کر سو گیا۔ نمازیوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ کل سے شرف الدین تحصیلدار رگیڈہ اور محمد غوث گماشتہ پٹواری نے بھی نماز شروع کر دی۔ اللہ سب کو ہدایت کرے۔

چہارشنبہ ۸ر اسفندار ۱۳۳۷ف ۱۷ر رجب ۱۳۴۶ھ ۱۱ر جنوری ۱۹۲۸ء

کرم پلی میں سوں ۶ بجے اٹھ کر نماز فجر با جماعت ادا کی اور ناشتہ کر کے کام میں مشغول ہو گیا۔ گیارہ بجے کھانا کھا کر تھوڑی دیر سو گیا۔ پھر اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور ۲ بجے تک کام کیا ۳ بجے کرم پلی سے روانہ ہوا۔ زنانہ پہلے ہی

جا چکا ہے اور زینات کی تنقیح کرتے ہوئے مغرب کے قریب گھر پہنچا۔
منشی صاحب بلدہ سے آئے ہیں۔ ان سے دیر تک بلدہ کی کیفیت سنتا
رہا بڑی خراب حالت ہے طاعون کی بہت گرم بازاری ہے۔ اخباری اطلاع
ہے کہ روز ۸۰ تا ۹۰ اموات ہو رہے ہیں۔ مگر حقیقت اس سے بہت زیادہ
ہے۔ یہ سن کر تعجب ہوا کہ ہماری حکومت نے اس دفعہ باوجود اس قدر شدت
کے بھی تعطیل نہیں دی اور عدالتیں کھلی ہیں بعض عدالتوں میں تو چوہے گرنے
کی وجہ سے خیموں میں کام ہو رہا ہے۔ ۸ بجے زنانہ میں جا کر کھانا کھایا اور ۹ بجے
تک کتاب دیکھ کر سو گیا۔ آج عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں قضا ہوئیں اللہ
معاف کرے۔

پنجشنبہ ۹ اسفندار ۱۳۳۷ف ۱۸ رجب ۱۳۴۶ھ ۱۲ جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہو کر ۲ بجے تک
مسلسل کام کیا۔ کھانا کھانے میں آدھا گھنٹہ صرف ہوا ہے۔ الحمد للہ کہ آج ہر جگہ
کا سب کام ختم ہو چکا ہے۔ کل کنڈور واپس ہو جانے کا ارادہ ہے۔ آج سید نور
کو راستہ صاف کروانے کے لیے روانہ کر دیا تھا۔
۲ بجے حمام کیا اور پھر مغرب تک کام کرتا رہا۔ نماز مغرب کے بعد دو روز کا
روزنامہ لکھا اور روانگی کنڈور کے متعلق ضروری ہدایات ملازمین کو دے کر گھر میں
گیا کھانا کھا کر کچھ دیر کتاب دیکھی اور سو گیا۔
ایک بجے اٹھا سب ملازمین اور چھوکریوں وغیرہ کو منشی صاحب اور
تحصیلدار صاحب کے ساتھ بنڈیوں پر کنڈور کو روانہ کیا اور ۲ بجے سونے کی
کوشش کی۔ اب صرف پھوپھی صاحبہ، بیوی، مراد، فیروز اور میں رہ گئے ہیں

جو صبح کو موٹر پر جائیں گے۔ بستر سب جا چکے ہیں۔ کیونکہ موسم سرما کے بڑے بڑے بستر کسی طرح موٹر میں نہیں جا سکتے تھے۔ ہم سب نے اپنے اپنے کوٹ پہن لیے ہیں اور ایک آدھ چادر جو کھلی ہے اوڑھ کر کسی نے قلمدان سرہانے لے لیا ہے۔ اور کسی نے پاندان مگر آرام سے سونے کی عادت جو بری ہوگئی ہے وہ طبیعت ثانی ہوگئی ہے۔ نیند نہ آئی پر نہ آئی بلکہ اور طبیعت خراب ہوگئی سر میں درد ہونے لگا۔ جوں توں کر کے صبح کی۔

جمعہ ۱۰ / اسفندار ۱۳۳۷ف ۱۹ / رجب ۱۳۴۶ھ ۱۳ / جنوری ۱۹۲۸ء

چھ بجے اٹھ بیٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر سامان درست کیا اور ۷½ بجے ریگڈہ سے روانہ ہوا۔ ۱۰ بجے نلگنڈہ پہنچا۔ چند ضروری چیزیں سید نور کے ذریعہ خریدیں اور گیارہ بجے پھر وہاں سے روانہ ہوگیا۔ ایک بجے چٹیال کے پولیس اسٹیشن ہاوز کے قریب ایک باولی پر اتر کر کھانا کھایا اور ظہر کی نماز پڑھی ۲½ بجے وہاں سے چل کر ۴ بجے کنڈور پہنچا۔ پندرہ منٹ آرام لے کر باہر آیا اور اگرچہ بہت تھکا ہوا تھا پانچ بجے تک کام کیا۔ نماز عصر کے بعد جہادر باغ میں چہل قدمی کی۔ روشیں سب تیار ہوگئی ہیں اور گڑھے بھی کھودے گئے ہیں مغرب کے بعد کھانا کھایا اور جلدی نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند بڑی مزے کی آئی۔ تحصیلدار صاحب اور منشی صاحب وغیرہ بھی سر مغرب پہنچ گئے ہیں۔

شنبہ ۱۱ / اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۰ / رجب ۱۳۴۶ھ ۱۴ / جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر ناشتہ اور ورزش کر کے

کام میں مشغول ہوگیا۔ ½ ۱۱ بجے تک مسلسل کام کرتا رہا۔ ایک بجے کھانا کھا کر بیوی سے شمالی ہندوستان خصوصاً اجمیر شریف کے سفر کے متعلق گفتگو کی۔ پھوپھی صاحبہ کا ایک عرصہ سے تقاضہ ہے کہ میں ان کو حضرت خواجہ غریب نواز کی زیارت سے مشرف کروا دوں۔ میں اپنی مصروفیتوں کی وجہ سے کئی دفعہ ارادہ کر کے رہ گیا۔ اب چونکہ میں ایک حد تک فارغ ہو چکا ہوں اس لیے ارادہ ہے کہ ان کی یہ آرزو پوری کرا دوں۔ میرے موجودہ مالی حالات سفر کے مخالف ہیں لیکن پھوپھی صاحبہ نے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے ۲ بجے باہر آ کر کچھ دیر لیٹا پھر اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور نماز عصر کے دس بارہ منٹ کے قطع نظر مغرب تک کام کرتا رہا۔ مغرب کے بعد پھر گھر میں گیا کھانا کھایا اور ۱۰ بجے تک سفر ہی کے متعلق گفتگو کر کے نماز عشاء پڑھی اور سو گیا نیند اچھی آئی۔

یکشنبہ ۱۲ اسفندار ۱۳۳۷ ف ۲۱ رجب ۱۳۴۶ھ ۱۵ جنوری ۱۹۲۸ء

۵ بجے اٹھا حوائج ضروری اور نماز فجر سے فارغ ہو کر قرآن شریف کی تلاوت کی اور ۷ بجے ورزش کر کے کام میں مشغول ہوگیا۔ آج بھی روزہ ہوں قضا کا گیارھواں روزہ ہے۔ ابھی ۱۴ روزے باقی ہیں خدا پورے کروائے ۱۲ بجے اپنے کام سے فارغ ہو کر گھر میں گیا اور بیوی سے سفر کے انتظامات ہی کے متعلق گفتگو کی۔ موجودہ زمانہ میں سفر اس قدر آسان ہوگیا ہے کہ اگر میں تنہا ہوتا تو سارے انتظام کے لیے ایک گھنٹہ کافی تھا۔ مگر زنانے کا ساتھ ہونے کی وجہ سے بہت تشویش کرنی پڑتی ہے۔ میں دالان میں بیٹھا بیوی سے باتیں کر رہا تھا کہ پھوپھی صاحبہ حمام سے فارغ ہو کر سامنے کے کوٹھے میں

کپڑے پہننے تشریف لے گئیں. تھوڑی دیر کے بعد وہ کپڑے پہن کر باہر نکلیں اور صحن میں اتر ہی رہی تھیں کہ سیڑھی پر پاؤں مڑ گیا اور صحن میں بڑے زور سے آکر گریں۔ فوراً سب نے دوڑ کر اٹھایا۔ اللہ نے بڑا فضل کیا کہ سر میں کہیں چوٹ نہیں آئی مگر پھر بھی کئی جگہ گھٹنوں اور پاؤں پر گھسیٹے لگے ہیں. سب سے زیادہ جو چیز تکلیف دہ ہے وہ اسی پاؤں کا درد ہے جو مڑ گیا تھا. ٹخنہ کے پاس سے پاؤں سوجھ گیا ہے اور اس اندر تکلیف ہے کہ وہ ٹیک کر چل نہیں سکتیں۔ ایک بجے باہر آکر سو گیا دو بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور پانچ بجے تک کام کیا پھر گھر میں جا کر پھوپھی صاحبہ کو دیکھا. انسان بڑے بڑے عزم و ارادے کرتا ہے اور اپنے نزدیک سمجھ لیتا ہے کہ وہ سب پورے ہو کر رہیں گے. مگر جب کسی ناگہانی وجہ سے اس کے ارادوں کے عظیم الشان محل ریت کی بنیاد پر ثابت ہوتے ہیں تو آنکھیں کھل جاتی ہیں. پکار اٹھتا پڑتا ہے کہ بیشک ارادۃ اللّٰہ غالبٌ علی ارادہ النّاس. میرے سفر کے معاملہ میں بھی چار سال سے یہی ہو رہا ہے کہ ہر سال میں ارادہ کرتا ہوں اور تیاریاں مکمل ہو جاتی ہیں. مگر عین وقت پر کچھ نہ کچھ سبب ایسا ہو جاتا ہے کہ سارے ارادے ملتوی کر دینا اور سارے عزم توڑ دینا پڑتا ہے. کل سے مجھے کامل یقین تھا کہ میرا یہ سفر ضرور ہو گا اور میں کل ملیدہ جا کر ضروری انتظامات پورے کرنے اور رخصت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ عین وقت پھوپھی صاحبہ کے پاؤں میں چوٹ آگئی سفر کا اصلی باعث وہ تھیں۔ اب ان کی حالت جب یہ ہے کہ کھڑی نہیں رہ سکتیں تو اتنے طول طویل سفر کا ارادہ کرنا بیوقوفی ہے. مجبوراً کچھ روز کے لیے ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ اگر ایک دو روز میں ان کو آرام ہوا تو پھر ارادہ کروں گا۔ افطار کے بعد کھانے سے فارغ ہو کر

کتاب دیکھی پھر نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا. نیند بہت بے چینی سے آئی.

دوشنبہ ۱۳ اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۲ رجب ۱۳۴۶ھ ۱۶ جنوری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری و ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر روزنامچہ لکھا اور کام میں مشغول ہو گیا. مقدم پٹواری کنڈور سے فصل آبی ۱۳۳۷ف کا حاصل جاگیر حساب کر کے حاصل کیا گیارہ بجے حمام کیا اور کھانا کھا کر ایک بجے نماز ظہر پڑھی پھر باہر آکر مطالعہ کیا ۲ بجے سے پانچ بجے تک ۱۳۳۶ف کی وصول باقی کی تنقیح کی. نماز عصر کے بعد گھر میں جا کر بیوی کو قرآن سنایا پھوپھی صاحبہ کے پاؤں میں ابھی سخت تکلیف ہے. مغرب کی نماز باجماعت سے پڑھی. دیر تک کتاب دیکھتا رہا. نماز عشاء کے بعد جلدی سو گیا. نیند اچھی آئی.

سہ شنبہ ۱۴ اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۳ رجب ۱۳۴۶ھ ۱۷ جنوری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا باہر آکر مناسب کام کرتا رہا پھر گھر میں جا کر حمام کیا اور ایک بجے کھانے سے فارغ ہو کر باہر آیا. باقی وقت حسب معمول گزرا. رات کو دیر تک خانگی حسابات میں اور تیاری میں مشغول رہا. کیونکہ کل بلدہ جانا چاہتا ہوں پھوپھی صاحبہ کا پاؤں گو ابھی اچھا نہیں ہوا ہے. مگر پھر بھی امید ہے کہ ۲،۴ روز میں ورم کم ہو جائے گا. ارادہ ہے کہ کل بلدہ جا کر رخصت کی کاروائی کروں اور زیور وغیرہ بنک میں رکھوا دوں تاکہ بحفاظت رہے. گیارہ بجے نماز سے فارغ ہو کر سویا نیند پریشان آئی.

چہارشنبہ ۱۵ اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۴ رجب ۱۳۴۶ھ ۱۸ جنوری ۱۹۲۸ء

۵ ½ بجے اٹھا حوائج ضروری اور نماز سے فارغ ہو کر سامان جو ساتھ لے جانے کا تھا بندھوا کر موٹر میں رکھوایا اور رفیع وغیرہ اور محمد عثمان کو ساتھ لے کر ½ ، بجے بلدہ کے ارادے سے روانہ ہوا۔ ۹ بجے سرونگر پہنچا اور نواب قدرت نواز جنگ بہادر ناظم نظم جمعیت کے پاس گیا معلوم ہوا کہ ابا جی گوڑہ میں ہیں وہاں سے سعید آباد کے پلیگ کیمپ کو جا کر نوشند خاں سے ملا پھر دس بجے گھر پہنچا عرب پابندی سے پہرہ دے رہے ہیں۔ صالح عرب کے بیٹے سالم کے سوا جو جوان فوت ہوا سب خیریت سے ہیں۔ پہنچتے ہی توشہ کھولوا کر کھانا کھایا اور خالہ جیون خاتون (خواجہ بی) سے یہ کہلوا کر کہ رات کو وہیں سوؤنگا اور انہیں کے پاس رات کا کھانا بھی کھاؤں گا۔ کام میں مشغول ہو گیا۔ ملاقاتی آتے رہے مگر میں نے ایک بجے تک کسی سے بات نہیں کی کیونکہ کام بہت کرنا ہے اور وقت تھوڑا ہے ایک بجے امپریل بنک آف انڈیا کی شاخ کو گیا جو حیدرآباد میں قائم ہے اور جس کو یہاں کے عرف عام میں بنگال بنک کہتے ہیں اور پانچ ہزار کا نقدی کھاتہ (کرنٹ اکاؤنٹ) کھول کر ایک صندوق زیورات کا محفوظ کروایا۔ باقی رقم مکان ہی میں پوشیدہ مقامات پر محفوظ کر دی تھی۔ پھر مالگزاری کو گیا اور آغا محمد علی خاں صاحب نواب آغا یار جنگ بہادر سے مل کر بحیثیت جاگیردار رخصت کی درخواست معتمد کے توسط دی جاتی ہے دی۔ وہاں سے مکتبۂ ابراہیمیہ کو گیا اور کچھ کتابیں خریدیں۔ پھر محمد یونس اور محمد حسن کی دو کانوں سے ایک ہینڈ بیگ اور چند اور چیزیں خرید کر چار بجے گھر واپس آیا۔ نوشند خاں صاحب حسب ہدایت حضرت شاہ صاحب میاں صاحب خلیفہ حضرت پیر و مرشد مولوی سید محمود صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر آئے تھے ان سے گجرات کے مقامات اور زیارت گاہوں کے متعلق کیفیت پوچھی اور مشہور و ضروری مقامات کے نوٹ لکھے۔ بہادر خاں صاحب

دولت زئی ان کے فرزند نعمت خاں صاحب، کمال خاں صاحب، سید امیر صاحب، منیرالدین صاحب مقطعہ دار وغیرہ احباب ملاقات کو آتے رہے۔ حبیب حسن اور چاؤش صالح سے کرایہ کے حسابات لیے اور منور علی جمعدار نقار خانہ سے نقار خانہ اور نوبت کے متعلق کیفیت پوچھی اور آئندہ کے لیے ہدایت کی۔ یہ شخص بہت چالاک اور بدمعاش ہے میں اس کو بیس[۲۰] روپیہ ماہوار تنخواہ دیتا ہوں جب تک میں بلدہ میں رہتا ہوں میری ہر وقت کی نگرانی کی وجہ سے نوبت اچھی بجاتا ہے اور جب میں کہیں باہر چلا جاتا ہوں اپنے فرائض سے غافل ہو جاتا ہے۔ اب کی دفعہ تو اس نے یہ کیا کہ میرے جاتے ہی سب نقارچیوں کو علیحدہ کر کے صرف ایک شخص کو معہ اس کے عورت بچے کے نقار خانہ پر ہی لا رکھا جو ہر نوبت کے وقت خود شہنائی بجاتا ہے عورت اس کی نقارہ پیٹ دیتی ہے اور بیٹی جھانجھ بجا دیتی ہے اس کو صرف دس[۱۰] روپے تنخواہ دے کر باقی بچاس روپے خود ہضم کرنے لگا۔

جس کی وجہ سے میری ڈیوڑھی کی نوبت جو ستر برس سے سارے حیدرآباد میں مشہور ہے بدنام ہونے لگی۔ اب اس کو خوب تاکید کی ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ برابر بجائے گا۔

مغرب کے بعد خالہ خواجہ بی کے پاس گیا۔ کھانا کھا کر کچھ دیر ان کے فرزند زورآور خاں سے اور کچھ دیر ان کے بڑے فرزند محبوب خاں سے گفتگو کی پھر تھوڑی دیر کچھ حساب کر کے سو گیا نیند بالکل نہیں آئی۔

بلدہ کی حالت ناقابل بیان ہے۔ وہ آباد سڑکیں جن پر چلتے ہوئے ٹھٹ سے ٹھٹ ملتا تھا خالی پڑی ہیں۔ جدھر نظر کرو ایک سناٹا نظر آتا ہے اخباری اطلاع ہے کہ روزانہ ایک سو سے زائد اموات طاعون سے ہو رہے ہیں

مگر حقیقت اس سے کچھ زیادہ ہی معلوم ہوتی ہے۔ مبلول خاں صاحب کے انتقال کی خبر سن کر سخت افسوس ہوا۔

پنجشنبہ ۱۶ اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۵ رجب ۱۳۴۶ھ ۱۹ جنوری ۱۹۲۸ء

۴½ بجے اٹھا حوائج ضروری اور نماز فجر سے فارغ ہو کر کل کے خرچ کا حساب کیا جو رات کو سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ پھر ناشتہ سے فارغ ہو کر خالہ صاحبہ کے مکان سے اپنے گھر آیا۔ محمد عثمان کو ضروری ہدایات دے کر یہیں چھوڑ دیا اور ضروری چیزیں ساتھ لے کر حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کے پاس گیا مقدمات کی کیفیت سنی اور آئندہ کے متعلق ہدایات دے کر مشیر آباد کے ارادے سے روانہ ہوا اور راستہ میں غلام محی الدین سے ملاقات ہوئی۔ ۱۰ بجے مشیر آباد پہنچا۔ اور گیارہ بجے زیارت سے فارغ ہو کر اڈیکمیٹ بلنگ کیمپ کو گیا۔ مشیر آباد میں معلوم ہوا تھا کہ حضرت شمسی مدظلہ گجرات سے واپس آکر یہاں ٹھہرے ہیں۔ بلنگ کیمپ پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت بغرض فاتحہ چنچل گوڑہ تشریف لے گئے ہیں۔ میری چھوٹی خالہ حیات خاتون صاحبہ آج کل یہیں ٹھہری ہوئی ہیں ان سے جا کر ملا ان کے شوہر چنگیز خاں اور ان کے بیٹے حسین خاں صاحب امین سے باتیں کیں۔ والد مرحوم کی انا لال ماں اور میری خاندانی میراثن محبوب ماں اور دوسری میراثنیں بھی میرے آنے کی خبر سن کر جمع ہو گئی تھیں ان سب کو میرے پاس سے ماہوار ملا کرتی ہے ان کو جو کچھ دینا تھا دے کر ایک بجے کیمپ سے روانہ ہوا اور مستعد پورہ میں حضرت شاہ ابرہیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی۔ وہاں عنایت خاں سے ملاقات ہوئی ان سے معلوم ہوا کہ دولت خاں اپنے سفر سے واپس آگئے ہیں اور ماندور خاں کل واپس آنے والے ہیں۔ اور ماندور خاں کی عورت اور ان کی

بچی عنایت خاں کے پاس سعید آباد میں ہیں۔

یہاں سے چنچل گوڑہ گیا حضرت شمسی مدظلہٗ سے ملا۔ انھیں کے مکان میں توشہ کھول کر کھانا کھایا جو خالہ صاحبہ نے ساتھ دے دیا تھا اور ان کے ساتھ ہی ظہر کی نماز پڑھی اور پھر ان ہی کے ساتھ حضرت بندگی میاں سید راج محمد رحمۃ اللہ علیہ اور رشید ار چنچل گوڑہ کی زیارت کی اور یہیں نصرت صاحب وکیل سکندرآبادی سے ملاقات ہوئی اور تھوڑی دیر ان سے غلام محی الدین کے مقدمے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ یہ اس مقدمہ میں منجانب سرکار وکیل ہیں۔ آج سے دو سال قبل بھی غلام محی الدین سے میری دوستی کی بناء پر سرکار کو مجھ پر شبہ ہوا تھا کہ اس نے کچھ زیور میرے پاس رکھوا دیا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق دریافت کرنے کے لیے ۳۵ف میں سرکار نے میرے لال گڑھی کے قیام کے زمانہ میں نواب نعیم یار جنگ بہادر کو سید نصرت صاحب وکیل کے ذریعہ روانہ کیا تھا۔ اور میں نے اُن کو اطمینان دلا دیا تھا کہ غلام محی الدین سے میری دوستی ضرور ہے مگر میں نے اس کا کوئی زیور اپنے پاس نہیں رکھا۔ بنک نوٹ کے معاملہ میں تو سرکار کو ناکامی ہوئی اور نوٹ غلام محی الدین کو مل گئے۔ اب سرکار نے زمرد بیگم صاحبہ مرحومہ کے دوسرے ورثاء کی جانب سے جائداد کے متعلق اس پر سکندرآباد کی عدالت میں دعویٰ کروا دیا ہے اس میں جو شہادت پیش ہونے والی ہے اس کے بعض گواہوں کا سید نصرت صاحب وکیل نے امتحان کیا تو انھوں نے بیان کیا ہے کہ ایک ستلڑا غلام محی الدین نے میرے پاس رکھوایا تھا جو میں نے واپس کر دیا اور وہ اس نے بمبئی میں نو ہزار میں فروخت کیا۔ سید نصرت صاحب وکیل کئی روز سے اس معاملہ میں دریافت کرنے کے لیے مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔ آج میں نے ان کو اطمینان دلا دیا کہ یہ بیان بھی غلط ہے۔ غلام محی الدین نے مجھ سے خواہش ضرور کی تھی مگر میں نے

انکار کر دیا تھا ۲½ بجے چنچل گوڑہ سے روانہ ہو کر سعید آباد ڈیلنگ کیمپ آیا۔ ہوشدار خاں صاحب جمعدار سموزئی کی عیادت کی وہ انفلوئنزا سے علیل ہوگئے تھے اب اچھے ہیں۔ نوشند خاں کے ذریعہ ماندور خاں کی بچی کو عنایت خاں کے گھر سے بلوا کر دیکھا۔ بایزید خاں صاحب فرزند ہوشدار خاں جمعدار میرے ساتھ باٹا سنگارم تک چلنے کی خواہش رکھی چنانچہ ان کو ساتھ لے کر ۴ بجے وہاں سے روانہ ہوا۔ پانچ بجے باٹا سنگارم پہنچا اور بایزید خاں کو چھوڑ دیا۔ یہاں نتھو خاں صاحب کے پاس جو مقصود احمد خاں صاحب کی جانب سے ان کے امنہ کے نگراں کار ہیں۔ ان کی (بایزید خاں) نانی جو میری رشتہ کی پھوپھی ہوتی ہیں (دولت خاں صاحب) ٹھہری ہوئی ہیں۔

۵½ بجے ملکاپور پہنچ نتھو خاں صاحب کے ساتھ جو وہیں تھے نماز عصر پڑھی نتھو خاں صاحب نے یہاں ایک چائے کی دوکان بھی قائم کی ہے چنانچہ میری چائے سے تواضع کی گئی۔ فوراً چائے پی کر روانہ ہو گیا۔ کیونکہ رات ہو جانے کا اندیشہ تھا جنگل کا منظر پر لطف تھا۔ گاؤں کے قریب چرواہے اپنے جانوروں کو واپس لا رہے تھے جو ایک مستانہ انداز کے ساتھ اچھلتے بھاندتے چل رہے تھے کوؤں نے آشیانوں کا راستہ لیا تھا اور ٹکڑیاں باندھ کر سود کرتے ہوئے اڑ رہے تھے ڈوبتے سورج کی سنہری کرنیں ملکاپور کے اطراف کی پہاڑیوں پر سونے کا ملمع چڑھا رہی تھیں وہاں کے وسیع مخملی کھیتوں میں بیٹھے ہوئے سفید سفید بگلے آنکھوں کے لیے وہ منظر فراہم کر رہے تھے جس کا اظہار زبان قلم سے ناممکن ہے میں ٹاڑا سنگارم پہنچا تھا کہ سورج غروب ہو گیا اور اندھیرا چھانے لگا مگر اب کنڈور بھی کچھ دور نہیں رہا تھا۔ پندرہ منٹ میں کنڈور پہنچ گئے اور تھوڑی دیر آرام لے کر کھانا کھایا۔ بیوی اور بہو بھی صاحبہ کو بلدہ کی کیفیت سنائی پھر نماز عشاء

سے فارغ ہوکر سوگیا۔ نیند تھوڑے مزے کی آئی۔ کل بالکل نہ سویا تھا اس لیے آج دیر تک سوگیا۔

جمعہ ۱۷؍اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۶؍رجب ۱۳۴۶ھ ۲۰؍جنوری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہوکر نماز فجر کی قضا پڑھی۔ آج روزہ ہوں اس لیے ناشتہ کیے بغیر کام میں مشغول ہوگیا۔ ۱۲ بجے گھر میں جاکر بیوی سے خانگی حسابات کے متعلق گفتگو کی پھر ۲ بجے باہر آکر نماز ظہر پڑھی۔ لچھا ریڈی رگیٹہ کی فصل آبی ۱۳۳۷ف کی ارسال لے کر آیا تھا اس سے حساب کرکے رقم حاصل کی۔ نماز عصر کے بعد بیادہ باغ میں چہل قدمی کی۔ مغرب کے بعد انتظار کیا صرف سید نور شریک جماعت نماز ہیں کیونکہ محمد عثمان بلدہ میں ہے اور تحصیلدار صاحب رخصت پر ہوکر گھر گئے ہیں۔ کھانے کے بعد کتاب دیکھتا رہا۔

پھوپھی صاحبہ کا پاؤں ابھی اچھا نہیں ہوا ہے۔ ضعیفی کی عمر ہے ان کے لیے تھوڑی تکلیف بھی بہت ہے۔ بمشکل دو چار قدم چل سکتی ہیں۔ سفر ناممکن نظر آتا ہے۔ بلدہ سے آج کوئی خط نہیں آیا۔

شنبہ ۱۸؍اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۷؍رجب ۱۳۴۶ھ ۲۱؍جنوری ۱۹۲۸ء

۵½ بجے اٹھا نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر ورزش کی اور ناشتہ سے فارغ ہوکر تین روز کا روزنامچہ لکھا۔ آج میری بھینس جنی ہے اس کے متعلق ہدایات کے لیے گیارہ بجے گھر میں گیا کھانے سے فارغ ہوکر اور کچھ دیر بیٹھ کر ایک بجے باہر آیا اور اوقات نماز کے علاوہ پانچ بجے تک مسلسل کام کرتا رہا اخراجات انتظام سال کے لیے مجھے جو رقم آمدنی جاگیر سے بحساب فی روپیہ ار ملتی ہے پانچ سال

سے میرے پاس اس کا کوئی مکمل حساب نہیں تھا آج ۱۳۳۲ف اس کے متعلق ایک کردی آمد و خرچ کی تیار کرنا شروع کی ہے اور شام تک وہی کام کرتا رہا ہوں. عصر اور مغرب جا بجا ادا کر کے گھر میں گیا. منشی صاحب نے تھوڑے روز سے نماز ترک کر دی تھی. بہت کچھ شرم دلانے سے پھر شروع کر دی ہے. کھانے کے بعد رات کو دیر تک اخبار دیکھتا رہا. ۱۰ بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا نیند پریشاں آئی. شاید معدہ کی خرابی کا باعث ہو.

یکشنبہ ۱۹ / اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۸ / رجب ۱۳۴۶ھ ۲۲ / جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر قرآن شریف کی تلاوت کی پھر ورزش کر کے روز نامچہ لکھا. بلدہ کو خطوط لکھ کر ناشتہ کیا اور ۱۲ بجے تک کام کرتا رہا. کھانا کھانے کے بعد سو گیا ۲ بجے اٹھ کر اصلاح منوائی اور حمام سے فارغ ہو کر نماز عصر کے بعد چائے پی. باقی وقت حسب معمول گزرا. رات کو نیند برابر آئی. دو بجے اٹھ کر تین چار قیمہ کی پوریاں کھائیں کیونکہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے اور بے سحر کا روزہ ذرا سخت ہوتا ہے اس کے بعد پھر سو گیا مگر نیند نہ آئی.

دوشنبہ ۲۰ / اسفندار ۱۳۳۷ف ۲۹ / رجب ۱۳۴۶ھ ۲۳ / جنوری ۱۹۲۸ء

۴ بجے اٹھا. حوائج ضروری سے فارغ ہو کر نہایا اور نماز فجر پڑھی. تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہو گیا اور ایک بجے تک کام کرتا رہا. پھر سو گیا ۳ بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور پھر کام میں مشغول ہو گیا. تحصیلدار صاحب معہ اپنے زنانہ اور بچوں کے آ گئے کیونکہ ہمو نگر میں بھی طاعون شروع ہو گیا ہے. اپنے زنانے کو ورکنٹ پلی میں ٹھہرایا ہے اور خود گنڈور آئے ہیں. پانچ بجے تک ورکنٹ پلی

کی وصول باقی کا کام کرتا رہا۔ وہاں کے مقدم پٹواری بھی آگئے تھے۔ نماز عصر کے بعد چہل قدمی کی مغرب کی نماز باہر جماعت سے پڑھی اور افطار کرکے کھانا کھایا آج قضا کا روزہ رکھا تھا۔ رات کو دیر تک کتاب دیکھتا رہا۔ دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہوکر سویا۔

سہ شنبہ ۲۱/ اسفندار ۱۳۳۷ف ۳۰/ رجب ۱۳۴۶ھ ۲۴/ جنوری ۱۹۲۸ء

آج کا تمام دن نہایت افسردگی کے عالم میں گزرا۔ کیونکہ میں نے نمازیں قضا کیں کام ہوا مگر کام میں جی نہ لگا۔ کتاب البتہ کچھ دیر دیکھی۔ مغرب کے بعد گھر میں گیا بیوی کے ساتھ بالاخانہ سے شعبان کا چاند دیکھا۔ اطراف کا منظر دلفریب تھا سیدھی طرف جی باولی کے دھان کے کھیت لہلہا رہے تھے۔ بائیں جانب دور افق پر کندور لنگوچی گوڑہ اور جہلک ہی کے حسین پہاڑیوں کا سلسلہ اور اس پر پھوٹی ہوی شفق اور اس شفق میں تاڑ کے درختوں کی نمایاں اور واضح چوٹیاں جنت نگاہ تھیں تو گاؤں سے قریب دہنگروں کے مندوں (ریوڑ) سے بھیڑوں اور بکریوں کے بچوں کی آواز بلند ہو ہوکر فردوس گوش بن رہی تھی جو اپنی سارے دن کی چھوٹی ہوی ماؤں سے مل کر محبت کے راگ الاپ رہے تھے۔ کھانے کے بعد کچھ دیر کتاب اور اخبار دیکھے اور دس بجے سویا۔ نیند قبض اور نفخ کی وجہ سے برابر نہ آئی پریشانی رہی بدخوابی تکلیف دہ تھی۔

چہار شنبہ ۲۲/ اسفندار ۱۳۳۷ف غرہ شعبان ۱۳۴۶ھ ۲۵/ جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا۔ فضا ابر آلود ہے۔ کہر بھی پڑ رہی ہے اور عالم پر ایک پریشان کن افسردگی چھائی ہوی تھی۔ حوائج ضروری سے فارغ ہوکر روزنامہ لکھا پھر بلدہ کو

خطوط لکھ کر ناشتہ کیا اور کچھ دیر کتاب دیکھی تحصیلدار صاحب ابھی ورکٹ پلی سے نہیں آئے ہیں۔ اور نرسہوا اور راؤ پٹواری نے آج کی رخصت حاصل کی ہے۔ لہذا کوئی کام نہیں ہے گھر میں جا کر حمام کیا پھر بیوی کے ساتھ سالن پکانے میں مشغول ہوگیا۔ رات ہم دونوں میں شرط ہوئی تھی کہ ایک سالن میں پکاؤں اور ایک بیوی پکائیں۔ میں نے کچی املی کا دوپیازہ پکایا اور بیوی نے ایک دوسرا سالن۔ میرا سالن ذرا زیادہ ترش ہوگیا اور بیوی کے سالن میں مرچ زیادہ ہوگئی مگر مزیدار تھا۔ ۱۲ بجے باہر آکر کچھ دیر قیلولہ کیا پھر کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد بہادر باغ میں چہل قدمی کی رات کو حسب معمول کھانے کے بعد دس بجے تک کتاب دیکھی اور سوگیا۔ ۲ بجے بیوی نے اٹھایا سحری کھایا اور سوگیا۔ معدہ پر کئی دن سے بار ہے نیند برابر نہیں آرہی ہے۔

پنجشنبہ ۲۳ / اسفندار ۱۳۳۷ف ۲ / شعبان ۱۳۴۶ھ ۲۶ / جنوری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا۔ نماز فجر قضا ہوگئی۔ حوائج ضروری سے فارغ ہوکر نماز فجر کی قضا معہ پرسوں کی پانچوں نمازوں کے ادا کی اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر روز نامہ لکھا۔ روزہ ہوں۔ آج تحصیلدار صاحب معہ اپنی بیوی اور نصف درجن بچوں کے ہمارے مہمان ہیں۔ ان کے سب بچے خوبصورت اور سمجھدار ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ کی اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ مند ہیں۔ چونکہ نرسہوا راؤ پٹواری آج بھی نہیں آیا ہے لہذا کوئی کام نہ ہوا۔ تمام دن کتاب دیکھتا رہا۔ افطار گھر کے باہر ہی تحصیلدار صاحب ان کے بچے اور سید نور کے ساتھ کھانا کھایا۔ بلدہ سے ایک صاحب قادر شریف نامی حضرت شمسی کا ایک خط لائے تھے اور دو تاڑ کے درخت مکان بنانے کے لیے چاہتے تھے۔ اجازت دے دی۔ ۹ بجے تک

باہر ہی بیٹھا کتاب دیکھتا رہا۔ پھر عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔ لیکن نیند نہ آئی۔ جس کمرہ میں سوتا ہوں بہت گرم ہے۔ آج زیادہ گرم تھا۔ چادر اوڑھنا بھی بار ہو رہا تھا۔ اس پر مچھروں نے نیزہ بازی شروع کی۔ جسم کا کوئی کھلا ہوا حصہ ایسا نہ تھا جو ان کی ڈنکوں سے چھنی نہ ہو گیا ہو۔ ۱۲ بجے کے قریب آنکھ کھلی۔ سحری کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر جب آنکھ کھلی تو پانچ بج گئے تھے۔ بے سحری کا روزہ رکھنے کی نیت کر لی۔

جمعہ ۲۴ اسفندار ۱۳۳۷ف ۳ شعبان ۱۳۴۶ھ ۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء

نماز عصر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ورزش کی اور روزنامہ لکھ کر کام میں مشغول ہو گیا۔ آج بھی روزہ ہوں۔ نرسیہوان راؤ نہیں آیا ہے۔ مگر میں اپنے کام میں مشغول ہوں۔ ۱۲ بجے تک کام کر کے سو گیا۔ ۲ بجے نماز ظہر ادا کی پھر زنانہ میں جا کر بیوی سے چند خانگی معاملات میں گفتگو کی۔ کل منشی صاحب کو بلدہ روانہ کر رہا ہوں ان کے کاموں کی یادداشت تیار کرتا رہا۔ پانچ بجے نماز عصر پڑھ کر منشی صاحب کو ہدایات دے رہا تھا کہ بلدہ سے محمد عثمان آگیا لیکن زبانی معلوم ہوا کہ سہن بی کے والد غلام محمد خاں کا انتقال ہو گیا۔ سہن بی کی بہن سلیم خاتون میرے ساتھ ہیں مغرب کے بعد کھانا کھا کر سلیم خاتون کو ان کے باپ کے انتقال کی خبر سنائی۔ اس خبر کا جو اثر فطرتاً ہونا چاہیے تھا وہ ہوا وہ بھی صبح منشی صاحب کے ساتھ جائیں گی فیروز کی بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں ایک ماہ سے ایک قسم کا پھوڑا ہو گیا ہے اچھا ہی نہیں ہوتا ان کو بھی منشی صاحب کے ساتھ علاج کے لیے روانہ کر رہا ہوں اور رات کو دس بجے نماز سے فارغ ہو کر سویا گرمی بہت ہے صرف پچھلے پہر کچھ ہوا چلی اور نیند آئی۔ بلدہ کی خبریں سخت وحشت ناک ہیں اللہ

رحم کرے۔ آمین۔

شنبہ ۲۵ر اسفندار ۱۳۳۷ف ۴ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۲۸ر جنوری ۱۹۲۸ء

موسم کی عجیب حالت ہے۔ رات کو گرمی رہتی ہے۔ پو پھٹتے ہی اوس برسنے لگتی ہے اور ساری فضا پر کہر چھا جاتا ہے۔ ۹ بجے تک سورج کی صورت نہیں نظر آتی۔ موسم معقول ہے مگر معدے پر بہت بار ہے تمام دن بیکاری میں گزرا۔ نرسیوا ور راؤ ابھی نہیں آیا ہے اور ایک درخواست رخصت کی موصول ہوئی ہے اور دوسرے روز آنے کا وعدہ کیا ہے رات کو دیر تک سنہری بچھو نامی ایک جاسوسی ناول دیکھتا رہا۔ دس بجے سویا۔ گرمی تھی کمرہ کی کھڑکیاں کھلی رکھیں نیند اچھی آئی۔

یکشنبہ ۲۶ر اسفندار ۱۳۳۷ف ۵ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۲۹ر جنوری ۱۹۲۸ء

۶ ½ بجے اٹھا۔ حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور ۱۲ بجے تک کتاب دیکھتا رہا۔ پھر حمام کر کے کھانا کھایا۔ ½ ۱ بجے نماز ظہر پڑھی اطلاع ملی کہ نرسیوار راؤ آئے ہیں۔ فوراً طلب کر کے کام شروع کر دیا اور رکنڈ ور کی وصول باقی کی تنقیح پانچ بجے ختم کی۔ پھر نماز عصر سے فراغت پائی۔ موضع کے کمہاروں نے سرکاری کاؤ لکار کو مار دیا تھا۔ وہ روتا ہوا آیا۔ کمہاروں کو طلب کر کے تنبیہ کی۔ مغرب کے بعد زنانے میں جا کر کھانا کھایا۔ ۱۰ بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا ۲ بجے اٹھ کر سحری کھائی۔ بیوی نے اٹھ کر ہاتھ دھلایا۔ روٹی سامنے رکھی اور جب تک میں فارغ نہ ہو گیا۔ سامنے بیٹھی رہی۔ یہ چیز قابل ذکر نہیں ہے مگر کہاں؟ جہاں بیوی کے سوا میاں کی خدمت کے لیے کوئی اور نہ ہو جہاں کئی آدمی خدمت کو موجود ہوں

وہاں ان کو نہ اٹھا کر اور ان کی تکلیف کے خیال سے خود تکلیف برداشت کر کے سب کام کرنا ضرور قابل تعجب ہے۔ میری خانگی زندگی بہنوں کے لیے قابل رشک ہے اور میں اس کے لیے خدا کا شکر کرتا ہوں۔ ۳ بجے پھر سوگیا۔ نیند اچھی آئی۔

گرمی بڑھتی جارہی ہے اگرچہ ابھی جنوری ختم نہیں ہوی۔ لیکن حیدرآباد سے طاعون کی خبریں اسی طرح وحشتناک وصول ہو رہی ہیں۔ اللہ اپنا رحم کرے۔

دوشنبہ ۲۷ر اسفندار ۱۳۳۷ف ۶ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۳۰ر جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھ کر نماز فجر پڑھی تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر دیر تک قضا نمازیں پڑھتا رہا۔ پھر روزنامہ لکھ کر کام میں مشغول ہوگیا۔ ایک بجے ماتحتوں کو کھانے کے لیے چھوڑ کر خود سوگیا۔ آج روزہ ہوں۔ ۲ بجے اٹھا۔ نماز ظہر سے فارغ ہو کر پانچ بجے تک کام کرتا رہا۔ نماز عصر کے بعد بہادر باغ میں چہل قدمی کی۔ مدرسے کے بچے والون ہاٹ کھیل رہے تھے۔ مغرب کی نماز خیمہ میں باجماعت پڑھی۔ بعد افطار کھانے سے فارغ ہو کر کتاب دیکھتا رہا۔ دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔ نیند کسی قدر پریشان رہی۔

سہ شنبہ ۲۸ر اسفندار ۱۳۳۷ف ۷ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۳۱ر جنوری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر اور ناشتہ سے فارغ ہو کر زمینات کی تنقیح کے لیے روانہ ہوا۔ نواب گوڑہ تک پیدل گیا۔ اس مزروعہ کے اور منڈول گوڑہ کے زمینات کی تنقیح پھر بنڈی میں (کھاچر میں) سوار ہو کر سنگرائے چرو گیا۔ یہ بھی میرے علاقہ کا مزروعہ ہے دس بجے تک یہاں تنقیح کی اور بعض قطعات کی پیمائش کی۔ پھر کنڈور کلاب کو گیا۔ یہ بھی ایک مزروعہ ہے اور زیر تالاب زمینات کی تنقیح کر کے ۱۲ بجے واپس آیا۔ کھانا کھا کر سوگیا ۲ بجے اٹھا منشی صاحب اور فیروز بلدہ سے واپس آئے ہیں۔ ان سے

وہاں کی کیفیت سُنتا رہا۔ بلدہ کی حالت طاعون سے ناگفتہ بہ ہے۔ منشی صاحب
کہتے تھے کہ تمام شہر پر ایک وحشت برستی ہے۔ سرکار نے تمام دفاتر بلدہ کو ۱۴
روز کی تعطیل دے دی ہے۔ خود میرے وہاں کے ملازم سخت پریشان ہیں۔
عبدالنبی کے قلب پر غلام محمد خاں (حسن بی کے والد) کے انتقال کی خبر سے
یہ اثر ہوا کہ وہ خود بیمار ہو گئے۔ دادا میاں جان کی بیوی اور سالی کا انتقال ہو گیا
اللہ اپنا رحم کرے ہم اپنے گناہوں کے باعث اس عذاب کے مستحق ہیں۔ مگر اللہ کی
رحمت ہر شئے پر وسیع ہے۔ منشی صاحب کے ذریعے انور خاں کی ایک چٹھی
وصول ہوئی کہ وہ سفر سے واپس آ گئے ہیں۔ اور پرسوں پنجشنبہ کو مجھ سے ملنے
آئیں گے۔ خدا ان کے دلوں کو میری طرف سے صاف کرے اور میری محبت ان کے
دل میں پیدا ہو۔ میری طرف سے ان کو غلط فہمیاں ہو گئی ہیں۔ انشاء اللہ ان کی یہ آمد
ان کی صفائی کا باعث ثابت ہو گی۔ باقی وقت حسب عادت گزرا۔

چہارشنبہ ۲۹ ر اسفندار ۱۳۳۷ ف ۸ ر شعبان ۱۳۴۶ھ یکم فروری ۱۹۲۸ء
۶ بجے بیدار ہوا۔ نماز فجر تلاوت قرآن، ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر
ایک متنازعہ موقعہ کے معائنہ کو گیا۔ پدی ریڈی مقدم مالی اور رنگا ریڈی مقدم کوتوالی
کے درمیان ایک دیوار کی تعمیر کے متعلق جھگڑا تھا۔ میں نے تصفیہ کر دیا تو راضی ہو گئے
واپس آ کر کام کرتا رہا ۱۲ بجے کھانا کھایا اور ساتھ ہی بغیر آرام لیے پھر کام شروع
کر دیا۔ پانچ بجے بہادر باغ میں چہل قدمی کی باقی وقت حسب معمول گزرا۔ رات
کو نیند اچھی آئی۔

پنجشنبہ ۳۰ ر اسفندار ۱۳۳۷ ف ۹ ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۲ ر فروری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حاجات ضروری سے فارغ ہوکر کام کرتا رہا۔ ۱۲ بجے زنانہ میں جاکر حمام کیا اور کھانا کھاکر ایک بجے کے بعد باہر آیا اور پھر پانچ بجے تک کام کرتا رہا پانچ بجے مقدم پٹواری اور تحصیلدار کو چند اور معتبر رعایا کے ساتھ ماندور خاں صاحب اور دولت خاں صاحب کے استقبال کو روانہ کیا اور خود نماز عصر سے فارغ ہوکر قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہوگیا۔ مغرب کے بعد کتاب دیکھی۔ ۷ بجے ماندور خاں صاحب اور دولت خاں صاحب آئے بڑی عقیدت سے سر جھکاکر ملاقات کی۔ میں نے معانقہ کیا پھر ۹ بجے تک سفر کے حالات سنتا رہا۔ کھانا کھاکر گیارہ بجے سویا۔ دونوں بھائی باہر خیمہ ہی میں سو گئے مجھے شب کو نیند برابر نہیں آئی۔

جمعہ یکم فروردی ۱۳۳۷ف ۱۰ / شعبان ۱۳۴۶ھ ۳ / فبروری ۱۹۲۸ء

۹ بجے اٹھا۔ نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر دونوں بھائیوں کے ساتھ بالاخانہ پر گیا۔ اطراف کے مناظر دیکھے اور دیر تک گاؤں کا نظارہ کیا جو وہاں سے خوب نظر آتا ہے۔ پھر ناشتہ سے فارغ ہوکر تاش کھیلتا رہا۔ دو بجے زنانہ میں جاکر کھانا کھایا۔ ماندور خاں اور دولت خاں بھی ساتھ تھے پھر نماز ظہر سے فارغ ہوکر محمد قاسم اور اس کے ساتھ کے پہلوانوں کے کمالات دیکھے۔ یہ لوگ قدیم طریقے پر قوت اور شمشیر زنی کا کام کرتے ہیں۔ ایسے ایسے کام کیے کہ بے ساختہ زبان سے تعریف نکل گئی۔ ایک لڑکے کے ننگے پیٹ پر پان رکھ کر ایک شخص نے اس طرح تلوار سے کاٹا کہ لڑکے کے جسم کو خراش تک نہیں آئی اور پان کے سب ٹکڑے ہوگئے۔

نماز عصر سے فارغ ہوکر دونوں بھائیوں کے ساتھ بہادر باغ کو گیا۔ وہاں نماز مغرب ادا کی اور واپس آکر بڑے خاں صاحب سے جو ماندور خاں کے

ساتھ آئے ہیں وہ بڑے ظریف اور گپ باز آدمی ہیں باتیں کرتا رہا۔ ۹ بجے کھانا کھایا اور نماز سے فارغ ہو کر ۱۱ بجے کے قریب سویا۔ صبح سے ابر چھایا ہوا تھا۔ اب بارش شروع ہو گئی ہے۔ ماندور خاں اور دولت خاں اندر زنانے میں آکر سو گئے۔ مگر مجھے نیند برابر نہیں آئی۔

شنبہ ۲ فروردی ۱۳۳۷ ف ۱۱ شعبان ۱۳۴۶ ھ ۴ فبروری ۱۹۲۸ء ۶

صبح ، بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا۔ باہر ہی بیٹھا ماندور خاں اور دولت خاں سے باتیں کرتا رہا۔ دونوں بھائیوں کو حیرت ہے کہ اس تنہائی کے مقام پر جہاں کوئی انیس و جلیس نہیں میں دو دو تین تین ماہ کس طرح رہتا ہوں۔ میں نے کہا تم کو نظر آتے ہوں تو ایک بات ہے ورنہ میرے ساتھ تو ہر وقت دنیا کے منتخب لوگ موجود رہتے ہیں۔ مثلاً شبلی، حالی، نذیر احمد، آزاد، سدرشن ابوالکلام، سید سلیمان ندوی، مسٹر آرتھر کانن ڈائل، بارس بلزاک، براؤن، وکٹر ہیوگو۔ وہ تو اس وقت بھی میرے ساتھ موجود ہیں۔ ہر شخص میرے لیے علیحدہ علیحدہ دلچسپی فراہم کرتا ہے۔

میرے اور ان دونوں بھائیوں کے مذاق اور اوقات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مجھے تنہائی مرغوب شور و شغب سے نفرت۔ خوشامدیوں اور جی حضوریوں سے دشمنی اور ان دونوں کے پاس ہر وقت دس پانچ مفت خوروں کا مجمع، تاش شطرنج اور دلچسپی کی بازیاں ہوتی ہوں اور صبح شام بیکاری میں گزارتے ہیں اس لیے ان کا میری زندگی کو حیرت سے دیکھنا تعجب کی بات نہیں ہے۔

۲ بجے سب نے باہر ہی کھانا کھایا۔ دونوں کو میں نے بہت روکنے کی کوشش کی۔ مگر ان کو واپسی کا اصرار تھا۔ اس لیے ۴ بجے سے روانگی کی تیاری شروع

ہوگئی۔ میں بھی دو روز کے لیے بلدہ جانا چاہتا تھا۔ اس لیے ان کے ساتھ ہی جانے کا ارادہ کر لیا۔ فیروز بھی میرے ساتھ ہے۔ پانچ بجے ہم کنڈور سے چلے سنگاپور اور باٹا سنگارم کے درمیان سورج غروب ہوگیا۔ ۸ بجے رات کو سکندرآباد پہنچے۔ جہاں سب اسٹیشن روڈ پر راجہ نرہر راج کے بنگلہ میں آج کل ماندور خاں وغیرہ مقیم ہیں۔ ۹ بجے تک کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہوکر کھانا کھایا اور گیارہ بجے کے قریب سوگیا۔ ایک بجے آنکھ ہوشیار ہوئی پیٹ میں سخت درد ہو رہا تھا۔ میں پہچان گیا کہ یہ سول کا درد ہے جس کی مجھے عادت ہے اور جس کا دورہ سال میں ایک دو دفعہ مجھے ہوتا رہتا ہے یہ دورہ ایک سال کے بعد ہوا ہے شیر خاں اور کالے خاں کو اٹھایا زندہ طلسمات کے آٹھ قطرے پانی میں ڈال کر پیے۔ ایک قے ہوی لیکن کچھ آرام نہ ہوا۔ گرم پانی میں نمک ملا کر پی گیا۔ اور ایک اور استفراغ کیا۔ ۴ بجے آنکھ لگی اور صبح ۷ بجے تک سوتا رہا۔

۴ روز سے کھانے کے اوقات میں بے ترتیبی ہوگئی تھی۔ میں صبح ۷ بجے ناشتہ کرتا ہوں۔ ۱۲ بجے دن کا اور مغرب کے بعد رات کا کھانا کھاتا ہوں۔ مگر جب سے دونوں بھائی کنڈور آئے تھے ان کے اوقات کے لحاظ سے ۹ بجے ناشتہ ہوتا تھا ۲ بجے دن کا کھانا ملتا تھا، اور رات ۹ بجے کھانا کھایا جاتا تھا۔ آج کے درد کو میں اسی کے نتائج تصور کرتا ہوں۔

یکشنبہ ۳ / فروردی ۱۳۳۷ف ۱۲ / شعبان ۱۳۴۶ھ ۵ / فبروری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا فیروز کو بلدہ کو روانہ کیا تاکہ پگڑی اور بگلوس کا ڈبہ ساتھ لائے۔ اور خود حوائج ضروری سے فارغ ہوکر قضا نماز پڑھی پھر اصلاح بنوا کر کتاب دیکھتا رہا۔ ۹ بجے فیروز واپس آیا اور میں ماندور خاں کے ساتھ مہاراجہ بہادر

کے یہاں ملنے گیا۔ جو آج کل الوال میں مقیم ہیں۔ ہمارا بھ سے مل کر ڈھائی ماہ ہو گئے تھے۔ بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ ایک بجے ماندور خاں کو سکندرآباد میں چھوڑ کر خود بلدہ گیا ابھی تک پیٹ میں درد ہے اس لیے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔ اور اب کھانا بھی نہیں کھایا۔ گھر میں پہنچ کر ملازمین کی تنخواہ تقسیم کی چند اور ضروری کام کیے پھر ۴ بجے بازار سے چند چیزیں خرید کر سکندرآباد کو واپس ہوا۔ مغرب کے بعد گلگتی اور شوربہ کھا کر زنانہ میں گیا۔ بہن صاحبہ خاتون بہن، عنایت خاتون اور ماندور خاں اور ان کی بیوی سے ملا۔ ماندور خاں اور ان کی بیوی سے ملا۔ ماندور خاں کی لڑکی مجھے دیکھ کر بہت خوش ہے۔ کل سے میٹھی میٹھی باتوں سے سارے گھر کو مسحور کر رہی ہے مجھے بھی اس سے بہت محبت ہے

آج رات پھر درد کا دورہ ہوا۔ گیارہ بجے شروع ہو کر ایک گھنٹہ بہت شدت کے ساتھ رہا۔ قے کرنے سے کم ہو جاتا ہے ۱۲ بجے آنکھ لگی اور صبح تک اچھی نیند آئی۔

آج معلوم ہوا کہ جاگیرات کی کارروائی صدارت عظمیٰ سے بغرض منظوری پیشگاہ اعلیٰ حضرت میں جا چکی ہے۔

دوشنبہ ۲۱ فروردی ۱۳۳۷ف ۱۳ شعبان ۱۳۴۶ھ ۶ فبروری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر قضا نماز پڑھی پھر کچھ دیر کتاب دیکھ کر زنانہ میں گیا۔ ماندور خاں سے عبدالکریم کے اس قرض کے متعلق جو والد مرحوم کی تجہیز و تکفین کے لیے لیا گیا تھا دیر تک گفتگو رہی۔ ان کی نیت بدنظر آتی ہے کہ وہ والد مرحوم کی تجہیز و تکفین اور دوسرے رسوم تعزیت کا کوئی خرچ منظور کرنا نہیں چاہتے۔ صاف جواب اس لیے نہیں دیتے کہ

بدنامی کا اندیشہ ہے۔ مگر عذرات ایسے ہیں کہ صاف وہی نتیجہ نکلتا ہے مجھے بہت غصہ آیا اور جیسا کہ میری عادت ہے ۔ آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ مذکورہ سارے اخراجات خود برداشت کر لوں گا اور آئندہ ہرگز ان سے اس کے متعلق کوئی مطالبہ نہ کروں گا گیارہ بجے کھچڑی کھائی مگر غلبہ کی وجہ سے دو تین نوالے سے زیادہ نہ کھا سکا۔ ۱۲ بجے ماندور خاں نوشند خاں اور بہادر خاں دولت زئی کے ساتھ محکمۂ نظم جمعیت کو گیا۔ ناظم صاحب سے ملنے کا ارادہ تھا مگر آج وہ کچہری کو نہ آئے تھے اس لیے وہاں سے عیدگاہ کے پلیگ کیمپ کو گیا۔ یہاں پھوپھی بی بی خاتون اور بہن جیون خاتون سے ملا۔ پھوپھی بی بی خاتون نے اپنے قرضہ کی ادائی کا مطالبہ کیا تھا۔ میں نے ماندور خاں اور دولت خاں کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ دس ہزار کے ریلوے شیرز بی بی خاتون کے نام منتقل کر دیئے جائیں ہم فروخت کر کے ان کا قرضہ ادا کرنے کی صورت میں ہم کو جو منافع دس ہزار پر ملتا اس کے متعلق بی بی خاتون صاحبہ سے ایک دستاویز لکھوالیا جائے کہ دو ماہ کے اندر ایک قطعہ شیرز فروخت کر کے ہم کو ادا کر دیں گے۔ پھوپھی صاحبہ سے آج اس معاملہ میں گفتگو رہی وہ راضی ہیں۔ ۲ بجے عیدگاہ سے سعید آباد پلیگ کیمپ کو گیا۔ حافظ محمد جناب خاں صاحب سے مل کر ہوشدار خاں صاحب جمعدار کے جھونپڑے میں بیٹھا رہا۔ نوشند خاں صاحب نے دودھ اور چائے سے تواضع کی۔ ۴ بجے نلگنڈہ جانے والی موٹر آئی جو شام کو بھی چلتی ہے پہلے سے جگہ محفوظ کروائی تھی۔ سوار ہو گیا۔ ٹھیک مغرب کے وقت چوٹ ایل پہنچا۔ منشی صاحب معہ کھاچرا اور دوسرے ملازمین کے حاضر تھے سوار ہو کر کنڈور روانہ ہوا۔ ۸ بجے گھر پہنچا کھانا کھا کر بیوی سے سفر کی

کیفیت بیان کی پھر سو گیا۔ نیند اچھی آئی اور پیٹ کا درد بھی کم ہے۔

سہ شنبہ ۵ر فروری ۱۳۳۷ف ۱۴ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۷ر فروری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ہر روز کا روزنامہ لکھا۔ چند خانگی حسابات دیکھے پھر گھر میں جا کر کھانا کھایا اور ۲ بجے تک بیوی سے گھر کے حسابات کی تنقیح کرتا رہا پھر باہر آ کر اخبار دیکھے۔ آج مقدم پٹواری کو جس کام کی ہدایت کی گئی تھی وہ ابھی مکمل نہیں ہوا ہے اس لیے بیکاری ہے نماز مغرب کے بعد گھر میں گیا۔ چھوکریاں ٹپاخے چھوڑ رہی تھیں۔ تاکید کر دیا کہ آج چونکہ شب برات ہے اس لیے کوئی ٹپاخے نہ چھوڑے۔ اس متبرک رات کو جس کو قرآن نے لیلۃ القدر کہا ہے۔ آتش بازی کے دھوئیں سے مکدر نہ کرنا چاہیے۔ البتہ کل آتشبازی چھوڑ سکتے ہیں۔ اگرچہ اس طرح پیسہ برباد کرنا آج بھی بُرا ہے، اور کل بھی لیکن گناہ کی شدت عبادت کے اوقات میں اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

کھانے سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تفسیر دیکھتا رہا اور اس کے بعد حصص کی تشریح بیوی اور پھوپھی صاحبہ کو سناتا رہا۔ ۹ بجے سے تقریباً ۱۲ بجے تک نماز اور تلاوت قرآن میں مشغول رہا۔ جی تمام رات اسی حالت کے رہنے کو چاہتا ہے مگر مزاج چونکہ اچھا نہیں ہے اس لیے سو گیا۔ ۲ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور سو گیا۔

چہار شنبہ ۶ر فروری ۱۳۳۷ف ۱۵ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۸ر فروری ۱۹۲۸ء

نماز فجر قضا ہو گئی ۷ بجے اٹھ کر قضا نماز معہ چند اور سابقہ قضا نمازوں

کے پڑھی پھر ورزش کر کے کام میں مشغول ہوگیا۔ ۱۲ بجے تک کام کرتا رہا
آج روزہ ہوں ایک بجے سو کر ۲ بجے اٹھا نماز ظہر سے فارغ ہو کر پانچ
بجے تک کام کرتا رہا۔ رات کو کھانے کے بعد دس بجے تک آتشبازی چھوڑی
میں نے تین سال سے شب برات کے ان تمام رسوم کو جو ہمارے یہاں
ادا کیے جاتے تھے اپنے ہاں ممانعت کر دی ہے۔ آتشبازی بھی دو سال سے
موقوف تھی اب کی دفعہ نفس نے بہکایا کہ گاؤں والوں کو اس کی سیر کرانی
چاہیے۔ اندر ہی اندر خود نمائی اور نمائش کے جذبات بھی کام کر رہے تھے آخرش
وہی ہوا جو نفس کا تقاضا تھا۔ جب اس روپیہ کو آگ لگ چکی اور صرف آگ کے
ڈھیر رہ گئے تو آنکھ کھلی اور احساس گناہ ہوا۔ توبہ کی استغفار پڑھی مگر اب
پچھتائے کیا ہوئے۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت رات کو گیارہ کے قریب سویا
مگر معدہ کی خرابی کی وجہ سے تمام رات نیند پریشاں آئی۔ رات کو سحری بھی نہ کر سکا۔

پنجشنبہ ۷ فروردی ۱۳۳۷ف ۱۶ شعبان ۱۳۴۶ھ ۹ فبروری ۱۹۲۸ء
۵½ بجے اٹھا جو آج ضروری نماز فجر تلاوت قرآن وظیفہ معمولی ورزش
اور ناشتہ سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہوگیا۔ باقی دن حسب عادت
کام میں یا مطالعہ میں گزرا۔ کوئی قابل ذکر بات نہ ہوئی۔

جمعہ ۸ فروردی ۱۳۳۷ف ۱۷ شعبان ۱۳۴۶ھ ۱۰ فبروری ۱۹۲۸ء
آج روزہ ہوں ۷ بجے اٹھ کر حمام کیا اور کام میں مشغول ہوگیا
۴ بجے ایک مقدمہ پیش ہوا تھا کہ ایک کنبی نے اپنی بیوی کو پھانسی پر لٹکا
دیا۔ اتفاق سے گاؤں کا مذکوری ادھر سے گزرا اور اس کی چیخوں کی

آواز سن کر چھڑا دیا اگر یہ اور کچھ دیر نہ پہنچ جاتا تو وہ مر گئی ہوتی۔ اگرچہ مجھے ایسے مقدمات کی سماعت کا اختیار نہیں ہے۔ مگر اس خیال سے کہ اگر یہ مقدمہ پولیس کے حوالے ہو تو رعایا کو پریشان ہونا پڑے گا۔ میں نے خود دریافت کی۔ اس کبنی کو خوب پٹوایا اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کیا ارادہ ہے کہ جرمانہ کی رقم سے اس کی عورت کو سونے یا چاندی کی کوئی چیز دلوا دوں۔ انطا کے بعد دیر تک کتاب دیکھی اور سو گیا۔

جرائم کی اطلاعیں ہر طرف سے آ رہی ہیں۔ ورکٹ پلی سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں ایک بنجارہ کے گھر میں نقب کے ذریعہ سرقہ کی واردات ہوئی پولیس موقعہ پر پہنچ گئی ہے اور رعایا پریشان کی جا رہی ہے۔ آج وہاں کے دو بقال روتے ہوئے آئے تھے کہ ان سے سامان مفت حاصل کیا جا رہا ہے اور طرح طرح کے ظلم ہو رہے ہیں۔ تحصیلدار صاحب کو روانہ کیا کہ انسپکٹر صاحب کو میری طرف سے کہیں کہ جاگیر کی رعایا کے ساتھ یہ سلوک مناسب نہیں کیونکہ وہ بے وسیلہ نہیں ہیں۔

رعایا کی اس تکلیف کو دیکھ کر رہ رہ کر مجھے خیال آتا ہے کہ عدالت اور پولیس کے اختیارات سرکار سے حاصل کر لوں۔ لیکن اس میں مجھے سخت پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ اور ماہانہ پولیس کے عملہ اور مجسٹریٹ کی عدالت کے اخراجات کا صرفہ ہوگا جو میری طرف سے ملازم ہوگا۔ آئندہ اس کے متعلق غور کروں گا۔

شنبہ ۹؍ فروری ۱۳۳۷ف ۱۸؍ شعبان ۱۳۴۶ھ ۱۱؍ فبروری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر قرآن شریف کی تلاوت کی پھر

ناشتہ سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہو گیا۔ آج انسپکٹر صاحب پولیس مجھ سے ملنے آئے تھے اور بقالان ورکٹ پلی کی شکایات کے متعلق اپنے عذرات پیش کرتے تھے میں نے باتوں ہی باتوں میں خوب کان کھولے۔ مغرب کے بعد واپس گئے اور میں اپنے معمولی مشاغل میں مصروف ہو گیا۔ گرمی بڑھ رہی ہے۔ رات بھر اچھی گرمی رہتی صرف پچھلے پہر ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔

یکشنبہ ۱۰ر فروردی ۱۳۳۷ف ۱۹ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۱۲ر فبروری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھ کر حمام کیا پھر ناشتہ سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہو گیا اب کنڈور، ورکٹ پلی اور رینگڑ سب کام ختم ہو چکے ہیں۔ لال گڑھی میں البتہ بہت کام ہے مگر اطلاعیں آرہی ہیں کہ وہاں اطراف میں طاعون کے کیس ہو رہے ہیں اس لیے نہیں جا سکتا۔ رمضان کے بعد فصل تابی کی وصولات کے زمانہ میں جانے کا ارادہ ہے تاکہ اپنے سامنے رقم وصول کرواؤں اور تمام انتظامات مکمل کر دوں۔ انشاء اللہ المستعان۔

باقی اوقات مطالعہ اور تلاوت قرآن میں بسر ہوئے۔

دوشنبہ ۱۱ر فروردی ۱۳۳۷ف ۲۰ر شعبان ۱۳۴۶ھ ۱۳ر فبروری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھ کر نماز فجر پڑھی تلاوت قرآن اور ورزش سے فارغ ہو کر زنانہ میں گیا ناشتہ کر کے باہر آیا اور کام میں مشغول ہو گیا۔ آج بیوی بہادر باغ کو گئی ہیں تمام دن وہیں رہیں گی۔ کام بہت تھوڑا تھا فارغ ہو کر کتاب دیکھتا رہا۔ ایک بجے بہادر باغ میں جا کر کھانا کھایا بہت پُر فضا مقام ہے اگر باغ تیار ہو جائے تو بہت اچھی تفریح گاہ ہو گی۔ نماز عصر کے بعد دور تک چہل قدمی کی واپس

آکر کھانا کھایا کتاب دیکھی سوگیا ۲ بجے اٹھ کر سحری کی کل انشاء اللہ روزہ رکھوں گا۔ آج منشی صاحب بلدہ گئے ہیں تین چار روز کے بعد آئیں گے۔

سہ شنبہ ۱۲ ار فروردی ۱۳۳۷ ف ۲۱ ر شعبان ۱۳۴۶ ھ ۱۴ ار فروری ۱۹۲۸ ء

روزہ ہوں۔ نماز فجر اور تلاوت قرآن کے بعد تمام دن تلاوت قرآن میں بسر کیا۔ کام ہوا مگر بہت تھوڑا۔ عصر کے بعد گاؤں کے باہر دور تک چہل قدمی کی اور باغ میں آکر ضروری ہدایات دیئے۔ افطار سے فارغ ہو کر دیر تک کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سوگیا نیند اچھی آئی۔ ۲ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور پھر سوگیا۔

چہارشنبہ ۱۳ ار فروردی ۱۳۳۷ ف ۲۲ ر شعبان ۱۳۴۶ ھ ۱۵ ار فبروری ۱۹۲۸ ء

آج بھی روزہ ہوں۔ نماز فجر ۶ بجے پڑھی تلاوت قرآن اور ورزش سے فارغ ہو کر ایک بجے تک کام کیا۔ تحصیلدار صاحب ورکٹ پلی سے آگئے ہیں ۲ بجے اصلاح بنوا کر حمام کیا۔ نماز ظہر کے بعد باہر آیا اور پھر کام کرتا رہا۔ مغرب کی نماز باہر باجماعت پڑھی۔ رات کو بہت دیر تک کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سوگیا۔ گرمی بڑھ رہی ہے صرف پچھلے پہر سردی ہوتی ہے۔ ۲ بجے اٹھ کر سحری کھائی پھر سوگیا۔

پنجشنبہ ۱۴ ار فروردی ۱۳۳۷ ف ۲۳ ر شعبان ۱۳۴۶ ھ ۱۶ ار فبروری ۱۹۲۸ ء

آج بھی روزہ ہوں۔ صبح ۶ بجے اٹھا نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر بلدہ کو خطوط لکھے پھر باہر آکر کچھ دیر کام کیا۔ دیر تک کتاب دیکھی نماز ظہر

سے فارغ ہوکر سوگیا ۴ بجے کنڈور کلاں کے ماہی تالاب کا ہراج کیا اور ایک مقدمہ کا آخری فیصلہ سنا کر نماز عصر پڑھی اور گاؤں کے اطراف تقریباً ایک میل تک چہل قدمی کی۔ افطار کے بعد دیر تک کتاب الہدیٰ کا مطالعہ کیا۔ شیخو یعقوب حسن صاحب مدراسی نے قرآن مجید کی جدید طرز پر ایک تفسیر لکھی ہے پہلے قرآن کے ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ مثلاً اللہ کی ذات وصفات، انسان، شیطان، حشر و نشر احکام وغیرہ اور ہر باب سے متعلق آیات قرآن اس باب میں نزولی ترتیب کے ساتھ جمع کر کے ان کا ترجمہ اور مختصر تفسیر لکھی ہے۔ یہ کتاب مصنفین اور واعظین کے لیے نہایت مفید ہے کیونکہ آئندہ ان کو کسی مضمون کے لیے آیات قرآن تلاش کرنے میں ویسی دقت نہ ہوگی جیسی اس سے پہلے ہوا کرتی تھی نیز ہر مضمون کی تمام آیتیں یکجا ہونے سے قرآنی مفہوم تک پہنچنا آسان ہوگیا ہے۔

دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہوکر سویا آج ہوا میں خنکی ہے نیند اچھی آئی۔ ½ ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور پھر سو گیا۔

جمعہ ۱۵ / فروردی ۱۳۳۷ف ۱۴/ شعبان ۱۳۴۶ھ ۱۷/ فبروری ۱۹۲۸ء

½ ۵ بجے اٹھا نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر جہادر باغ میں چہل قدمی کی واپس آکر کتاب دیکھتا رہا۔ آج بھی روزہ ہول آج کا روزہ خدا پورا کروادے تو صرف تین روزے قضا کے رہ جاتے ہیں۔ خدا سے امید ہے کہ وہ بھی پورے ہو جائیں گے۔ رمضان شریف کی آمد آمد نے دلوں میں ایک قسم کی امنگ پیدا کر دی ہے۔ اس کی راتوں کا نقشہ ابھی سے آنکھوں میں پھر رہا ہے۔ میرا گزشتہ سال کا رمضان علالت کی وجہ سے سخت بیکاری اور بدمزگی

میں کٹا تھا۔ اس دفعہ خدا سے دعا ہے کہ صحت واطمینان سے خدا پورا کروائے اور اپنے نیک بندوں کے صدقہ میں توفیق عطا کرے کہ اس مبارک مہینہ میں ہم اس کے احکام کی بجاآوری اور عبادت کا پورا پورا حق ادا کریں۔ آج کا روزنامچہ لکھتے ہوئے آئندہ سادہ صفحات پر نظر پڑی اور خیال آیا کہ نہ معلوم ان صفحات پر کیا لکھا جانے والا ہے۔ آیا ہم کو اس کتاب کے پورے کرنے کا موقع ملے گا یا دو چار دس بیس صفحوں کے بعد یہ روزنامچہ ہماری زندگی کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔ اگر لکھنا قسمت میں لکھا بھی ہو تو نہ معلوم ہم کہاں ہوں گے اور کیا کچھ واقعات نوک قلم سے آئندہ صفحات پر مرتسم ہوں گے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ بے اختیار زبان سے یہ مصرع نکل گیا جو میری اس وقت کی کیفیت قلب کا پورا ترجمان ہے۔

"ساماں سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں"

۱۲ بجے منشی صاحب بلدہ سے واپس آئے ان سے وہاں کی تمام کیفیت سنی. نماز ظہر سے فارغ ہو کر سو گیا. ۴ بجے گھر میں جا کر خانگی حسابات دیکھے۔ افطار کے بعد اخبار دیکھتا رہا. دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا. نیند اچھی نہیں آئی سردی آج یک بیک بڑھ گئی ہے۔ ۲ بجے اٹھ کر سحری کھائی پھر سو گیا۔

شنبہ ۱۶ فروردی ۱۳۳۷ف ۲۵ شعبان ۱۳۴۶ھ ۱۸ فبروری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا نماز فجر قضا ہو گئی حوائج ضروری اور قضا نماز سے فارغ ہو کر کرایہ کے چند حسابات دیکھے پھر باہر آکر منشی صاحب سے باتیں کیں بلدہ میں طاعون ابھی تک اسی حالت پر ہے۔ چند واقف کاروں کے

انتقال کی خبر سن کر افسوس ہوا۔ سرکار نے تمام عدالتوں اور مدارس کو سالم ماہ رمضان کی تعطیل دے دی ہے۔ اور ماہ فروردی کی تنخواہ پیشگی تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ خدا مالک کو سلامت رکھے بڑا رعایا پرور بادشاہ ہے۔

۲ بجے تک کتاب دیکھتا رہا۔ نماز ظہر کے بعد رعایا کے چند مقدمات کا تصفیہ کیا اور پھر مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ افطار اور کھانے کے بعد بھی ۹ بجے تک کتاب دیکھی جب فارغ ہو کر اٹھا تو سر میں درد ہو رہا تھا، اور آنکھیں دکھ رہی تھیں دس بجے سو یا سردی بڑھ گئی ہے مگر معدہ کی خرابی کی وجہ نیند نہ آئی ۲ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور پھر سو گیا۔

یکشنبہ ۱۷ فروردی ۱۳۳۷ ف ۲۶ شعبان ۱۳۴۶ھ ۱۹ فبروری ۱۹۲۸ء

۵ ½ بجے اٹھا اور نماز فجر و تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہو گیا۔ رات کی بدخوابی کی وجہ سے سر میں درد ہے۔ موسم کی کچھ عجیب حالت ہے۔ تین روز قبل گرمی بڑھ گئی تھی اور خیال ہوتا تھا اب سردی کا موسم رخصت ہو گیا مگر کل سے پھر سردی چمک گئی ہے۔ آج نماز سے فارغ ہو کر جس وقت روزنامچہ لکھ رہا تھا دیکھا کہ فضا پھر دھندلی ہو رہی ہے۔

یہاں کے دن بڑی ہم آہنگی سے گزر رہے ہیں کام اب کچھ نہیں رہا ہے تمام دن کتاب دیکھتا رہا ہوں۔ شام کو چہل قدمی کرتا ہوں اور افطار کے بعد پھر وہی کتاب۔ یہاں تک کہ کتاب دیکھتے دیکھتے آنکھیں دکھنے لگی ہیں۔ اس لیے آج بعد افطار سیوی سے پڑھوا کر سنی۔ دس بجے نماز سے فارغ ہو کر سویا ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی پھر سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔

دوشنبہ ۱۸ ؍ فروردی ۱۳۳۷ ف، ۲۷ ؍ شعبان ۱۳۴۶ھ ۲۰ ؍ فروری ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہوکر حمام کیا اور کتاب دیکھتا رہا لچھمار یڈی ورکنگ پلی کا پٹواری آیا تھا اس سے کچھ دیر حساب کتاب دیکھے۔ پھر تلنگی کا سبق یاد کرتا رہا۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل تلنگی زبان سیکھنا شروع کیا تھا پھر کثرت کار کی وجہ سے ترک کردیا تھا اب پھر شروع کیا ہوں اور الحمدللہ آج اتنی استعداد ہوگئی ہے کہ کھلی اور صاف تحریر اگر ہو تو ایک دو جملے پڑھ لیتا ہوں اور انسانوں درختوں اور ذاتوں کے نام صحیح طور پر لکھ سکتا ہوں۔

۴ بجے گاؤں کے باہر چہل قدمی کی افطار کے بعد بیوی سے کتاب پڑھوا کر سنتا رہا۔ دس بجے سویا مگر نیند اچھی نہ آئی۔

الحمدللہ کہ آج قضا کے روزے پورے ہوگئے۔ خدا ہی تھا جس نے گزشتہ سال مجھے بیمار کردیا تھا جس کی وجہ سے میں اس کے احکام کی تعمیل سے معذور رہا تھا۔ اور اب اسی کا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے اتنی قوت عطا کی کہ ان قضا شدہ روزوں کو پورا کرلوں اور پھر آئندہ رمضان کے لیے تیار ہوجاؤں۔ سچ ہے انسان کا ارادہ کوئی چیز نہیں۔ اللہ کا ارادہ غالب ہے۔ یَفعَلُ ما یشاء وھو علی کل شیٍ قدیر۔

سہ شنبہ ۱۹ ؍ فروردی ۱۳۳۷ ف ۲۸ ؍ شعبان ۱۳۴۶ھ ۲۱ ؍ فروری ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہوکر قرآن شریف کی تلاوت کی پھر اندر جاکر ناشتہ کیا اور بلدہ کو خطوط لکھے۔ باقی تمام دن مطالعہ میں گزرا۔ احمد شریف صاحب منتظم پولیس ایک مقدمہ کی تفتیش کے سلسلہ میں کنڈور آئے تھے مجھ سے بھی ملنے آئے۔ دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ مزرعہ کنڈور مکلاں میں پرسوں ایک

دھنگر کی لڑکی باولی میں گر کر مر گئی اس کی دریافت کے لیے منتظم صاحب آئے تھے۔ رات کو کھانے کے بعد بیوی سے کتاب پڑھوا کر سنی۔ دس بجے سویا۔ نیند نہایت پریشاں رہی۔ گرمی تو نہ تھی شاید معدہ ہی کی خرابی کا باعث ہو۔

چہارشنبہ ۲۰ فروری ۱۳۳۷ف ۲۹ شعبان ۱۳۴۶ھ ۲۲ فروری ۱۹۲۸ء

۵½ بجے اٹھا۔ نماز فجر کے بعد بالاخانہ پر جاکر قرآن مجید کی تلاوت کی پھر ناشتہ کرکے باہر آیا اور کام میں مشغول ہو گیا۔ ورکشاپ کے لچھما ریڈی آئے تھے۔ ایک ضروری تختہ ان کی مدد سے تیار کرنا تھا۔ کھانے کے اوقات کے علاوہ پانچ بجے تک مسلسل کام کرتا رہا۔ پھر گھر میں جاکر حمام کیا اور بالاخانہ پر جاکر رمضان کا چاند دیکھا۔ مطلع صاف اور چاند نمایاں تھا۔

لوگ ہلال عید کے دیکھنے کی خوشی کرتے ہیں لیکن کیا حقیقت میں ہلال عید اس چاند سے زیادہ باعث مسرت ہے۔ آہ اے ہلال رمضان تو اس ماہ مبارک کی آمد کا اعلان ہے اور اس "شہر رمضان" کے ورود کا مژدہ گوش حق شنو کو سنا رہا ہے۔

"الذی اُنزل فیہ القرآن" جس میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے فضل و کرم سے ہماری ہدایت کے لیے اپنا مقدس و متبرک کلام قرآن مجید و فرقان نازل فرمایا۔ تو اس ماہ مقدس کی آمد کی نوید ہے جس کی ایک رات ہزار راتوں سے بڑھ کر درجہ رکھتی ہے۔

تو ہی اس زنجیر کا حلقہ ہے جس سے شیطان کے پاؤں جکڑ دیے جاتے ہیں اور تو ہی اس قفل کی کلید ہے جس سے دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں اور سن رہا ہوں کہ تو ہنس ہنس کر روزہ دار کو

وہ مژدہ ربانی سنا رہا ہے جس سے اس کے خشک لبوں پر مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے اور اس کے دہن کی بدبو مشک وغیرہ سے چشمک زنی کرنے لگتی ہے تو نوائے حق ہے جو آسمان پر اتر اتر کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے والوں اور اپنا سب کچھ اس کی راہ میں نثار کر دینے والوں کو دعوت دے رہا ہے کہ آؤ دوسری نیکیوں کا بدلا اور عبادتوں کا انعام تو جو کچھ ہے وہ سب کو معلوم ہے اے سچے چاہنے والو، اے اپنے سینوں میں بے قرار دل اور چہرہ پر اشکبار آنکھیں رکھنے والو آؤ، شب وصل آپہنچا تم نے یاد دلدار میں تارے گن گن کر راتیں کاٹی تھیں اور تڑپ تڑپ کر دن گزارے تھے۔ اب تمہاری مراد پوری ہونے کو ہے۔ کیونکہ میں اس مہینہ کی آمد کی نوید لایا ہوں جس میں خواہشات نفسانی سے پرہیز کرنے اپنے آپ کو اللہ کی یاد میں محو کر دینے اور اس کے احکام کی تعمیل میں روزہ رکھنے کا بدلہ صرف جنت، حور و غلماں اور سونے چاندی کے محل نہیں بلکہ وہ محبوب حقیقی ہے۔

جس کے نام کی مالا جپتے رہنا تمہاری زندگی کا مقصد اور جس میں فنا ہو جانا تمہارے لیے حیات جاوید ہے۔

اے ہلال رمضاں میں دیکھ رہا ہوں کہ تو خود بھی خوشی میں اپنے جامہ سے باہر ہے۔ ہنستا ہے مسکراتا ہے اور اسرار سے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہتا جاتا ہے۔ آج میں دل کی گہرائیوں میں تیرے لیے محبت محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے اس مہینہ سے جس کی آمد کا تو اعلان کر رہا ہے ہزاروں امیدیں وابستہ ہیں میں تیرا دل سے خیر مقدم کرتا ہوں اور اللہ سے دعا ہے کہ وہ تیرے آنے کو ہمارے لیے سب مسلمانوں کے لیے مبارک و مسعود کرے، ہمارے قلوب سے گناہوں کی سیاہی دور ہو اور ہم رمضان کی مہمان داری اس کی شان کے مطابق کر سکیں

یہ جذبات اور یہ خیالات تھے جو ہلال رمضاں کو دیکھ کر میرے دل میں پیدا ہو رہے تھے نماز مغرب کے بعد باہر جا کر تراویح کے انتظامات کے لیے ہدایات دیئے۔ پھر کھانا کھا کر تھوڑی دیر کتاب دیکھی باہر آ کر جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھی۔ میں امام تھا اور گاؤں کے اکثر مسلمان مقتدی جن کو بڑی کوشش سے جمع کیا گیا تھا۔ نماز کے بعد مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کی اور تھوڑی دیر وعظ کے طور پر بیان کرتا رہا۔

دس بجے سو رہا ۲ بجے اٹھ کر سحری کھائی۔ پھر کتاب دیکھتا رہا۔ ۵ بجے باہر آ کر جماعت سے نماز فجر پڑھی اور تلاوت سے فارغ ہو کر پھر سو گیا۔

پنجشنبہ ۲۱ فروردی ۱۳۳۷ف غرہ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۳ فبروری ۱۹۲۸ء

۲ بجے سحری کو اٹھا تو (جیسا کہ رمضان میں میری عادت ہے) نماز اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ۷ بجے سویا ۱۰½ بجے تک سوتا رہا۔ پھر باہر گیا اور تمام دن مطالعہ میں گزرا۔ نماز عصر کے بعد گاؤں کے باہر چہل قدمی کی بہادر باغ میں مدرسے کے بچے کھیل رہے تھے دیر تک دیکھ کر واپس آیا۔ افطار اور نماز مغرب (با جماعت) سے فارغ ہو کر گھر میں گیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر کتاب دیکھی اور ۸½ بجے تراویح کے لیے باہر چلا آیا۔ میرا یہاں کا قیام گاؤں والوں کے لیے بہت تشویش کا باعث ہوا۔ ہر وقت جماعت میں دس بارہ مصلی رہتے ہیں۔ کل مغرب کے وقت سے پانچ وقت اذان بھی ہو رہی ہے کچہری میں ایک مغرب رو یاڈ ہالیہ میں نے بطور نماز گاہ کے صاف کروا دیا ہے تراویح کی جماعت میں گھر کی سب عورتوں کے شریک ہونے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ آج کی نماز تراویح میں تقریباً دس عورتیں اور تقریباً پندرہ مرد مصلی

شامل تھے اپنی ان کوششوں کو بارآور دیکھ کر بڑی مسرت ہوتی ہے میں اپنی ساری عمر کی سعادت تصور کروں گا اگر میری وجہ سے ایک مسلمان بھی اپنے بھولے راستے پر آجائے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ان کی رغبت عبادت کو دوام عطا کرے تراویح میں اس خیال سے کہ نئے مصلیوں کو تکلیف اور بیزاری نہ ہو چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھی جا رہی ہیں۔ دس بجے نماز ختم ہوئی فوراً سو گیا۔ ۳ بجے اٹھا سحری کھائی اور کتاب دیکھتا رہا۔ ہمیشہ رمضان میں میری عادت ہے کہ نماز فجر سے فارغ ہو کر سو جاتا ہوں۔

عبدالکریم کی بیٹی بانی ماں یا بنّو ماں سات برس کی ہے بیوی کا ارادہ ہے کہ کل اس کو روزہ رکھوا دیا جائے۔ چنانچہ آج اس کو سحری کھلوائی گئی گاؤں کی چند عورتیں جمع کر لی گئی ہیں

جمعہ ۲۲ فروری ۱۳۳۷ف ۲ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۴ فروری ۱۹۲۸ء

نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ۷ بجے سویا تھا۔ گیارہ بجے اٹھا باہر جا کر تلنگی کا نرسمہوار راؤ سے سبق لیا۔ پھر کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد گاؤں سے باہر چہل قدمی کی۔ افطار اور نماز مغرب کے بعد گھر میں جا کر کھانا کھایا اور کتاب دیکھتا رہا۔ ۹ بجے نماز تراویح پڑھی دس بجے فارغ ہو کر سو گیا۔ آج نماز تراویح کے بعد طبیعت خاص طور پر دعا کی طرف راغب تھی دعا کی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم۔

۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی۔

دھوپ میں حدت پیدا ہو گئی ہے شیمہ دوپہر کے وقت بہت گرم ہو جاتا ہے۔ بلدہ سے آرام کرسی منگوائی تھی آج آگئی ہے۔ کل سے انشاءاللہ بالاخانے

بیشمار ہوں گا۔

شنبہ ۲۲ر فروردی ۱۳۳۷ ۳ رمضان ۱۳۴۶ ۲۵ فبروری ۱۹۲۸ء
۷ بجے نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر سویا۔ گیارہ بجے اٹھا اور بالاخانہ کے برآمدے میں بیٹھا کتاب دیکھتا رہا۔ بڑا اچھا مقام ہے۔ ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں اور دل کو فرحت بخشتی ہیں۔ ۲ بجے نیچے خیمہ میں ظہر کی نماز با جماعت پڑھی پھر بالاخانہ پر آیا اور کتاب دیکھتا رہا۔

روزے نہایت آسان ہیں مجھے اب سے ۴ سال قبل کے رمضان کا خیال آتا ہے جب کہ تیر اور خورداد کا مہینہ ہوتا تھا سورج آگ برساتا تھا اور زمین تپ تپ کر روزہ داروں کو تپاتی تھی۔ دن بڑے ہوتے تھے اور راتیں چھوٹی ہوتی تھیں۔ چوٹی سے ایڑی تک پسینہ بہتا تھا اور تشنگی سے زبان سوکھ کر کانٹا ہو جاتی تھی۔ شکر ہے اس رحیم و رحمن مالک کے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے اس ناچیز بندے کو ان روزوں کے بھی رکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی اور صد ہزار شکر ہے۔ اس ذوالجلال والاکرام کا کہ اب اس نے اپنے بندوں کو اس ابتلا کے زمانہ سے نکالا ہے اور اب رمضان اس موسم میں آرہا ہے جس کی راتیں سال بہ سال بڑی ہوں گی تاکہ کھائیں پئیں اور اس رزاق و رحیم کا شکر کریں۔ اور دن چھوٹا ہوگا جس سے روزہ نہایت ہی آسان ہو جائے گا۔ اللہ توفیق دے کہ ہم اس کے احکام کی کماحقہ تعمیل کر کے اس کے فرماں برداروں میں شامل ہو سکیں۔ نماز تراویح سے فارغ ہوکر گیارہ بجے سویا نیند اچھی آئی۔ تین روز سے نزلہ ستا رہا ہے رات کو سر میں درد رہتا ہے اور خفیف سی حرارت کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔

یکشنبہ ۲۴ فروردی ۱۳۳۷ف ۴ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۶ فبروری ۱۹۲۸ء

کوئی غیر معمولی قابل ذکر واقعہ نہیں ہے دن اپنی یکسانی کے ساتھ گزرا، رات روزداروں کے لیے افطار کی نعمت ساتھ لائی بعض وقت ہم اسی نعمت کے بیجا استعمال سے اس کو اپنے لیے زحمت بنا لیتے ہیں. چنانچہ آج ایسا ہی ہوا کہ افطار اور کھانے سے فارغ ہو کر میں نے اس قدر پانی پیا کہ باعث تکلیف ہو گیا۔ امید تو نہ تھی مگر بڑی مشکلوں سے نماز تراویح پڑھا اور سو گیا۔

دوشنبہ ۲۵ فروردی ۱۳۳۷ف ۵ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۷ فبروری ۱۹۲۸ء

نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر سو گیا تھا۔ ۱۰ بجے اٹھا اور کتاب دیکھتا رہا. تلنگی کی تدریس جاری ہے۔ نماز ظہر با جماعت ڈیرے میں پڑھی پھر بنگلہ پر آکر کتاب بینی میں مشغول رہا. نماز عصر کے بعد نرسہوار راؤ اور منشی صاحب کی ہدایت کے مطابق تلنگی لکھتا رہا. اب الحمد اللہ اتنی استعداد ہو گئی ہے کہ جو کچھ ایک شخص بولتا جاتا ہے صاف اور صحیح لکھ لیتا ہوں. مگر بحیثیت زبان کے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے. افطار اور کھانے سے فارغ ہو کر بیوی سے تاریخ الامت سنتا رہا. محمد اسلم صاحب جیراج پوری پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اسلام کی نہایت مفید اور مستند تاریخ سلیس اردو میں لکھی ہے چونکہ کثرت مطالعہ سے میری آنکھیں کمزور ہو رہی ہیں اس لیے رات کی کتاب بینی کا کام بیوی کے سپرد کیا ہے. وہ پڑھتی ہیں اور میں سنتا ہوں. تراویح سے فارغ ہو کر گیارہ بجے سویا ۳ بجے اٹھ کر روزش کی سحری کھائی اور حسب معمول نماز فجر سے فارغ ہو کر سو یا۔

شنبہ ۲۶ فروری ۱۳۳۷ف ۶ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۸ فروری ۱۹۲۸ء

نماز فجر تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر چھ بجے سویا اور دس بجے اٹھا کتاب دیکھی اور نماز ظہر سے فارغ ہوکر پھر مطالعہ میں مشغول ہوگیا۔ ۳ بجے کماچر میں ایک زمین کی پیمائش کے لیے گیا واپسی میں بہادر باغ کی باولی کو دیکھا۔ کھدائی کے تکمیلہ کا کام شروع ہوگیا ہے۔ مغرب کے قریب گھر آیا۔ نماز عصر قضا ہوگئی۔ افطار اور کھانے سے فارغ ہوکر کتاب۔ ستارہ ہاے بیت بیوی تنہا صحیح صحیح پڑھتی ہیں کہیں کہیں عربوں کے ناموں میں غلطی کرتیں تو میں درست کر دیتا۔ نماز عشا اور تراویح سے فارغ ہوکر گیارہ بجے سویا۔ ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی اخبار دیکھے جو گھر سے آئے ہیں پھر نماز فجر کی تیاری شروع کردی بلدہ سے اطلاعیں آرہی ہیں کہ اب آب و ہوا صاف ہوگئی ہے خصوصاً میرے محلہ میں لوگ آنے لگے ہیں۔ میرا ارادہ بھی ۱۰ ر رمضان کو گھر جانے کا ہے۔ انشاءاللہ۔

چہارشنبہ ۲۷ فروری ۱۳۳۷ف ۷ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۹ فروری ۱۹۲۸ء

۶ بجے نماز اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر سویا۔ گیارہ بجے اٹھا کچھ دیر قصص حسنیں دیکھی پھر حوائج ضروری سے فارغ ہوکر قرآن مجید کی تلاوت کی نماز ظہر ادا کی اور بالاخانہ پر آکر کام کرتا رہا۔ نماز عصر کے بعد بہادر باغ میں چہل قدمی کی افطار اور کھانے سے فارغ ہوکر کتاب سنی۔ تراویح سے فارغ ہوکر گیارہ بجے سویا۔ ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی۔

رات کے ابتدائی حصہ میں گرمی رہتی ہے اور پچھلے پہر سردی ہوتی ہے موسم ایک حالت پر نہیں ہے۔

پنجشنبہ ۲۸ فروردی ۱۳۳۷ف ۸ رمضان ۱۳۴۶ھ یکم مارچ ۱۹۲۸ء
آج نماز فجر قضا ہوگئی. دس بجے اٹھ کر باہر گیا ۱۲ بجے تک کام کرتا رہا. لال گڑھی سے تحصیلدار صاحب کے مراسلے آئے تھے اس کے جواب لکھوائے حمام اور نماز ظہر سے فارغ ہوکر بالا خانہ پر آیا اور کتاب دیکھتا رہا افطار اور اس کے بعد کے اوقات حسب معمول گزرے.

جمعہ ۲۹ فروردی ۱۳۳۷ف ۹ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲ مارچ ۱۹۲۸ء
نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر ۶ بجے سو یا. دس بجے اٹھا اور بارہ بجے تک جاگیر کا کام کیا. نماز ظہر کے بعد بالاخانہ پر جاکر مطالعہ کیا آج دادا صاحب قبلہ نواب محمد دولت خاں نصیب یاور جنگ ثانی کی برسی ہے. گاؤں کے سب مسلمانوں کو دعوت دی ہے یہاں مسلمان زیادہ نہیں رہیں. صرف چھ سات گھر ہیں پچیس تیس مردوں سے زیادہ تعداد نہیں ہے. نماز عصر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کی. مغرب کی نماز بھی جماعت سے ہوی تواضع اور سربراہی کے متعلق ملازمین کو تاکید کر کے اندر آیا کھانا کھاکر کتاب دیکھی ۹ بجے باہر آکر تراویح پڑھی. الحمد اللہ آج تک تراویح باجماعت ہورہی ہے اور ہر وقت جماعت میں بارہ پندرہ مصلی شریک رہتے ہیں. یہاں کے مسلمانوں میں نماز کا شوق ہوگیا ہے. پانچوں وقت اچھی جماعت ہوتی ہے خدا ان کی عبادت کو دوام عطا کرے.

شنبہ ۳۰ فروردی ۱۳۳۷ف ۱۰ رمضان ۱۳۴۶ھ ۳ مارچ ۱۹۲۸ء
نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر سوگیا تھا. ۹ بجے اٹھا

باہر جا کر ۱۲ بجے تک کام کرتا رہا۔ ورکٹ پلی کی فصل ربیع کی ارسال آگئی ہے مقدمات ال موضع کنڈور کے ایک مقدمہ کی سماعت کی نماز ظہر سے فارغ ہو کر بالاخانہ پر آیا اور پانچ بجے تک کام کرتا رہا۔ نماز عصر کے بعد کچہری کے صحن ہی میں چہل قدمی کی آج ایک کومٹی کی اس گستاخی پر کہ کچہری میں میری موجودگی میں پٹواری کو مٹی سے بدزبانی کر رہا تھا غصہ آگیا۔ اس کو سزا دی اور اپنے گناہوں کے لیے اللہ کی درگاہ میں توبہ کرتا رہا۔ افطار کے بعد پانی بہت پی گیا تھا تراویح بڑی مشکل سے پڑھی۔ کل صبح محمد عثمان بلدہ جائے گا تاکہ مکانات کی صفائی کرے کیونکہ ۱۵ رمضان کو میرا اپنا ارادہ بھی زنانے کے ساتھ بلدہ جانے کا ہے۔ اس کو صفائی سے متعلق ہدایات دے دی گئی ہیں۔ گیارہ بجے سویا نیند اچھی آئی ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی۔ تاریخ الامت دیکھتا رہا۔ پھر نماز فجر پڑھے بغیر سو گیا۔

آج کومٹی کی گستاخی سے اس قوم کی ایک عجیب فطرت کا تجربہ ہوا۔ ان پر جس قدر سختی کی جائے اور ان کو جس قدر نقصان پہنچا کر ان پر جبر کیا جائے اتنے ہی یہ سیدھے رہتے ہیں۔ اور ہر حکم تعمیل کر کے اطاعت کرتے ہیں چنانچہ اب تک یہی سلوک یہاں ان کے ساتھ تحصیلدار اور پولیس کے لوگ کرتے رہتے تھے تو ان کو زبان سے ایک حرف کہنے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اب میں نے اپنے زمانہ قیام میں اس تمام ظلم و زیادتی کو بند کر کے ان کے لیے اچھے نرخ مقرر کیے اور وقت پر ادائی رقم کا انتظام کیا اور جن کے ذمے ان کا قرض تھا وہ ان کو دلوا دیا تو اب ان کی یہ حالت ہے کہ دن بدن سرکش اور گستاخ ہوتے جاتے ہیں۔

یکشنبہ ۱۳ر فروردی ۱۳۳۷ف ۱۱ر رمضان ۱۳۴۶ھ ۴ر مارچ ۱۹۲۸ء
گیارہ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر حمام گیا پھر تلاوت قرآن اور نماز ظہر سے فارغ ہو کر تین روز کا روزنامہ لکھا اور کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد گاؤں کے اطراف تقریباً ایک میل تک چہل قدمی کی۔ منشی صاحب بھی ساتھ تھے افطار سے فارغ ہو کر کتاب سنتا رہا۔ نماز تراویح کے لیے باہر جانے کے لیے تیار ہوا تو پھوپھی صاحبہ اور بیوی نے کہا کہ تم نے دس تراویح پڑھے ہیں یہ نفل نماز ہے ابھی تم کمزور ہو اتنی سختی اٹھاؤ گے تو پھر علیل ہو جاؤ گے عشاء پڑھ کر سو جاؤ تو اچھا ہے۔ نفس تو تاک میں تھا لگا تائید کرنے باہر آیا عشاء کی نماز پڑھائی اور گھر میں آکر وتر پڑھ لی۔ اب ضمیر کی باری تھی اس نے ملامت کرنی شروع کی اور ایسے معقول دلائل پیش کیے کہ دل شرم سے پانی پانی ہو گیا۔ اٹھا اور تراویح کی نیت سے بیس رکعت نماز ادا کی اور دوبارہ وتر پڑھ کر سو گیا۔ نیند بڑی اطمینان کی آئی اور ضمیر کی فتح اور نفس کی شکست سے دل پر ایک عجیب قسم کی فرحت چھائی رہی۔

اللہ اسی طرح ہر وقت مجھے نفس پر غالب آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور کتاب دیکھتا رہا۔

دوشنبہ یکم اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۲ر رمضان ۱۳۴۶ھ ۵ر مارچ ۱۹۲۸ء
نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر چند خانگی حسابات کے متعلق گفتگو کی۔ نماز ظہر کے بعد بالا خانہ پر آکر کتاب دیکھی۔ کچھ دیر سو بھی گیا۔ نماز عصر قضا ہو گئی۔ افطار کے بعد گھر میں گیا تو معلوم ہوا کہ بیوی جو بڑے کنڈور کی ایک باولی پر تفریح کے لیے پھوپھی صاحبہ کے ساتھ گئی تھیں اب تک

واپس نہیں آئی ہیں تشویش ہوی. آدمی دوڑائے. کھا چررا ستے ہیں تھی ۷ بجے وہ آگئیں کھانا کھاکر اخبارات دیکھتا رہا. جوگیٹ سے آج ہی محمد عثمان نے روانہ کیے ہیں تراویح کی نماز ڈیرے کے سامنے صحن میں پڑھی چاندنی خوب پھیلی ہوی ہے بڑا لطف آیا. آج منشی صاحب سے اہل مغرب کی کرۂ ماہتاب میں پہنچنے کی کوشش کے متعلق گفتگو کی.

شنبہ ۲ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۳ رمضان ۱۳۴۶ھ ۶ مارچ ۱۹۲۸ء

گیارہ بجے اٹھ کر باہر آیا اور ایک بجے تک کام کرتا رہا. نماز ظہر سے فارغ ہوکر بنگلہ پر آیا اور کتاب دیکھتا رہا. نماز عصر کے بعد چہل قدمی کی افطار کے بعد کتاب دیکھی اور نماز تراویح سے فارغ ہوکر سویا. نیند اچھی آئی.

چہار شنبہ ۳ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۴ رمضان ۱۳۴۶ھ ۷ مارچ ۱۹۲۸ء

تمام دن کام کرتا رہا. کل بلدہ جانا ہے. ۴ بجے حمام کرکے پھر باہر آیا اور کام کرتا رہا. کوٹھیوں کے سب حسابات طے کیا اور اپنے سامنے رقم دلوائی. پرسوں جس کوٹھی کو گستاخی پر سزا دی تھی. اگرچہ اس کا قصور تھا مگر میں رمضان میں کسی کا دل دکھانا اچھا نہ سمجھتا تھا اس لیے اس کی ایک درخواست منظور کرکے صفائی حاصل کی نفس شرمندہ ہوا دل (ضمیر) نے غیر معمولی مسرت محسوس کی.

حمام کے بعد سر میں درد ہونے لگا تھا اور بخار کی علامتیں محسوس ہورہی تھیں. عنبر بام سر کو رگڑا اور افطار کے بعد کونین کھائی بخار کم ہوگیا سامان صبح سے بندھا جارہا ہے. ہنڈیاں تیار کھڑی ہیں. کنڈور سے جو

۳½ ماہ کا رفیق تھا کل رخصت ہوتا ہے. اس کی ایک ایک چیز کو حسرت کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہوں۔ روزنامہ لکھتے وقت خیال آیا کہ کنڈورسے صرف ۳½ مہینے میں جب اتنی محبت ہوگئی ہے اور اس سے رخصت ہونا اتنا شاق ہو رہا ہے تو دنیا سے عمر طبعی کو پہنچنے کے بعد رخصت ہونا کتنا تکلیف دہ ہوگا. اور دعا کی کہ خدائے ذوالجلال والاکرام اپنے حبیب کے طفیل سے اپنی محبت عطا کر اور دنیا سے ایسی حالت میں اٹھا کہ صرف تیرا خیال دل میں صرف تیرا تصور آنکھوں میں اور صرف تیرا ذکر زبان پر ہو۔ آمین ثم آمین۔

پنجشنبہ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۵ رمضان ۱۳۴۶ھ ۸ مارچ ۱۹۲۸ء

سحری کے بعد سامان لدوا کر بنڈیال منشی صاحب کے ساتھ اللہ کی حفاظت میں بلدہ روانہ کیں اور نماز فجر سے فارغ ہو کر انعامات تقسیم کیے کنڈور کے خزانے میں جو رقم موجود تھی وہ حاصل کی اور بہادر بازار کا ایک دفعہ پھر معائنہ کر کے ضروری ہدایات دیئے اور ۹ بجے اللہ کا نام لے کر معہ زنانہ کے موٹر میں سوار ہو گیا. مراد، بانو بی بنت عبدالکریم ساتھ ہیں باقی آدمی فیروز کے ساتھ کرایہ کی موٹر پر روانہ کر دیے گئے ہیں. گیارہ بجے حیات نگر پہنچے. موٹر اپنی تھی وقت بہت تھا اور روزہ ہونے کی وجہ سے کھانے کی فکر نہ تھی خیال ہوا کہ حیات نگر کی مسجد دیکھتا چلوں جو ایک تاریخی مقام ہے اور حیدر آباد کے قدیم آثار میں شمار کیا جاتا ہے. حیدر آباد کے آباد ہونے سے قبل حیات نگر ایک آباد شہر تھا اور سلطان عبداللہ قطب شاہ کی والدہ حیات ماں صاحبہ نے اس کو آباد کر کے وہاں ایک عالی شان مسجد تعمیر کی تھی اور اپنے محلات بھی تیار کروائے تھے. محلات منہدم ہو گئے اور اب ان

کی جگہ نواب ناصر الدولہ بہادر کے زمانہ سے ایک عالی شان باغ ہے جس میں زیادہ تر نارنگی کی کاشت ہوتی ہے۔ آم اور دوسرے میووں کے بھی درخت ہیں۔ ایک مکان بھی ہے جو سب کے سب صرف خاص مبارک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگرچہ اطراف کی خانقاہیں شکستہ ہوگئی ہیں مگر مسجد آثار قدیمہ کی نگرانی میں اب تک قائم اور عبرت آموز دیدۂ بینا ہے۔ میں فنون لطیفہ کا ماہر نہیں ہوں اور نہ میں نے اس کو فنی حیثیت سے دیکھا جو چیز میری دلکشی کا باعث تھی وہ اس کی باوجود وسعت نادر المثال خوبصورتی تھی۔ اگر کسی نے قلعہ گولکنڈہ کے سلاطین قطب شاہی کے گنبد دیکھے ہیں تو وہ آسانی سے اس مسجد کی تعمیر کا زمانہ معین کر سکتے ہیں۔ مسجد کے اطراف چاروں طرف تقریباً ڈیڑھ سو حجرے بنے ہوئے ہیں جس کے سامنے وسیع و طویل دالان ہے۔ مسجد کے داخلہ کے کسی زمانہ میں تین چار راستے چاروں سمتوں میں تھے مگر اب صرف مشرقی دروازہ کھلا ہوا ہے اور باقی چن دیئے گئے ہیں۔ مسجد کے مینار نہایت ہی خوبصورت ہیں اور بہت دور سے نظر آتے ہیں۔ سامنے ایک کشادہ چبوترہ اور اس کے وسط میں ایک حوض ہے جو اس وقت اُس باولی کے پانی سے بھر دیا جاتا ہوگا جو مسجد کے باہر اس کے شمال مشرقی کونے میں اب تک اپنی پوری شان کے ساتھ قائم ہے اور باغ کی آبیاری کر رہی ہے ایک بجے تک مسجد میں بیٹھا عرصۂ تصور میں زمانۂ ماضی کی سیر کرتا رہا۔ ۲ بجے گھر پہنچا۔ نماز ظہر سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند نہ آئی۔

آج گرمی بہت ہے اور صبح چونکہ سویا بھی نہیں تھا اس لیے روزہ بہت سخت ہو گیا ہے۔ نماز عصر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کی۔ افطار اور کھانے سے فارغ ہو کر تنہا نماز تراویح پڑھی۔ بہن جیون خاتون اور ان کے شوہر

چچا سلیم خاں صاحب ملنے آئے تھے۔ گیارہ بجے سویا نیند اچھی آئی۔ ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور نماز فجر پڑھ کر پھر سو گیا۔

جمعہ ۵ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۶ رمضان ۱۳۴۶ھ ۹ مارچ ۱۹۲۸ء

نماز فجر سے فارغ ہو کر بلا تلاوت قرآن سے فارغ ہوئے سو گیا تھا۔ گیارہ بجے اٹھا اور کام میں مشغول ہو گیا۔ کرایہ کے حسابات کیے ڈیوڑھی کی صفائی کا انتظام کیا اور تمام دن ۲½ ماہ کے چھوٹے ہوئے گھر کے انتظامات میں مشغول رہا۔ عصر کے بعد نوشد خاں کے ساتھ نون کرن ٹنڈر رام اور پھوکرل کے پاس جا کر کپڑے دیکھے۔ افطار کے بعد کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز تراویح سے فارغ ہو کر سو گیا ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی پھر نماز سے فارغ ہوئے بغیر سو گیا۔ نیند کا بہت غلبہ تھا۔ سامان رات کو ایک بجے کنڈور سے آیا ہے۔

شنبہ ۶ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۷ رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۰ مارچ ۱۹۲۸ء

۱۰ بجے اٹھا اور حوائج ضروری سے فارغ ہو کر خالو جعفر خاں صاحب کے ساتھ بنگال بنک کو گیا اور زیورات کا صندوق واپس حاصل کیا وہاں سے سکندرآباد گیا۔ کپڑا خریدا کرایہ داروں سے کرایہ کے متعلق گفتگو کی ایک الارم گھڑیال خریدی اور ڈاکٹر کے پاس آنکھوں کا امتحان کروانے گیا معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب ۴ بجے سے ۶ بجے تک دفتر میں رہتے ہیں۔ انتظار کیا اور آنکھوں کا امتحان کروایا سیدھی آنکھ کی بینائی میں فرق ہے اور بائیں آنکھ کچھ چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ غرض ایک گھنٹہ تک تشخیص کروا کر عینک کے لیے آرڈر دیا اور چھ بجے گھر واپس آیا۔ افطار کے بعد کتاب دیکھی۔

زنانی ڈیوڑھی کے سامنے والی مسجد میں میں نے بجلی کی روشنی لگوا دی تھی کنڈوڑ
میں اطلاع ملی تھی کہ وہ خراب ہوگئی ہے اور میں نے لکھا تھا کہ جلد درست کروائی جائے
یہاں آنے کے بعد معلوم ہوا کہ شاہ صاحب میاں خاں صاحب موذن نے منٹ کو
اطلاع دی تھی اور کیالنڈر کمپنی والوں نے آکر لائن درست کردی نگران کے جانے
کے بعد ایک شخص محمد صغدر نامی نے جو سالار جنگ بہادر کے یہاں موٹر ڈرائیور
ہے شاہ صاحب میاں سے ۵ روپے کیالنڈر کمپنی والوں کے نام سے اپنے آپ
منٹ کا ملازم ظاہر کرکے حاصل کیا بلکہ دوسرے روز آکر اور چار روپے کا مطالبہ
کیا کہ سیل (مُہر) توڑ دی گئی ہے اس لیے جرمانہ ادا کیا جائے اور جب میرے ملازمین
نے انکار کیا تو روشنی خراب کردی اور اس کو پھر بند کر دیا۔ کل اس نے مجھ سے
بھی منٹ کے نام سے مطالبہ کیا تھا اور میں نے آج کے وعدہ پر اس کو ٹال دیا
تھا آج میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دھوکہ دے رہا ہے اس کا منٹ
سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آج بعد مغرب جب وہ آیا تو میں نے اس کو مولوی
عبدالرحیم صاحب السیکٹر محکمہ برقی کے حوالے کر دیا جو میرے محلہ میں رہتے
ہیں اور تاکید کی کہ اس کو معقول سزا دلوائیں تاکہ فریبوں کو ایسے دھوکہ
بازوں سے نجات ملے۔

۸ بجے باندور خاں آئے اور ان کی زبانی معلوم ہوا کہ آج پنچل گوڑہ
میں حافظ محمد جناب خاں صاحب قرآن کا ختم کریں گے چونکہ دیر ہو چکی تھی اس لیے
تیار ہو کر عشاء کے فرض سے فارغ ہو کر ان کے ساتھ چنچل گوڑہ گیا۔ نماز آدھی سے
زیادہ ہو چکی تھی مگر میں نے جلدی جلدی پوری کرلی۔ نماز کے بعد حضرت مولوی سید
شہاب الدین صاحب قبلہ نے فضائل قرآن پر وعظ فرمایا۔ میں عام جلسوں میں شریک
ہونے سے بہت گھبرانے لگا ہوں کیونکہ ہر جلسہ میں میں سننے کو جاتا ہوں مگر لوگ

تقریر کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں اور اس قدر منت کرتے ہیں کہ مجبوراً راضی ہونا پڑتا ہے آج بھی یہی ہوا کہ مولوی صاحب کا وعظ ختم ہوتے ہی مولوی سید قاسم صاحب رفیق، گلاب خاں صاحب، حافظ صاحب اور کئی عنایت فرماؤں نے جلسہ میں تحریک کر کے مجبور کر دیا۔ بالآخر تقریباً پون گھنٹہ سورۂ فلق کی ابتدائی چھ آیتیں پڑھ کر تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ ½ ۱ بجے واپس آ کر سو رہا پھر ۳ بجے اٹھا سحری کھائی اور نماز فجر سے فارغ ہو کر سو گیا۔

یکشنبہ ۷ر اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۸ر رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۱ر مارچ ۱۹۲۸ء

دس بجے اٹھا اور ۲ بجے تک کام کرتا رہا پھر اصلاح بنوا کر حمام کیا اور اعظم معین الدین کی دوکان سے جوتے، نیم آستین اور تولیہ خریدے۔ افطار کے بعد نماز تراویح سے فارغ ہو کر سو گیا۔ جماعت یہاں مل نہیں رہی ہے کیوں کہ مسجدیں دور ہیں اس لیے تنہا نماز پڑھتا ہوں۔ شیطان نے بہت کچھ روڑے اٹکائے مگر ہر وقت اللہ کا فضل رہا اور نماز پوری ہوتی رہی۔

دوشنبہ ۸ر اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۹ر رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۲ر مارچ ۱۹۲۸ء

دس بجے اٹھا ایک بجے تک کرایوں کا اور خانگی حساب کیا۔ پھر نماز ظہر سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کی اور پانچ بجے تک مستعملہ کپڑے دیکھے اور بچے پرانے کپڑے بانٹنے کے لیے علیحدہ کیے پانچ بجے سکندرآباد گیا عینک حاصل کی۔ افطار کے کتاب دیکھی اور نماز تراویح سے فارغ ہو کر سو گیا۔

سہ شنبہ ۹ر اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۲۰ر رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۳ر مارچ ۱۹۲۸ء

سحری کے بعد نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ۶ بجے سویا دس بجے اٹھ کر کام کرتا رہا۔ ماندو رخاں کی لڑکی کو بلوایا تھا۔ آئی مگر میرے نزدیک نہ آئی بہت بہت کوشش کی مگر اس نے نزدیک آنا منظور نہ کیا۔ چار برس کی عمر ہو گی اور پوری سمجھدار ہے مگر ضدی بہت ہے۔ ۱۲ بجے باہر گیا۔ سید امیر صاحب آئے تھے ان سے باتیں کیں عطر والا آیا تھا اس سے عطر خریدا۔ ظہر کی نماز قضا ہو گئی بیوی نے طعنے دیئے شرمندہ ہونا پڑا۔ نماز عصر کے بعد توشک خانہ درست کیا۔ افطار کے بعد کتاب دیکھی آج کھجور اچھے آئے تھے خوب کھائے پیٹ میں تکلیف ہو گئی تمام رات بے چینی رہی سحری بھی نہیں کھائی صرف تھوڑی سی کھیر پی لی اور جلدی سو گیا۔

چہارشنبہ ۱۰ ارادی بہشت ۱۳۳۷ف ۲۱ رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۴ مارچ ۱۹۲۸ء

۹ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر حمام کیا پھر موٹر منگوا کر مہاراجہ بہادر کے پاس گیا۔ معتمد صاحب باب حکومت پیشی میں تھے اور حکومت کا کام ہو رہا تھا۔ انتظار کرتا رہا۔ گیارہ بجے برآمد ہوئے اکیلے تھے آدھا گھنٹہ اچھی ملاقات رہی بارہ بجے گھر آیا کتابیں جمائیں نماز ظہر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کی ۴ بجے کپڑے خریدے پھول کر بل کی دوکان کو گیا میری موٹر باہر کھڑی دیکھ کر نواب ولی نواز خاں صاحب وہیں آ گئے۔ داڑھی چھوڑ دی ہے حج کو جا رہے ہیں معلوم ہوا کہ شراب وغیرہ سے بھی پرہیز کر لیا ہے اللہ ہر مسلمان کو نیک توفیق عطا کرے۔ ۶ بجے گھر آیا۔ افطار کے تاریخ الامت دیکھتا رہا۔ ۱۱ بجے تراویح سے فارغ ہو کر سویا ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور کتاب دیکھتا رہا۔ عام فہم تفسیر القرآن لکھ کر خواجہ حسن نظامی صاحب نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے ۵ بجے نماز فجر پڑھی اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ۷ بجے سویا۔

پنجشنبہ ۱۱؍اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۲۲؍رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۵؍مارچ ۱۹۱۸ء

۹ بجے فیروز نے اٹھایا کہ مولوی سید مرتضٰی صاحب آئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ باہر آ کر ملاقات کی حضرت شمسی مدظلہٗ کی عربی تفسیر کی اشاعت کے متعلق گفتگو کرنے آئے تھے۔ اس کا آخری پارہ میرے خرچے سے چھپ رہا ہے ۱۱۰۰ روپیہ میں نے اب تک دے دیا تھا نصف پارہ چھپ چکا ہے۔ باقی کے لیے آج ایک سو روپیہ دیا اس کے بعد گیارہ بجے تک ملاقاتی آتے رہے۔ حضرت قاسم صاحب، میاں صاحب فقیر، حیدر میاں صاحب مشائخ مولوی حافظ عبدالعلی صاحب اور فقیر الدین صاحب مقطعہ دار وغیرہ سے مل کر گھر میں آیا اور دو روز کا روزنامچہ لکھا۔ کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز ظہر سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کی ۴½ بجے موٹر نکلوائی اور بیوی کے ساتھ مشیر آباد گیا۔ پھوپھی صاحبہ صبح یہیں ہیں۔ یہاں کے غرباء میں گیہوں تقسیم کرنے آئے ہیں۔ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ رحمۃ اللہ کی زیارت سے فارغ ہو کر حضرت روشن میاں صاحب قبلہ کی مسجد میں نماز مغرب پڑھی اور معہ پھوپھی صاحبہ اور بیوی کے گھر واپس آیا۔ ۷½ بجے گھر پہنچا۔ کھانا کھا کر تھوڑی دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء اور تراویح سے فارغ ہو کر سو گیا۔ ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی پانچ بجے تک تفسیر کا مطالعہ کیا پھر نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر، بجے سویا۔

جمعہ ۱۲؍اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۲۳؍رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۶؍مارچ ۱۹۲۸ء

۱۰ بجے اٹھا اور تمام دن گھر پر رہا۔ ملاقاتی آتے رہے تھوڑا سا کام بھی ہوا۔ بیوی یوسف خاں صاحب کے یہاں ان کے لڑکے کی روزہ رکھائی میں گئی تھیں رات کو ۹ بجے آئیں۔ رات کو نماز تراویح سے فارغ ہو کر گیارہ بجے سویا مگر

معدہ کی خرابی کی وجہ سے نیند برابر نہ آئی ۲ بجے اٹھو بیٹھا سحری نہیں کھائی صرف کھیر پی لی اور سیوہ کھالیا۔ پانچ بجے تک پھوپھی صاحبہ حضرت سیدامیاں صاحب کے متعلق جواب میرے مرشد ہیں گفتگو کرتا رہا۔ میں نے پہلی بیعت ان کے دادا حضرت خواجہ زادہ میاں صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ اہل دائرہ لو سے کی تھی جن کا فضل و تقدس مسلم گروہ تھا۔ حضرت کے وصال کے بعد آپ کے بڑے فرزند مولوی سید محمود صاحب سے بیعت کی جن کا چار سال پہلے انتقال ہوا اور جن کی جدائی نے قوم کو خالی کر دیا۔ اور آج تک ان کی جگہ پوری نہ ہوئی۔ حضرت مرحوم کے انتقال کے وقت آپ کو سوائے ایک اک سالہ لڑکی کے کوئی اولاد نہ تھی اور آپ کے سب حلقہ بگوشوں کی نظریں آپ کے بھائی مولوی سید علی صاحب پر پڑنے لگیں جس پر ایک ساتھ مصیبتوں کے تین تین پہاڑ ٹوٹے تھے یعنی ایک مہینہ کے اندر رفیق زندگی، جوان بیٹی اور ان دونوں کی تیمارداری کرتے ہوئے عالی قدر اور باپ کے سچے جانشیں بھائی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ حضرت مولوی سید محمود صاحب عرف سید میاں صاحب قبلہ کے انتقال کے بعد دو سال تک تو مولوی سید علی صاحب عرف سیدا میاں صاحب نے ترک دنیا اور فقیری کے اہم شرائط اور اس کی گوناں گوں مشکلات کا خیال کر کے اور پھر اپنی موجودہ حالت کا اندازہ کرتے ہوئے جبکہ دو کمسن بچوں کی پرورش ان کے سر ہو گئی تھی اپنے بھائی کی جانشینی سے انکار کر دیا۔ بالآخر معتقدین کے مجبور کرنے سے گزشتہ سال ماہ رمضان میں ترک دنیا کر کے فقیر ہو گئے اور میرے ساتھ چند اور معتقدین نے حضرت سے علاقہ کر لیا۔ اب مخالفین نے حضرت کے خلاف کئی طرح کی افواہیں مشہور کرنا شروع کر دیں ہیں جس میں سب سے اہم اعتراض یہ ہے کہ سیدا میاں صاحب نے اب تک کسی پیر کامل کی صحبت میں رہ کر فیض نہیں حاصل کیا۔ اسی کے متعلق آج کچھ پی

صاحبہ سے گفتگو کی۔ کل حضرت سے مل کر ان معاملات میں عرض کرنے کا ارادہ ہے۔
نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ۷ بجے سویا۔

شنبہ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۲۴ رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۷ مارچ ۱۹۲۸ء

دس بجے اٹھا ایک بجے تک کتاب دیکھی مولوی احمد عبداللہ صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب سروری ایم اے ایل ایل بی (عثمانیہ) ملاقات کو آئے تھے سروری صاحب کے ذریعہ مولوی سید محی الدین صاحب قادری زور نے جو آج کل لندن میں لسانیات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اپنی دو تصنیفات "اردو کے اسالیب بیان" اور "تنقیدی مقالات" بطور تحفہ روانہ کی ہیں۔ ۲ بجے یہ حضرات تشریف لے گئے اور میں نے گھر میں آکر نماز ظہر اور تلاوت قرآن سے فراغت حاصل کی۔ کچھ دیر خانگی حسابات کیے پھر نماز عصر سے فارغ ہو کر نوشند خاں صاحب کے ساتھ جو ملنے آئے تھے چنچل گوڑہ گیا اور حضرت سید امیاں صاحب سے گفتگو کی، حضرت کے جوابات ایک حد تک معقول ہیں وہ فیض صحبت حاصل کرنے کے لیے حضرت سید جی میاں صاحب قبلہ اہل دائرہ نو کی خدمت میں کرنول حاضر ہونا چاہتے ہیں لیکن جب تک دوسرا نکاح ہو کر گھر کا بندوبست اور کمسن بچوں کی سنبھال کا کوئی انتظام نہ ہو جائے وہ گھر چھوڑ نہیں سکتے۔

مغرب کی نماز حضرت کے ساتھ ہی پڑھی پھر گھر آ کر کھانا کھایا رات کو دیر تک تاریخ الامت دیکھی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے زمانۂ خلافت کے واقعات مولف نے نہایت دیانت سے جمع کیے ہیں اور مسلمانوں کو اس فتنۂ عظیم کے وجود پر نہایت مدلل بحث کی ہے۔ نماز عشاء اور تراویح سے فارغ ہو کر گیارہ بجے سویا۔ ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور پانچ بجے پھر

سو گیا۔ نماز فجر قضا ہوی۔

یکشنبہ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۲۵ رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۸ مارچ ۱۹۲۸ء

دس بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہوکر دو روز کا روزنامہ لکھا۔ حمام کر کے قران مجید کی تلاوت کی پھر نماز ظہر سے فارغ ہوکر سکندر آباد گیا راجہ رام ایر وکیل سے ملا، ملگیات دیکھے۔ نئی گھڑیال کا کانٹا جھڑ گیا تھا درست کروایا اور ۴ بجے گھر کو واپس آیا۔ نماز عصر کے بعد حضرت شمسی مدظلہ کے پاس گیا۔ آج ان کے نواسیوں کی روزہ رکھائی تھی۔ افطار وہیں کیا اور کھانے سے فارغ ہوکر دس بجے تک گراموفون بجاتا رہا جو میں اپنے ساتھ لایا تھا۔ پھر حضرت مولوی سید مرتضیٰ صاحب کے ساتھ ان کی مسجد کو گیا اور نماز عشاء و تراویح باجماعت ادا کی ۱۲ بجے مکان کو واپس آیا اور سو گیا۔ ۳ بجے اٹھا سحری کھائی پانچ بجے تک کتاب دیکھی پھر نماز فجر پڑھ کر سو گیا۔

دوشنبہ ۱۵ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۲۶ رمضان ۱۳۴۶ھ ۱۹ مارچ ۱۹۲۸ء

گیارہ بجے اٹھا۔ کچھ دیر گراموفون بجایا۔ پھر حوائج ضروری اور نماز ظہر سے فارغ ہوکر قرآن مجید کی تلاوت کی۔ آج لیلۃ القدر ہے گھر میں سب نہا دھو کر تیار ہو رہے ہیں اور میں دعا کر رہا ہوں کہ اے قرآن کے نازل کرنے والے داتا قرآن کے لانے والے نبی کا صدقہ شہر رمضان (الذی انزل فیہ القرآن) کا صدقہ لیلۃ القدر (خیر من الف) کا صدقہ اور تیرے ان سب نیک بندوں کا صدقہ جن کو تو نے اس رات کی کماحقہ حرمت کرنے کی توفیق فرمائی تھی مجھ گنہگار کو بھی ہدایت فرما کہ اس رات کو ضائع نہ کروں اور

بیادگار رفیق

توفیق عطا کر کہ اس رات کی شان کے مطابق تیری عبادت کروں اور اس عبادت کو قبول فرما اور دعا کرنے کا وہ طریقہ بتلا جو تیرے نزدیک سب سے زیادہ مقبول ہو، اور ہماری آج رات کی دعاؤں کو قبول کر۔ اسی رات میں ہمارے قلوب کو کھول دے ان میں رقت اور آنکھوں میں آنسو عطا کر عفور قلب عطا فرما کہ یہ پوری طرح رجوع ہو کر تجھے یاد کر سکوں۔ آمین۔

افطار اور کھانے سے فارغ ہو کر تراویح اور تلاوت قرآن میں مشغول ہو گیا۔ دل کھول کر دعائیں کیں ۱۱ ½ بجے اصلاح بنوا کر حمام کیا اور حضرت سید امین صاحب قبلہ کی مسجد میں فریضہ دوگانہ لیلۃ القدر جماعت سے ادا کی پھر وہیں سحری کھائی۔ نونند خاں صاحب شاہ عالم خاں صاحب دریازئی بھیکن خاں صاحب ملازم پائیگاہ حضرت قاسم صاحب میاں صاحب، سید امیر صاحب، فقیر سید امیر صاحب اور رسید نور محمد موٹر ڈرائیور شریک طعام تھے۔ بھیکن خاں صاحب نے ایک سیدھی فرخ بیگی تلوار بڑے اصرار سے نذر دی۔ میں چاہتا تھا کہ وہ قیمت لے لیں۔ آخر ش مجھے مجبور ہو کر تلوار قبول کرنی پڑی۔ صبح پانچ بجے گھر آیا اور نماز فجر پڑھی اور سو گیا۔

ہزار ہا مہینوں سے اچھی رات آئی اور چلی گئی جو دل زندہ اور چشم بیدار رکھتے تھے انہوں نے کچھ حاصل کر لیا اور جو اس نعمت سے محروم تھے وہ جیسے کے ویسے رہ گئے۔ اگر ان کو اپنی زندگی پر یقین ہے تو ایک سال تک انتظار کریں تا کہ پھر اس کے فیوض و برکات سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔

شنبہ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۲۷ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء

گرمی یک بیک بڑھ گئی ہے ۸ ½ بجے تک اچھی نیند آئی مگر اس کے

بعد ایک گھنٹہ تک بے قراری کی نیند سوتا رہا۔ آخر کار اٹھ بیٹھا کتاب دیکھی نعمت خاں صاحب دولت زئی ملاقات کو آئے تھے آج شام کو ان کے پاس علی بخش قوال کا جس کو خواجہ حسن نظامی صاحب نے واعظ قوال کا خطاب دیا ہے گانا ہے۔ چاہتے تھے کہ میں بھی شریک رہوں۔ وعدہ کیا ہے۔ نماز ظہر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کی اور سو گیا۔ ۴½ بجے اٹھا۔ باہر جا کر مولوی عین الدین صاحب عابد بی۔ اے سے اور سید امیر صاحب سے ملاقات کی۔ افطار اور کھانے سے فارغ ہو کر نماز تراویح پڑھی۔ پھر نعمت خاں صاحب کے پاس جا کر علی بخش کا گانا سنا۔ علی بخش کے گانے کو میں گانا نہیں سمجھتا۔ ایک مناسب انداز میں وہ شعر پڑھتا جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ہر مضمون کے اس کو اچھے اچھے سیکڑوں شعر یاد ہیں۔ گیارہ بجے واپس آ کر سویا۔ ۳ بجے اٹھ کر سحری کھائی اور نماز فجر سے فارغ ہو کر چھ بجے پھر سو گیا۔

چہارشنبہ ۱۷ اردی بہشت ۱۳۳۷ ف ۲۸ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۱ مارچ ۱۹۲۸ء

دس بجے اٹھا حمام کیا قرآن مجید کی تلاوت کی۔ نماز ظہر کے بعد بھی دیر تک قرآن دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد باغ عام گیا اور چہل قدمی کی واپسی میں موٹر کا ٹائر پھوٹ گیا۔ افطار اور کھانے سے فارغ ہو کر مندور خاں اور دولت خاں کے ساتھ جو آ گئے تھے حافظ محمد جناب خاں صاحب کے ختم قرآن میں شریک ہونے کے لیے چنچل گوڑہ گیا۔ ہر سال حافظ صاحب تراویح میں تین بار قرآن ختم کرتے ہیں۔ یہ آخری ختم مولوی سید شہاب الدین صاحب کی مسجد میں تھا۔ مجھے پہلے سے اطلاع دی گئی تھی کہ آج تقریر کرنی ہوگی نماز کے بعد غیبت کی برائی پر ایک گھنٹہ تقریر کی کیوں کہ یہ مرض آج کل ہماری قوم

ہیں عام ہو رہا ہے۔ تقریر بہت پسند کی گئی۔ میرے بعد مولوی سید شہاب الدین صاحب قبلہ نے نصف گھنٹہ وعظ فرمایا۔ ۲ بجے گھر آیا۔ ماندور خاں سے ۳۶ف کے حسابات کے متعلق گفتگو ہوئی۔ کہتے تھے کہ میرا دیا ہوا حساب ان کے مشیروں کی سمجھ میں نہیں آیا میں نے کہا کہ وہ ان جدید حسابی طریقوں سے واقف نہیں ہیں اس لیے نہیں سمجھ سکے تم میرے پاس آجاؤ میں تھوڑی دیر میں سب سمجھا دوں گا۔ وہ راضی ہو گئے۔ ۲ بج گئے تھے اس لیے سویا نہیں لیٹا رہا ۲½ بجے سحری کھائی ۴ بجے سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔

پنجشنبہ ۱۸ ارادی بہشت ۱۳۲۷ف ۲۹ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۲ مارچ ۲۸ء

دس بجے اٹھا۔ پھوپھی صاحبہ کا ایک مکان خریدنے کو ایک صاحب آئے تھے ان سے گفتگو کی۔ تھوڑی دیر میں ماندور خاں آگئے اور ۳ بجے تک نہایت صلاحیت کے ساتھ بیٹھے حساب سمجھتے رہے۔ مواضعات کا حساب طے ہو گیا۔ باقی کے لیے وہ کل آئیں گے۔ ۴ بجے نماز ظہر پڑھی ماندور خاں بھی شریک نماز تھے۔ پھر قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بہادر خاں صاحب دولت زئی آئے تھے۔ مغرب کے بعد کھانے سے فارغ ہو کر لیٹا رہا۔ آج نیند نہ ہونے کی وجہ سے روزہ بہت سخت تھا دس بجے نماز تراویح سے فارغ ہو کر سویا۔ یہ میری عمر کا پہلا سال ہے کہ میں نے پورے تیس تراویح پڑھے خدا کا شکر کیا جس نے مجھے اس کی توفیق اور ہمت عطا کی۔ آج افطار کے بعد کونلے اور پیٹھے کا مربہ کھایا تھا۔ ۳ بجے اٹھا تو سر اور گردن بھاری ہو گئے تھے آج رمضان کی آخری سحری کھائی اور پانچ بجے نماز فجر سے فارغ ہو کر سویا۔

فیوض و برکات الہٰی کا مہینہ جس کی آرزو میں مہینوں پہلے سے دل تڑپا کرتے تھے ہم سے رخصت ہو رہا ہے۔ اعضاو جوارح نے کوشش کی کہ اپنی پوری قوت سے اس کے آداب بجالائیں لیکن سرکش نفس اور غافل دل آہ اگر یہ بھی سب کو چھوڑ کر کم از کم اس ایک مہینے میں اپنے معبود کی طرف متوجہ ہو جاتے تو بیشک میں اس مہینہ کو خوشی سے رخصت کرتا۔

جو کچھ مجھ سے ہو سکا اس کے متعلق حضرت حسن بصریؒ کا یہ قول رہ رہ کر یاد آتا ہے کہ "گناہ! ان کے نسبت تو یقین ہے کہ سزا ملے گی۔ اے کاش نیکیوں اور عبادتوں کے متعلق بھی یقین ہوجاتا کہ قبول ہوگئی ہیں۔

جمعہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۳۰ رمضان ۱۳۴۶ھ ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء

۹ ½ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر تین روز کا روزنامہ لکھا اور ۲ بجے تک گھر پر کتاب دیکھتا رہا۔ پھر ڈیوڑھی کو جا کر ملازمین کو صفائی اور فرش کے متعلق ہدایات دیتے۔ پھر اصغر علی، محمد علی عطر فروش لکھنؤ کی دوکان کی جو شاخ حیدرآباد میں قائم ہے اس سے عطر اور محمد اعظم معین الدین کی دوکان سے پاتابے خریدے۔ بالاخانہ سے عید کا چاند دیکھا بہت واضح اور صاف تھا دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔

شنبہ ۲۰ اردی بہشت ۱۳۳۷ف غرہ شوال ۱۳۴۶ھ ۲۴ مارچ ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری اور اصلاح سے فارغ ہو کر حمام کیا۔ نماز فجر کی قضا پڑھی پھر پھوپھی صاحبہ کے گھر میں جا کر عید کا کھانا کھایا۔ میرے یہاں یہ عادت چلی آرہی ہے کہ پہلے دن عید پھوپھی صاحبہ کے پاس ہوتی ہے اور میرا تمام گھر

ان کا مہمان ہوتا ہے اور دوسرے دن میرے یہاں عید منائی جاتی ہے۔ دس بجے نماز عید کے لیے حضرت مولوی سید شہاب الدین صاحب قبلہ کی مسجد کو پنجل گوڑہ گیا۔ اپنے ہوش میں آنے کے بعد آج پہلی دفعہ میں نے عید کی نماز پڑھی۔ اب تک عدم تکمیل شرائط کی وجہ سے نہیں پڑھتا تھا۔ اگرچہ اب بھی میرا وہی خیال ہے لیکن چونکہ نماز جمعہ کی طرح اس سے کوئی فرض نماز ضائع نہیں ہوتی اور گھر پر بیٹھے ہوئے بیہودہ گوئی میں مشغول رہنے کے بجائے ایک جماعت کثیر کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور دوگانۂ شکرانہ ادا کرنا ہر طرح بہتر و مناسب نظر آیا اس لیے شریک ہوگیا۔ نماز کے بعد مسلمانوں کا ایک دوسرے سے ملنا اور سارے رنج و کدورت کو بر طرف رکھ کر معانقہ کرنا قابلِ دید منظر ہوتا ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر حضرت میاں صاحب صفآ سے ان کے مکان پر جا کر عید کی ملاقات کی۔ مولوی سید شہاب الدین صاحب کے سمجھانے بڑے پابند اور عزلت گزین بزرگ ہیں پھر حضرت شمسی مدظلہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تاتار خاں صاحب جمعدار، گلاب خاں صاحب، قادر علی خاں صاحب، نوشند خاں صاحب، یوسف خاں صاحب اور رمانندور خاں صاحب و دولت خاں صاحب بھی ساتھ تھے پھر یوسف خاں اور نوشند خاں کو ساتھ لے کر مکان کو واپس آیا۔ پھوپھی صاحبہ سے عید ملی۔ نماز ظہر سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی کو گیا۔ شام تک عید کے ملاقاتی آتے رہے۔

مہدی علی خاں صاحب، تحو خاں صاحب، اسمٰعیل خاں، غلام رسول خاں صاحب اور غلام محی الدین خاں صاحب وغیرہ وغیرہ احباب ملاقات کو آئے دس بجے سو یا نزلہ زوروں پر ہے نیند برابر نہیں آتی۔

یکشنبہ ۲۱ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۲ شوال ۱۳۴۶ھ ۲۵ مارچ ۱۹۲۸ء

۵ ½ بجے اٹھا نماز فجر پڑھ کر قرآن مجید کی تلاوت کی. پھر ناشتہ کر کے حکیم محمود علی خاں صاحب کے یہاں موٹر بھیجی بیوی کو نزلے سے بخار آگیا ہے. ملاقاتی آتے رہے بھکن خاں صاحب مولوی سید عبد الصمد صاحب مولوی سید بسر محمد صاحب وغیرہ احباب سے ملا. ۱۲ بجے عید کا کھانا کھایا. آج میرے گھر کی عید ہے سکندر خاں صاحب ان کے بھائی ابراہیم خاں صاحب، نوشند خاں صاحب یوسف خاں صاحب اور سید اشرف صاحب چن پٹنی شریک طعام ہیں ملاقاتیوں کا سلسلہ جاری ہے. ۵ بجے نوشند خاں صاحب یوسف خاں صاحب اور بہادر خاں صاحب دولت زئی کے ساتھ نواب قدرت نواز جنگ بہادر ناظم نظم جمعیت کے یہاں ملاقات کو گیا. میری پھوپھری بہن عنایت خاتون کے ایک معاملہ میں سفارش کرنی تھی. واپسی میں مولوی غلام علی صاحب محمدی نائب معتمد صنعت و حرفت سے ملا. پھر گھر آیا. بیوی کو بخار ابھی ہے خود مجھے بھی حرارت محسوس ہو رہی ہے نزلہ عام ہو گیا ہے گرمی بڑھ رہی ہے.

دوشنبہ ۲۲ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۳ شوال ۱۳۴۶ھ ۲۶ مارچ ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا پھر موٹر منگوا کر الوال گیا معلوم ہوا کہ مہاراجہ بہادر اپنی ڈیوڑھی کو واپس چلے گئے ہیں. واپسی میں نواب صاحب پالن پور کو مبارک باد کا تار دیا. کل اخبار میں دیکھا کہ تھا کر الیسہ کی چھاونی جو تقریباً ایک صدی سے انگریزوں کے قبضہ میں تھی وہ انگریزوں نے ان کو واپس کر دی ہے. پھر عید کی مبارک باد بھی دینی تھی کیوں کہ ہر عید کو ان کے پاس سے بلا ناغہ مبارک باد کا کارڈ وصول ہوتا ہے اتفاق

سے عید کے دن ان کی سالگرہ بھی تھی تینوں مبارک بادیں ایک ہی تار میں درج کردیں۔

مہاراجہ بہادر سے ان کی ڈیوڑھی پر ملا۔ ۱۲ بجے واپس آکر کھانا کھایا نماز ظہر کے بعد ڈیوڑھی میں جاکر سو گیا۔ ۳ بجے اٹھا مولوی ابوالحسن سید علی صاحب وکیل آئے تھے ان سے بمبئی میں شاہ افغانستان کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کے واقعات کے متعلق دیر تک گفتگو کی۔ رات کو آٹھ بجے تک ملاقاتیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مولوی احمد عبداللہ صاحب المسدوسی محمد یامین صاحب، علی بن محمد، منور خاں صاحب اہل گڑھوی اور ان کے فرزند مولوی حافظ یعقوب خاں صاحب وغیرہ ملاقاتی آتے رہے۔ ۸ بجے گھر میں آکر کھانا کھایا اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر دس بجے سویا۔ نزلہ نے تمام رات پریشان رکھا نیند برابر نہ آئی لیکن بندہ کا کام ہر حال میں الحمدللہ کہنا ہے۔

سہ شنبہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۴ شوال ۱۳۴۶ھ ۲۷ مارچ ۱۹۲۸ء

تمام دن مکان پر گزرا نماز عصر کے بعد نواب سالار جنگ بہادر کے یہاں گیا ملاقاتیوں کی بھیڑ تھی۔ مولوی غازی الدین صاحب ناظم دارالقضاء کے یہاں گیا مگر ملاقات نہ ہوئی کہیں باہر گئے تھے واپس آکر کھانا کھایا نماز عشاء پڑھی اور ۱۰ بجے سویا آواز بیٹھ گئی ہے نزلہ زوروں پر ہے نیند بالکل نہ آئی۔

چہارشنبہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۵ شوال ۱۳۴۶ھ ۲۸ مارچ ۱۹۲۸ء

۷ بجے ناشتہ کرکے راجہ رام اتبر وکیل کے پاس گیا ایک معاملہ میں

مشورہ کر کے واپس آیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر شام تک ماندور خاں صاحب کو سنہ ۱۳۳۶ فصلی کے حسابات سمجھاتا رہا۔ یوسف خاں صاحب آج اپنے گھر گئے۔ حضرت مبارک میاں صاحب خیر تشریف لائے تھے ان سے دیر تک باتیں کیں اپنا کلام چھپوانا چاہتے ہیں مجھ سے تقریظ لکھنے کی فرمائش کی۔ لکھ دی۔ ۶ بجے سینما دیکھنے گیا۔ ۸½ بجے واپس آیا کھانا کھا کر عشاء کی نماز پڑھی اور سو گیا۔

پنجشنبہ ۲۵/ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۷ فصلی ۶/ شوال سنہ ۱۳۴۶ھ ۲۹/ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

۵½ بجے اٹھا۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا پھر موٹر منگوا کر مشیر آباد گیا۔ حضرت روشن میاں صاحب سجادہ درگاہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسمؒ سے مل کر دیر تک ایک خاص معاملہ میں گفتگو کی۔ پھر حضرت بندگی میاں شاہ قاسمؒ کی زیارت سے فارغ ہو کر والدہ صاحبہ مرحومہ اور دیگر قبور پر فاتحہ پڑھ کر گیارہ بجے گھر آیا۔ ماندور خاں صاحب بھی آ گئے تھے۔ شام تک ڈیوڑھی میں ان کے ساتھ کام کرتا رہا۔ آج حسابات کی تفہیم ختم ہو گئی اب صرف حصہ رسدی کے تختے مرتب کر کے رقوم دے دینا ہے۔ مغرب کے بعد کھانا کھا کر عنایت خاں صاحب دولت زئی کے لڑکے کی میت میں گیا یہ میری پھوپھی بہن دھنا خاتون کے شوہر ہیں۔ آج ان کے دس سالہ لڑکے کا انتقال ہو گیا تھا میت کے ساتھ پھر مشیر آباد جانا پڑا۔ ۱۲ بجے واپس آ کر سو گیا۔ نیند بہت پریشان رہی گرمی زیادہ تھی اس وجہ سے چادر نہ اوڑھی مچھروں نے سونے نہ دیا۔

جمعہ ۲۶/ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۷ فصلی ۷/ شوال سنہ ۱۳۴۶ھ ۳۰/ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

۸ بجے اٹھ کر حوائج ضروری سے فارغ ہونے کے بعد حمام کیا ناشتہ کر کے باہر آیا اور گیارہ بجے تک کام کرتا رہا پھر کھانے سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی گیا اور شام تک کام کرتا رہا۔ باقی وقت حسب معمول گزرا۔

شنبہ ۲۷ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۸ شوال ۱۳۴۶ھ ۳۱ مارچ ۱۹۲۸ء

تمام دن حسب معمول گزرا۔ پھوپھی بی بی خاتون اپنے مقدمہ کے تصفیہ کے لیے کئی روز سے آکر بیٹھی ہیں۔ ان کے مقدمہ میں چار ماہ قبل دس ہزار پر صلح ہو گئی تھی۔ اب وہ رقم کا مطالبہ کرتی رہیں۔ بالآخر آج تمام امور طے پا گئے پانچ بجے ماندور خاں کے ساتھ رائے گل بہادر صاحب وکیل کے پاس گیا اور حصہ رسی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ پھر واپسی میں مولوی حافظ عبدالعلی صاحب سے مل کر گھر آیا۔ دیر تک ماندور خاں سے بھی پھوپھی بی بی خاتون کے مقدمہ میں گفتگو کی اور کھانا کھا کر سو گیا۔

یکشنبہ ۲۸ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۹ شوال ۱۳۴۶ھ یکم اپریل ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھ کر نماز فجر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا۔ کچھ دیر خانگی حسابات کیے پھر ماندور خاں کے ساتھ مہاراجہ بہادر کے پاس گیا۔ مصروف تھے ملاقات نہ ہوئی۔ واپس آکر شام تک رسید وغیرہ مکمل کر کے ماندو خاں کو ان کے حصہ کی رقم ادا کر دی۔ تمام دن کام کرنے سے تھک گیا تھا۔ جلدی کھانا کھا کر سو گیا۔

دوشنبہ ۲۹ اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۰ شوال ۱۳۴۶ھ ۲ اپریل ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا۔ نماز فجر قضا پڑھی گیارہ بجے تک بیوی کے ساتھ حسابات میں مصروف رہ کر بنک اور گھر میں جو رقوم ہیں ان کی تنقیح کی۔ کھانا کھا کر ڈیوڑھی گیا۔ اور دولت خاں کے حسابات مکمل کر کے ان کو رقم ادا کر دی۔ آج بھائیوں کی گزشتہ سال کی حصہ رسی کا کام ختم ہوا۔ حافظ محمد جناب خاں صاحب جمعدار آئے تھے بڑی منتوں کے ساتھ چاہتے تھے کہ پھر میں جمعداران نظم کی کمیٹی میں شریک ہو کر کام کروں آج کی کمیٹی کی شرکت کا وعدہ کیا۔

نعمت خاں صاحب، نوشند خاں صاحب میرے قدیم استاد مولوی سید مصطفٰے صاحب وغیرہ ملاقات کو آئے تھے۔ راجہ رام دلال سے اور راما دلال سے بیچ کچھ صاحبہ کے ریلوے شیر زیج کران کو ملگی دلانے کے معاملے میں گفتگو کی آج گھر میں مہمان آئے ہیں اس لیے ڈیوڑھی ہی میں شام کا کھانا کھا کر نواب ولی داد خاں صاحب کے پاس گیا گیارہ بجے کمیٹی برخاست ہوی واپس آکر سویا۔ نواب ولی داد خاں صاحب سفر حج کا ارادہ رکھتے ہیں اس لیے آج کی کمیٹی نے باتفاق آراء طے کیا کہ ان کے غیاب میں میں کمیٹی کا میر مجلس رہوں مجھے اپنے کاروبار سے فرصت نہیں ہے اور بالکل نہیں چاہتا کہ پھر اس چھوڑے ہوے جھگڑے کو مول لوں مگر بے مروت نہیں ہوں جمعداروں کی منت اور خواہش کو جو خلوص کے ساتھ کی جاتی ہے توڑ نہیں سکتا مجبور قبول کر لیا۔

شنبہ ۳۰ ار دیبہشت ۱۳۳۷ف ۱۱ شوال ۱۳۴۶ھ ۳ اپریل ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر حمام کیا ناشتہ کر کے تین روزہ کار روزنامہ لکھا پھر موٹر منگوا کر معتمدی افواج کو گیا۔ راجہ نرسنگ راج بہادر اور نواب صمد یار جنگ بہادر معتمد افواج سے ملا۔ پھر وہاں سے باب حکومت

کے دفتر کو گیا۔ راجہ محبوب راج بہادر سے مل کر جو آج کل یہاں صیغہ استفسار
میں بحیثیت اہلکار درجہ دوم کارگزار ہیں ایک مقدمہ کے متعلق دریافت کر کے
گیارہ بجے گھر آیا۔ کھانا کھا کر ڈیوڑھی کو گیا اور کام کرتا رہا۔
جاگیرات کا دفتر بھی زنانی ڈیوڑھی سے مردانہ ڈیوڑھی میں منتقل کر دیا ہوں
دفتر کے کمروں کی صفائی کرائی نماز عصر کے بعد نواب ولی داد خاں صاحب جمعدار
حافظ مہتاب خاں صاحب جمعدار محبوب علی خاں صاحب جمعدار اور غلام حسین
خاں صاحب جمعدار تشریف لائے ان کے ساتھ نواب قدرت نواز جنگ بہادر
ناظم نظم جمعیت کے یہاں گیا۔ واپسی میں تالاب کے کٹہ پر چاندنی کی سیر کی پھر
حافظ عبد العلی صاحب وکیل سے مل کر ½ ۸ بجے گھر آیا۔ کھانا کھا کر جلد سو گیا
نیند اچھی آئی۔

چہارشنبہ ۳۱ ر اردی بہشت ۱۳۳۷ف ۱۲ ر شوال ۱۳۴۶ھ ۴ ر اپریل ۱۹۲۸ء
½ ۴ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر نماز ظہر پڑھی اور سورۃ
فتح کا وہ ختم پڑھا جو گزشتہ پنجشنبہ کو حضرت روشن میاں قال صاحب قبلہ
سجادہ درگاہ مشیر آباد نے بتلایا تھا۔ نماز اور ختم سے فارغ ہوا ہی تھا کہ ماندور
خاں عنایت خاں اور منشی صاحب آگئے۔ چند سرکاری معاملات میں گفتگو کر کے
ناشتہ کیا اور نوشند خاں صاحب کے ساتھ معتمدی افواج کو گیا۔ راجہ نرسنگ راج
بہادر سے مل کر نصیب خاں ولد بندہ علی خاں کی سلحداری کے مقدمہ میں گفتگو
کی ۱۲ بجے واپس آیا۔ احمد عبد اللہ صاحب اور ابراہیم خاں صاحب سے ملاقات کی
پھر کھانا کھا کر ڈیوڑھی کو گیا اور سو گیا ۲ بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی پھر کام میں مشغول
ہو گیا۔ نعمت خاں صاحب، کمال خاں صاحب، راجہ رام دلال اور سید صاحب

میاں صاحب ملاقات کو آئے تھے۔ سید صاحب میاں صاحب میرے استاد ہیں۔ میں نے قرآن ان ہی کے ہاتھ پر ختم کیا تھا اور اردو فارسی کی ابتدائی تعلیم بھی ان ہی سے ہوی۔ دس بارہ سال سے بمبئی اور پونہ میں جاکر رہ گئے تھے۔ اب پھر یہاں حیدرآباد میں آگئے ہیں۔

نماز عصر کے بعد نعمت خاں صاحب کے ساتھ افضل گنج کے چمن میں چہل قدمی کی اور یہیں نماز مغرب ادا کی۔ آج عام تفریح کا دن تھا۔ بہت لوگ روشوں پر بیٹھے اور ادھر اُدھر پھر رہے تھے بڑا پُر لطف مقام ہے۔

رات کے کھانے کے بعد حضرت شمسی مدظلہٗ کا ایک رسالہ الایاسینز فی بیان الامانۃ دیکھتا رہا۔ آیتہ انا عرضنا الامانۃ میں جو لفظ امانت ہے اس کی تفسیر لکھی ہے۔ دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہوکر سو رہا نیند اچھی آئی۔ اگرچہ گرمی بہت زیادہ ہے اور پسینہ تمام رات نکلتا رہا۔

پنجشنبہ یکم خورداد ۱۳۳۷ف ۱۳ / شوال ۱۳۴۶ھ ۵ / اپریل ۱۹۲۸ء

۵ بجے اٹھا نماز فجر سورہ فتح کے ختم اور تلاوت قرآن سے فارغ ہوکر روزنامہ لکھا۔ منشی صاحب کو مقدمات کی پیروی کے متعلق ہدایات دیئے، اور ناشتہ کرکے کتاب دیکھتا رہا۔ ۱۲ بجے نوشند خاں صاحب کے ساتھ کھانا کھاکر ڈیوڑھی کو گیا ۲ بجے تک سوکر اٹھا، اصلاح بنوائی ڈیوڑھی کے حوض میں حمام کیا۔ آئسکریم پی اور پانچ بجے تک ملاقاتوں میں مصروف رہا آج میری موٹر بگڑ گئی ہے تین چار روز میں درست ہوگی۔ چنچل گوڑہ کو حضرت بندگی میاں سید خوندمیری رضی اللہ عنہ کی بہرام کا سے لانے جانا تھا نہ جاسکا۔ مغرب کی نماز زنانہ میں پڑھی۔ باقی وقت حسب معمول گزرا۔ دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہوکر سویا۔ معدہ کی خرابی

سے نیند پریشاں آئی۔

جمعہ ۱۲ خورداد ۱۳۳۷ف ۱۴ شوال ۱۳۴۶ھ ۶ اپریل ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر حمام کیا۔ نماز فجر کی قضا اور ناشتہ سے فارغ ہو کر سورہ فتح کا ختم پورا کیا پھر کتاب دیکھتا رہا۔ موٹر کے خراب ہو جانے سے سخت تکلیف ہو گئی ہے۔ آج کہیں جگہ جانا تھا نہ جا سکا۔ مجبوراً غلام محی الدین صاحب کو چٹھی لکھی تھی کر دو میں سے کوئی ایک موٹر روانہ کریں۔ انھوں نے وعدہ بھی کیا تھا مگر ۴ بج گئے اور موٹر نہ آئی آخر کار کرایہ کی موٹر منگوا کر چنچل گوڑہ گیا حضرت شمسی مدظلہٗ سے ایک دو خاص امور کے متعلق گفتگو کی۔ پھر حضرت سید نجی میاں صاحب قبلہ مرحوم اہل اکیلی کی مسجد کے جلسہ میں "بار امانت" کے عنوان پر ۱/۲ گھنٹہ تقریر کی سننے والوں نے کہا کہ دلچسپ اور پراز معلومات تھی۔ نماز مغرب کے بعد تبرکات کی زیارت کرائی گئی۔ اسی خاندان میں حضرت صدیق ولایت رح کی خاص وہ تلوار جس سے آپ نے دشمنوں سے مقابلہ کیا تھا۔ اور وہ ٹپی جو آپ کی آنکھوں پر اس وقت باندھی گئی تھی جب کہ آپ کی آنکھ میں تیر لگا تھا اور حضرت کا قرآن مجید اب تک محفوظ ہے۔ ان آثار متبرکہ کی زیارت کر کے پھر حضرت شمسی مدظلہٗ کے پاس گیا۔ حضرت کے ساتھ نیاز شریف کا کھانا کھایا اور حضرت حاجی میاں صاحب کی مسجد میں ایک اور جلسہ کی شرکت کے لیے گیا۔ حضرت صدیق ولایت کی منقبت میں نظمیں پڑھی گئیں اور میں پھر مجبور کیا گیا کہ تقریر کروں اگرچہ تھک گیا تھا مگر بعض ایسے بزرگوں نے مجبور کیا کہ راضی ہونا پڑا، اور تقریباً ایک گھنٹہ سورۂ کوثر کی تفسیر بیان کی۔ تاتار خاں صاحب جمعدار نے واپسی کے لیے گاڑی کا انتظام کر دیا تھا۔ دس بجے گھر پہنچا اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند

بہت اچھی آئی۔

شنبہ ۳ر خورداد ۱۳۳۷ ف ۱۵ر شوال ۱۳۴۶ھ ۷ر اپریل ۱۹۲۸ء

۵ ½ بجے اٹھا۔ نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کی پھر منشی صاحب کو مقدمات کے متعلق ہدایت دیئے اور ناشتہ کر کے روزنامہ لکھا۔ پھر گیارہ بجے تک کام کرتا رہا۔ کھانے اور نماز ظہر سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی کو گیا اور ۲ ½ بجے تک سوتا رہا۔ پھر اٹھ کر کتاب دیکھی شیخ عمر بن سعید العمودی جن سے میں نے عربی گفتگو سیکھی ہے۔ بہادر خاں صاحب دولت زمانی ان کے فرزند نعمت خاں صاحب کمال خاں صاحب اور سید یوسف صاحب فرزند مولوی سید یعقوب صاحب صدر محاسب پائیگاہ آسمان جاہی ملاقات کو آئے تھے آج بھی موٹر تیار نہیں ہوئی ہے اس لیے مغرب کے بعد تانگہ میں مولوی عبدالعلی صاحب وکیل کے پاس گیا اور کل پیش ہونے والے ایک مقدمہ کے متعلق تفصیلی گفتگو کی ۸ ½ بجے واپس آ کر کھانا کھایا رات کو دس بجے سویا۔ نیند اچھی آئی۔ تمام رات ابر چھایا رہا بجلیاں چمکتی اور بادل گرجتے رہے لیکن بارش نہیں ہوئی۔

یکشنبہ ۴ر خورداد ۱۳۳۷ف ۱۶ر شوال ۱۳۴۶ھ ۸ر اپریل ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حمام کیا اور ناشتہ کر کے کتاب دیکھتا رہا۔ ۱۲ بجے غلام محی الدین صاحب آئے تھے ان سے دیر تک ملاقات کی پھر ڈیوڑھی میں جا کر پانچ بجے تک عنایت خاں صاحب کے ساتھ سابقہ دفتر نظم کو تہذیب دیتا رہا چھ بجے غلام محی الدین صاحب پھر آئے ان کے ساتھ ان کے مکان کو گیا اور وہاں ان کو چھوڑ دے کر خود ان کی موٹر میں چنچل گوڑہ گیا۔ تونسہ خاں صاحب کے مکان میں

عباس خاں صاحب وکیل سے ایک مقدمہ کے متعلق گفتگو کی ۸½ بجے گھر آیا کھانا کھا کر اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر ۱۰ بجے سویا۔

دوشنبہ ۵ ر خورداد ۱۳۳۷ف ۱۷ ر شوال ۱۳۴۶ھ ۹ ر اپریل ۱۹۲۸ء

۵½ بجے اٹھا نماز فجر تلاوت قرآن اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہو کر کتب خانہ کی صفائی میں مصروف ہوا۔ مگر ۹ بجے حضرت شمسی صاحب کے آجانے سے کام ناتمام رہ گیا۔ حضرت ۲ بجے تک تشریف فرما رہے۔ مولوی سعادت اللہ خاں صاحب بھی آگئے تھے دوپہر کا کھانا بھی میرے ساتھ ہی تناول فرمایا ۳ بجے حضرت کے جانے کے بعد تھوڑی دیر سو گیا۔ پھر اٹھ کر سید پیر محمد صاحب سلیم خاں صاحب ہادی حسین صاحب، سید امیر صاحب، سید یوسف صاحب اور راما دلال سے ملاقاتیں کیں۔ آج پھر نزلہ نے زور کیا ہے۔ سر اور گردن میں درد ہے، بخار کی حرارت محسوس ہو رہی ہے، ناک بہہ رہی ہے اور مزاج نہایت بدمزہ ہے رات کو کھانا نہیں کھایا اور صرف دودھ پی کر سو گیا۔ نیند پریشاں آئی اور تمام شب بخار رہا۔

سہ شنبہ ۶ ر خورداد ۱۳۳۷ف ۱۸ ر شوال ۱۳۴۶ھ ۱۰ ر اپریل ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہو کر محبوب علی صاحب متاجر چوبینہ موضع لال گڑھی سے ملا۔ پھر کتب خانہ کی ترتیب و صفائی میں مشغول ہو گیا۔ مزاج اچھا نہیں ہے اس لیے جلد تھک گیا۔ ۱۲ بجے تک کتاب دیکھی پھر کھانا کھا کر ڈیوڑھی گیا پانچ بجے تک یہاں ٹھہرا۔ ملاقاتی آتے رہے۔ ۶ بجے مولوی سعادت اللہ خاں صاحب کے ساتھ حضرت شمسی مدظلہ

کے یہاں گیا۔ دعوت تھی۔ ۹ بجے تک بڑی پُرلطف صحبت رہی۔ دس بجے واپس آکر سویا۔ نیند نہایت اچھی آئی۔ آج ادرک کو بھوبل میں رکھ کر نمک کے ساتھ چبایا تھا اسی سے مزاج صاف ہے۔ نزلہ بخار اور معدہ کی شکایتوں کے واسطے نہایت مجرب نسخہ ہے۔

چہارشنبہ ۷؍ خورداد ۱۳۳۷ف ۱۹؍ شوال ۱۳۴۶ھ ۱۱؍ اپریل ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا مولوی سید مصطفےٰ عرف سید صاحب میاں صاحب تشریف لائے تھے حکیم بھی ہیں ان سے بیوی کا علاج کروانے کا ارادہ ہے۔ دیر تک کیفیت بیان کرتا اور مشورہ لیتا رہا۔ محبوب علی صاحب متاجر آئے تھے ان سے بھی گفتگو کی۔ پھر ناشتہ کر کے کتب خانہ مرتب کیا اور بنگال بنک گیا ریلوے شیئرز کے معاملے میں وہاں کے خزانہ دار سے گفتگو کی ۱۲ بجے کھانا کھا کر ڈیوڑھی گیا اور ۶ بجے تک سابقہ دفتر کا کام عنایت خاں کے ساتھ کرتا رہا۔

آج مزاج اچھا رہا۔ رات کو غلام محی الدین صاحب آئے تھے سکندرآباد کی موٹر کمپنی سے میری جانب سے میری موجودہ گاڑی بیچنے اور نئی خریدنے کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں کل گیارہ بجے اس کا تصفیہ ہو جائے گا۔

موٹر کا بیچنا

پنجشنبہ ۸؍ خورداد ۱۳۳۷ف ۲۰؍ شوال ۱۳۴۶ھ ۱۲؍ اپریل ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر حمام کیا اور ناشتہ کر کے منشی صاحب اور محبوب علی صاحب متاجر کے بیٹے کے ساتھ نائب ناظم جنگلات کے یہاں گیا ان سے موضع لال گڑھی کے جنگلات کے پارچٹھیات کے متعلق گفتگو کی پھر غلام محی الدین کے یہاں گیا اور منشی صاحب وغیرہ کو واپس

کر کے غلام محی الدین کے ساتھ سکندر آباد گیا۔ موٹر کاروں کی کمپنی میں جاکر ایک سلیانڈو کار دیکھی اور نوبت پہاڑ کی بلندی تک اس میں بیٹھ کر امتحان کیا۔ بڑی شاندار اور آرام دہ گاڑی ہے۔ اندر کا تمام فرش مخمل کا ہے۔ قیمت چھ ہزار کلدار ہے۔ میرا خیال تھا کہ اپنی گاڑی اس کمپنی والے کے ہاتھ فروخت کر کے اور جو کمی ہو وہ رقم نقد ادا کر کے یہ گاڑی حاصل کروں لیکن میری گاڑی کی قیمت نہیں بنی وہ ڈیڑھ ہزار میں لینا چاہتا ہے اور میں ڈھائی ہزار میں دینا چاہتا ہوں۔ ۱۲ بجے غلام محی الدین کو ان کے مکان پر چھوڑ کر گھر آیا کھانا کھا کر نماز ظہر پڑھی پھر ڈیوڑھی کو جاکر شام تک عنایت خاں کے ساتھ سابقہ دفتر کی تہذیب کا کام کرتا رہا۔ سید صاحب، میاں صاحب، بہادر خاں صاحب سلیمان خاں صاحب وغیرہ احباب ملاقات کو آتے رہے۔ مغرب کے بعد گھر میں آکر کتب خانہ ترتیب دیا فرصت کم ہے اس لیے کتب خانہ میں ہر روز ایک فن کی کتابیں جماتا ہوں۔ آج دواوین شعراء فارسی و اردو کو ترتیب دیا پھر کھانا کھا کر کتاب دیکھی دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔ نیند بہت اچھی آئی۔

جمعہ ۹ر خورداد ۱۳۳۷ف ۲۱ر شوال ۱۳۴۶ھ ۱۳ر اپریل ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہو کر ½۶ بجے نعمت خاں صاحب کے ساتھ مشیر آباد گیا۔ نعمت خاں صاحب کا ایک عرصہ تک تقاضہ تھا کہ میری اولاد کے لیے ان کے پیر و مرشد حضرت جناب میاں صاحب قبلہ سے دعا کرواؤں۔ آج اسی ارادے سے گیا تھا۔ دیر تک حضرت سے گفتگو کی وعدہ فرمایا ہے پھر حضرت بندگی میاں شاہ قاسم گردہ کی زیارت

سے مشرف ہوکر ½ ۸ بجے گھر آیا۔ ناشتہ کیا، روزنامہ لکھا اور کتاب دیکھتا رہا۔ ۱۰ بجے مہاراجہ بہادر کی ڈیوڑھی کو گیا معلوم ہوا الوال میں ہیں۔ واپس آکر مطالعہ میں مشغول ہو گیا ایک بجے ماندور خاں آئے اور انھوں نے ایک نہایت وحشت ناک خبر سنائی۔ وہ یہ کہ سرکار میں جاگیرات کی جو کارروائی پیش تھی وہ واپس آگئی ہے۔ کنڈور اور ورکٹ پلی کی بحالی کا حکم تو ہو چکا ہے مگر رنگیٹہ جو نوبت کے اخراجات کی جاگیر تھی اس کے شریک خالصہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہ سن کر سخت روحانی تکلیف ہوئی۔ اس لحاظ سے کہ اعلیٰ حضرت قدیم لوازمہ پانے والے اعزازی مثلاً عماری، نوبت وغیرہ کو جو اس زمانے میں قابل فخر چیزیں سمجھی جاتی تھیں بیکار اور فضول تصوّر فرماتے ہیں مجھے پہلے ہی سے اس بات کا اندیشہ تھا اسی لیے میں نے آپس میں صلح کر لینے کی زیادہ کوشش کی تاکہ اس جاگیر کے مابہ النزاع نہ ہونے کی صورت میں اس پر خاص توجہ نہ ہو سکے لیکن وہی ہوا جو ہونا تھا۔ ایک دفعہ اور کوشش کرنے کا ارادہ ہے، آئندہ مرضیٔ مولا۔ ریلوے شیئرز کے دلال سید میاں صاحب سید جلال صاحب، نوشند خاں صاحب وغیرہ ملاقات کو آتے رہے۔ عصر کے بعد آغا محمد علی خاں صاحب، نواب آغا یار جنگ بہادر معتمد مال کے یہاں گیا مگر مکان پر نہ تھے ملاقات نہ ہوئی وہاں سے سینما گیا کیونکہ طبیعت بہت سُن ہے اور کسی بات میں جی نہیں لگ رہا ہے مجھے محاصل جاگیر سے بڑھ کر اعزاز نوبت کی فکر ہے حیدرآباد میں آج تک یہ سب سے بڑا اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ نوبت میرے خاندان میں چار پشت سے چلی آرہی ہے اور اب تک اس کے اخراجات کی جاگیر بھی وراثتاً اجرائی ہوتی رہی اگر دوبارہ توجہ دلائی جائے تو بحال کے احکام ہو جائیں گے۔

۶ بجے واپس آیا۔ ماندور خاں پہلے سے منتظر تھے ان سے دیر تک

باتیں کیں۔ نماز عشاء اور کھانے سے فارغ ہو کر دس بجے سویا۔

شنبہ ۱۰ / فوردادی ۱۳۳۷ف ۲۲ / شوال ۱۳۴۶ھ ۱۴ / اپریل ۱۹۲۸ء

۳ ¾ بجے اٹھا نماز فجر اور سورہ فتح کے ختم سے فارغ ہو کر موٹر منگوائی اور ماندور خاں کے پاس گیا ان کو ساتھ لے کر آغا یار جنگ کے یہاں گیا توقع تھی کہ وہ کوئی اچھا مشورہ دیں گے مگر مشورہ تو ایک طرف انھوں نے سیدھے منہ بات تک نہ کی۔ آدمی بُرے نہیں ہیں۔ شاید کچہری جانے کی جلدی تھی وہاں سے مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ انھوں نے بہت تاسف کیا اور دیر تک اظہار رنج کرتے رہے۔ پھر بطور مشورہ کے فرمایا کہ ان کو بحیثیت صدر اعظم ایک درخواست دی جائے اور اعلیٰ حضرت میں بھی ایک معروضہ پیش کر کے کوشش کی جائے۔ پھر محکمۂ معتمدی افواج کو آیا۔ راجہ نرسنگ راج بہادر سے گفتگو کی۔ انھوں نے ہر ممکنہ امداد کا وعدہ کیا۔ یہاں نوشند خاں صاحب بھی مل گئے، جو میرے ہی ایک کام کے لیے آئے تھے ان کو ساتھ لے کر چنچل گوڑہ گیا۔ یوسف خاں صاحب کے پاس نیاز شریف کی دعوت تھی اس میں شریک ہوے۔ ۲ بجے وہاں سے نعمت باغ کو گیا پھوپھی بی بی خاتون صاحبہ سے ان کے معاملہ میں گفتگو کی پھر رائے گل بہادر صاحب وکیل کے پاس جا کر ان سے مشورہ کیا۔ ان کا خیال ہے کہ بجائے اعلیٰ حضرت کو یا مہاراجہ بہادر کو درخواست دینے کے تحت ہی میں کاروائی کرنا اور یہاں سے اپنے موافق آراء لکھوا کر اوپر لے جانا مناسب ہے۔ ان کے مشورہ سے قلب کو اطمینان ہوا۔ واپس آ کر کئی دلالوں سے ریلوے شیئر کی بابت گفتگو کر کے ایک کے نرخ کو قبول کر لیا اور کل منتقلی کی درخواست دے دینے کا وعدہ کیا نماز عصر کے بعد نرسنگ راج بہادر کے پاس گیا۔ مغرب کے واپس آ کر کھانا کھایا۔ بیوی

پر اس حادثہ کا بہت اثر ہوا ہے رو رہی تھیں ان کو تسلی دی. پھر نماز عشاء پڑھ کر سو گیا.

یکشنبہ ۱۱ر خورداد ۱۳۳۷ف ۲۳ر شوال ۱۳۴۶ھ ۱۵ر اپریل ۱۹۲۸ء

۵ بجے اٹھا نماز فجر اور سورہ فتح کے ختم سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور راجہ نرسنگ راج بہادر کے یہاں گیا ان کو ساتھ لے کر رام جگ موہن لال صاحب کے یہاں گیا جو آج کل ناظم عطیات ہیں ملاقات ہوی اور دیر تک گفتگو ہوی. انھوں نے کہا فرمان کی تعمیل تو رک نہیں سکتی. آپ نظر ثانی کی درخواست دیجئے کوشش کریں گے. وہاں سے راجہ نرسنگ راج بہادر کو معتمدی افواج میں چھوڑ کر خود مولوی شمس الدین صاحب مددگار عطیات کے یہاں گیا. ملاقات نہ ہوی. کچہری گئے تھے پھر مال گزاری کی کچہری کو گیا اور رائے گل بہادر صاحب وکیل سے مل کر گفتگو کی. ۹ بجے واپس آیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نواب شوکت جنگ بہادر کے یہاں گیا. معلوم ہوا جاگیر گئے ہیں. پھر نواب غوث محی الدین خاں صاحب کے یہاں گیا وہ بھی جاگیر میں ہیں. گھر واپس آکر کھانا کھایا اور نو سند خاں صاحب سے گفتگو کی پھر نماز ظہر سے فارغ ہو کر الہی صاحب کے یہاں گیا. میرے استاد اور دفتر پیشی اعلیٰ حضرت ملازم ہیں. مگر اب تک دفتر سے واپس نہیں آئے تھے. واپس آکر ڈیوڑھی میں بیٹھا رہا. سید صاحب میاں صاحب عنایت خاں صاحب وغیرہ احباب ملنے آئے. نماز عصر کے بعد مولوی شمس الدین صاحب کی بیوی کی زیارت میں گیا. پرسوں ان کا انتقال ہو گیا تھا. وہاں سے مہاراجہ بہادر کے یہاں الوال گیا. کل اورنگ آباد کے دورے پر جانے والے ہیں. اس لیے اکثر عہدیدار اور امراء جمع تھے. ایک سے

اپنے معاملہ میں بھی مشورہ کیا۔ بالآخر یہ رائے قرار پائی کہ تحت ہی سے کارروائی کرنا چاہیے۔ مہاراجہ بہادر سے مل کر ۸ بجے گھر آیا۔ کھانا کھا کر نماز پڑھی دعا کی اور سو گیا۔

دوشنبہ ۱۲؍خورداد ۱۳۳۷ف ۲۴؍شوال ۱۳۴۶ھ ۱۶؍اپریل ۱۹۲۸ء

۵ بجے اٹھا نماز فجر پڑھی اور سورۂ فتح کے ختم پڑھے پھر مولوی شمس الدین صاحب کے یہاں گیا۔ ۷ بجے واپس آکر نوشند خاں صاحب کو رنگیڈ روانہ کیا تاکہ فصل تابی کی جو رقم وصول طلب ہے وہ قبل عمل ضبطی وصول کرلیں اور ضروری ہدایات دے کر ناشتہ کیا۔ باہر آکر منتقلی ریلوے شیئرز کی درخواستیں لکھیں پھر راجہ نرسنگ راج بہادر کے یہاں معتمدی فوج میں گیا مولوی عبدالجلیل صاحب مددگار معتمد فوج سے بھی ملاقات ہوی۔ راجہ صاحب کے ساتھ الوال شمبھو پرشاد صاحب مددگار معتمد باب حکومت محمود حسین خاں کے معاملہ میں گفتگو کی جو نصیب خاں کی سلحداری کے مقدمہ میں میرے فریق مخالف ہیں۔ ایک بجے واپس آیا کھانا کھا کر کچھ دیر لیٹا پھر حمام کر کے نماز ظہر پڑھی باہر جا کر منشی صاحب کو ضروری ہدایات دیئے کتاب دیکھی اور نماز ظہر سے فارغ ہو کر نواب یوسف حسین خاں صاحب خلف نواب صف شکن جنگ مرحوم کے یہاں گیا۔ میرے قدیم ملاقاتی ہیں ان کے دادا جن کا عرف عام بھیکو میاں تھا حیدروی تھے اور حیدرآباد کے بڑے امراء میں ان کا شمار تھا۔ ان کے بعد ان کی اولاد نے مذہب بدل دیا جس کی وجہ شاید سلطنت کے ساتھ مذہبی لڑائیوں اور اخراج کا خوف تھا۔

یہاں ۸ بجے تک ٹھہرا رہا۔ مولوی غلام پنجتن صاحب وکیل سے بھی ملاقات ہوگئی۔ ۸½ بجے گھر آکر کھانا کھایا اور جلدی نماز پڑھ کر

سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔

سہ شنبہ ۱۳ر خورداد ۱۳۳۷ف ۲۵ر شوال ۱۳۴۶ھ ۱۷ر اپریل ۱۹۲۸ء

پونے پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فاتحہ و سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور چار روز کا روزنامہ لکھا جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے دماغ میں محفوظ تھا۔ آج کہیں باہر جانا نہ تھا اور طبیعت سُست تھی لیٹ گیا نیند آئی اور ۱۲ بجے تک سوتا رہا پھر کھانا کھا کر نواب یوسف حسین خاں صاحب کے یہاں گیا۔ دیر تک مختلف موضوع پر گفتگو رہی پھر ان کے ساتھ مولوی محمود صاحب قریشی پرسنل اسسٹنٹ مسٹر ٹاسکر صدر المہام مالگزاری کے یہاں گیا انھوں نے امداد کا وعدہ کیا بہت خوش خلق آدمی ہیں۔ واپسی میں نواب صاحب کو ان کے مکان پر چھوڑ کر گھر آیا۔ نماز عصر پڑھ کر نعمت خاں صاحب سے ملاقات کی۔ کتابیں جمائیں، پھر کھانا کھا کر کتاب دیکھی دس بجے سویا۔ نیند اچھی آئی۔

چہار شنبہ ۱۴ر خورداد ۱۳۳۷ف ۲۶ر شوال ۱۳۴۶ھ ۱۸ر اپریل ۱۹۲۸ء

۵ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح اور سورۂ فاتحہ کے ختم سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا۔ ریلوے شیئرز کے معاملہ میں دلال سے گفتگو کی۔ نواب ماندور خاں آئے ہوئے تھے ان کے ساتھ نواب حسین دولت خاں صاحب کے یہاں گیا مگر معلوم ہوا کہ وہ بمبئی گئے ہیں وہاں سے نواب رحیم یار جنگ بہادر سابق ناظم عملیات کے یہاں گیا ملاقات ہوئی اور دیر تک ریگنہ کے معاملہ میں مشورہ ہوتا رہا ان کی بھی یہی رائے ہے کہ سختی سے کارروائی بڑھائی جائے۔ گیارہ بجے واپس آیا کھانا کھا کر ڈیوڑھی گیا تھوڑی دیر کھیلو لاگر کے نماز ظہر پڑھی۔ عنایت خاں صاحب آئے تھے ان کے ساتھ

پانچ بجے تک کام میں مشغول رہا۔ بہادر خاں صاحب دولت زئی ناظم جمعیت کے جمعداروں کی کیٹی کے کام کے لیے آئے تھے۔ ان سے کچھ دیر باتیں کیں۔ نماز عصر کے بعد مولوی سعادت اللہ خاں صاحب اور نعمت خاں صاحب کے ساتھ چنچل گوڑہ گیا۔ آج دو قوم کی قابل قدر ہستیوں نے انتقال کیا ہے۔ ایک حضرت عیسٰی میاں صاحب قبلہ جو قوم میں سب سے زیادہ عمر والے اور عالم فقیر تھے حضرت مرحوم حضرت روشن میاں صاحب (سینڈون کی باڑ والے مسکین صاحب کے دادا) کے خلیفہ اور حضرت نجم الدین میاں صاحب (مولوی سید مرتضیٰ صاحب کے دادا) کے خلیفہ تھے۔

دوسرے مولوی سید خدا بخش صاحب حضرت مولوی سید نصرت صاحب مرحوم کے فرزند عالم اور عالم خاموش طبع بزرگ تھے ان کا آج یکایک قلب کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ میں پہلے مولوی سید شہاب الدین صاحب کے یہاں گیا۔ معلوم ہوا کہ مولوی سید خدا بخش صاحب مرحوم کی میت کل صبح اٹھائی جائے گی وہاں سے حضرت شمسی کے یہاں آیا یہیں کھانا کھایا اور گیارہ بجے تک بیٹھا رہا۔ ۱۲ بجے حضرت عیسٰی میاں صاحب کا دفن ہوا۔ میت میں اچھا خاصا مجمع تھا ایک بجے گھر آکر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو یا۔

پنجشنبہ ۱۵ / خورداد ۱۳۳۷ ف ۲۷ / شوال ۱۳۴٦ھ ۱۹ / اپریل ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر سے فارغ ہو کر پیادہ پا حضرت بندگی میاں شاہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے خطیرہ کو گیا۔ موٹر میں پٹرول نہ تھا اور خیال تھا کہ کوٹھی کے پیچھے سے نئی سڑک جو پڑی ہے اس سے کچھ زیادہ فاصلہ نہیں رہے گا مگر ہم نے موٹر کی رفتار سے اندازہ کیا تھا جب پیادہ پا چلے تو معلوم ہوا کہ تقریباً

دو میل کا فاصلہ ہے۔ پاؤں تھک گئے اور آبلے آ گئے۔ فاتحہ اور زیارت سے فارغ ہو کر عاجزی سے معروضہ کیا۔ اس عرصہ میں موٹر آ گئی تھی مولوی سید خدا بخش صاحب کی بیعت میں گیا۔ وہیں حضرت جناب میاں صاحب قبلہ سے بھی ملاقات ہو گئی۔ دفن کے بعد حضرت سے کچھ دیر گفتگو کی ۹ بجے گھر آیا ناشتہ کر کے سو گیا کیونکہ رات کو نیند پوری نہیں ہوئی تھی ایک بجے کھانے سے فارغ ہو کر ڈیوڑھی کو گیا اور پانچ بجے تک کام کرتا رہا فارغ ہو کر نماز عصر پڑھی پھر سینما کو گیا تماشہ ۸½ بجے ختم ہوا۔ وہاں سے نامپلی کے اسٹیشن کو گیا۔

آج ولی داد خاں صاحب سفر حج پر روانہ ہو رہے ہیں ان کو رخصت کر کے گھر آیا نواب ولی داد خاں صاحب کی حالت ایسی یکایک متغیر ہوئی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ سچ ہے جس کو اللہ ہدایت کرتا ہے اس کو اس کی طرف جھک جانے میں کوئی دیر نہیں لگتی خدا ان کو استقامت عطا کرے اور ان کے یہ خیالات ہمیشہ باقی رہیں۔

جمعہ ۱۶ ، خورداد ۱۳۳۷ف ۲۸ ، شوال ۱۳۴۶ھ ۲۰ ، اپریل ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا ناشتہ کر کے ۲ روز کا روز نامہ لکھا۔ پھر باہر گیا محبوب علی صاحب متاجر چوبینہ موضع لال گڑھی احسن خاں صاحب فرزند نواب نعمان خاں صاحب اور صاحبزادہ نور احمد صاحب وکیل درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کو آ گئے تھے۔ گیارہ بجے اصلاح بنوائی حمام کر کے باہر آیا نوشند خاں صاحب اور تحصیلدار صاحب رگیڈ سے فصل تابی کی رقم وصول کر کے لائے تھے ان کے ساتھ کھانا کھایا حساب دیکھا پھر گھر میں آ کر ظہر کی نماز پڑھی۔ ۳ بجے ڈیوڑھی کو گیا۔ راجہ رام دلال سے باتیں کیں عنایت خاں صاحب

کو بلاکر کام کے لیے رخصت کردیا کیونکہ آج جمعداران لنظم کی کمیٹی ہے۔ حافظ محمد ہدایت خاں صاحب جمعدار، مولوی غلام یٰسین خاں صاحب جمعدار، محبوب علی خاں صاحب جمعدار اور بہادر خاں صاحب کارپرداز کمیٹی شریک تھے چھ بجے کمیٹی برخاست ہوئی اور میں نے نماز عصر پڑھی پھر حضرت بندگی میاں شاہ ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ کے حظیرہ کو گیا۔ نماز مغرب اور زیارت و عرض حال سے فارغ ہوکر ½ ۷ بجے گھر آیا کھانا کھاکر کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہوکر سو گیا۔

آج بہن جیون خاتون آئی تھیں کہنے لگیں میں یہ سن کر پریشان ہوکر آئی ہوں کہ تین روز سے تمھارے یہاں نوبت بند ہے حالانکہ نوبت بفضلِ تعالیٰ اب تک میرے یہاں جاری ہے اور اس کی بندش کا کوئی حکم اب تک مجھے نہیں ملا۔ لوگوں نے نہ صرف یہ مشہور کیا بلکہ یہاں تک خبر اڑا دی کہ سرکار نے بہادر خاں کو طلب کرکے سخت خفگی کا اظہار کیا اور حکم دیا کہ فوراً نوبت بند کردی جائے بعضوں نے کہنا شروع کیا ہے کہ خود میں نے اپنے بھائیوں کے حسد کے تحت میں کارنمائی بگاڑ دی تھی جس کی وجہ سے جاگیر ضبط ہوگئی۔ ان کم عقلوں کو اتنی سمجھ بھی نہیں کہ اگر اس میں میرے ہر ایک بھائی کا ۳؍ کا نقصان ہے تو مجھ اکیلے کا ۱۰؍ کا نقصان ہوا ہے۔ اس سے بیوقوف کوئی ہوسکتا ہے جو دوسرے کے ۳؍ کے لیے اپنے ۱۰؍ کھو دے۔ اللہ ان پر رحم کرے اور مجھے صبر دے اور میری مدد کرے کہ میں اس موضع کو پھر بحال کروالوں۔

شنبہ ۱۷؍ خورداد ۱۳۳۷ف ۲۹؍ شوال ۱۳۴۶ھ ۲۱؍ اپریل ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہوکر ناشتہ کیا پھر حضرت بندگی میاں شاہ ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گیا فاتحہ اور

غرض حال سے فارغ ہوکر ۱/۲ ۷ بجے حضرت سید امان صاحب قبلہ کے یہاں گیا، دیر تک گفتگو کی ۱/۲ ۸ بجے گھر آیا تحصیلدار صاحب کو ضروری ہدایات دے کر لال گڑھی روانہ کیا اور روزنامہ لکھ کر مطالعہ میں مشغول ہوگیا۔ ایک بجے منشی صاحب تختۂ وراثت کی نقل لے کر آئے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سب شمس الدین مددگار ناظم عطیات کی شرارت ہے۔ والد مرحوم کے نام جس وقت دادا صاحب کی وراثت منظور ہوی ہے تو فرمان میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ ریگڈ کرڑا پلی بھی بحال رہے۔ حق مالکانہ سرکار کا تصفیہ آئندہ وراثت کے موقع پر کیا جائے گا۔ اس فرمان سے دو باتیں ثابت ہورہی ہیں ایک تو یہ کہ جاگیر تحقیقاتِ انعام کے بعد بحال کی گئی دوسرے آئندہ وراثت فرمانے یعنی وارث کے نام جاگیر بحال کرنے کا وعدہ فرمایا گیا کیونکہ ایسا نہ ہو تو حق مالکانہ کا تصفیہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ شمس الدین نے اس فرمان کو واضح کیے بغیر بجائے حق مالکانہ کے تعین کے، بحالی ہی کو مرضی سرکار پر محول کردیا جس کی وجہ سے سہو بادی النظری ہوی اور فرمان صادر ہوا کہ جاگیر شریک خالصہ کرلی جائے۔

۳ بجے تختہ وراثت کی نقل لے کر مانڈور خاں کے پاس گیا ان کو ساتھ لے کر گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں گیا ان سے مشورہ کیا طے پایا کہ سہو بادی النظری کی بناء پر نظامت عطیات میں نظر ثانی کی درخواست کی جائے لیکن اس سے قبل کہ درخواست پیش ہو رائے جگ موہن لال صاحب ناظم عطیات کو مہاراجہ بہادر خانگی میں کسی کے ذریعہ سے یہ کہہ دیں کہ "میں چاہتا ہوں کہ یہ نظر ثانی منظور ہو کر میرے ملاحظہ میں آئے تو میں اس کو ایک دفعہ اپنی سفارش کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت میں پیش کروں"۔ تو اس سے ایک قسم کی قوت ہم کو حاصل ہوجائے گی اور نظامت عطیات میں نظر ثانی کے منظور ہونے

میں کسی قسم کی دقت د واقع ہوگی. مہاراجہ بہادر یہاں ہوتے تو یہ کام آسان تھا مگر آج کل وہ ناندیڑ میں ہیں. رائے گل بہادر صاحب کے یہاں سے راجہ نرسنگ راج صاحب کے یہاں گیا اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ کل شام کی گاڑی سے ناندیڑ چلیں. واپسی میں پرانے پل پر ذیقعدہ کا چاند دیکھا مغرب کی نماز پڑھ کر باہر آیا. مبارک میاں صاحب اور نعمت خاں صاحب آئے تھے. ان سے دیر تک باتیں کیں اور باہر ہی ان کے ساتھ کھانا کھایا دس بجے نماز عشاء سے فارغ ہوکر سویا.

یکشنبہ ۱۸ خورداد ۱۳۳۷ف غرہ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ ۲۲ اپریل ۱۹۲۸ء

نماز فجر اور سورہ فتح کے ختم اور ناشتہ سے فارغ ہوکر حضرت بندگی میاں شاہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گیا وہاں سے محکمۂ مالگزاری کو گیا آغا محمد علی خاں آغا یار جنگ بہادر سے ملاقات کی وہیں راجہ نرسنگ راج بہادر، رائے گل بہادر صاحب اور سید پیر محمد صاحب سے ملاقات ہوی سب سے لاحقہ مصیبت سے متعلق مشورہ کیا. سید پیر محمد صاحب صیغہ عطیات کے ایک عرصہ تک صیغہ دار رہے ہیں گیارہ بجے گھر آیا کھانا کھاکر کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز ظہر سے فارغ ہوکر سید پیر محمد صاحب کے ساتھ مولوی فیض الدین صاحب وکیل کے یہاں جاکر ان سے مشورہ کیا. مولوی صاحب محکمۂ مالگزاری کے مشہور وکیل ہیں. واپس آکر سامان سفر کی درستی کے لیے احکام دیے. حضرت شاہ صاحب میاں صاحب خلیفہ حضرت پیر و مرشد مرحوم اور نعمت خاں صاحب تشریف لائے تھے ان سے ملاقات کی، عصر اور مغرب کی نمازیں انھیں کے ساتھ پڑھیں. مغرب کے بعد کھانا کھاکر ضروری سامان لے کر راجہ نرسنگ راج کے پاس گیا. دونوں

بھائیوں (راجہ نرسنگ راج بہادر اور راجہ محبوب راج بہادر) کو ساتھ لے کر اسٹیشن گیا۔ ماندور خاں بھی ساتھ ہیں اور ہمارے سیٹ ریزرف تھے۔ ٹھیک آٹھ بجے بسم اللہ کہہ کر ناندیڑ کی طرف روانہ ہوا۔ سکندرآباد کے اسٹیشن پر نماز عشاء پڑھی اور وظائف سے فارغ ہو کر سو گیا۔ ریل کے ہچکولوں سے نیند برابر نہ آئی صبح چھ بجے گاڑی ناندیڑ پہنچی۔

دوشنبہ ۱۹ خورداد ۱۳۳۷ف ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ ۲۳ اپریل ۱۹۲۸ء

چھ بجے ناندیڑ پہنچے سامان اتروایا اور تانگہ میں لدوا کر خود پیادہ پا مہاراجہ صدراعظم بہادر کے کیمپ کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی مہاراجہ برآمد نہ ہوئے تھے۔ سید محمد مہدی صاحب معتمد باب حکومت سے ملاقات ہوئی انھوں نے ایک کمرہ کا قیام کے لیے انتظام کر دیا۔ راجہ نرسنگ راج بہادر اور راجہ محبوب راج بہادر کے ایک عزیز یہاں پولیس کورٹ انسپکٹر ہیں وہ خود تو وہاں ٹھہرے اور ہم دونوں بھائیوں نے آ کر اپنے کمرے میں اپنا سامان ترتیب سے رکھوایا۔ بازو کے کمرہ میں مولوی جبار صاحب منتظم پیشی مہاراجہ بہادر اور مولوی عبدالغنی صاحب معلم راجہ خواجہ پرشاد بہادر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ دونوں قدیم عنایت فرما ہیں اور مولوی عبدالغنی صاحب تو میرے استاد ہیں جب میں مدرسۂ عالیہ کے کنڈرگارٹن میں پڑھتا تھا اور بہت چھوٹا تھا تو کئی سال میں نے ان سے اردو پڑھی ہے۔

مہاراجہ بہادر کا کیمپ تعلقداری کی کچہری کے سامنے قائم ہے اور دور تک خیمے نصب کیے گئے ہیں خود مہاراجہ بہادر کلب کے اور اس سے متصل ایک مکان میں قیام فرما ہیں۔ باب حکومت کا دفتر اور ہمارے کمرے

تعلقداری کے دفتر کے ایک حصہ میں واقع ہیں۔ کیمپ اسٹیشن سے دو فرلانگ کے فاصلے پر ہے اس لیے ہم کو پیادہ پا آنے میں تکلیف نہیں ہوی تھی۔

آٹھ بجے تک مولوی عبدالغنی صاحب اور غبار صاحب سے باتیں کیں پھر راجہ پلٹن اور پولیس کے گارڈ کی سلامی کی بگلوں نے ہوشیار کیا کہ مہاراجہ بہادر برآمد ہو چکے ہیں۔ ہم بھی تیار ہو کر حاضر ہوے۔ راجہ صاحبان پہلے ہی باریاب ہو چکے تھے۔ میرے پہنچتے ہی خیریت پوچھی اور آنے کی وجہ ذرا پریشانی کے ساتھ دریافت فرمائی میں نے اطمینان دلایا اور نرسنگ راج بہادر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں آپ کے نام ایک رقعہ لکھ دیتا ہوں آپ لے جا کر رائے جگ موہن لال صاحب کو دکھایئے اور میری طرف سے کہیے کہ اس کام کو میرا اپنا سمجھ کر انجام دیں۔ ان کی یہی عنایتیں ہیں جنھوں نے ہم کو گرویدہ کر رکھا ہے۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر وہ محکمہ جات کے معائنہ اور تنقیح کو تشریف لے گئے اور ہم نے اپنے کمرے میں آ کر ناشتہ کیا۔ راجہ صاحبان بھی ساتھ تھے پھر دیر تک ادھر ادھر کی گفتگو رہی گیارہ بجے راجہ صاحبان تشریف لے گئے اور ہم نے ایک گھنٹہ سو کر رات کی نیند پوری کی ۱۲ بجے سب عہدیداروں اور فرزندان مہاراجہ بہادر (راجہ خواجہ پرشاد بہادر، نواب اسد اللہ خاں بہادر، اور نواب عظمت اللہ خاں بہادر عرف اقبال نواب) کے ساتھ کھانا کھایا۔ گرمی کی وجہ سے مہاراجہ بہادر میز پر تشریف نہیں لائے۔

پھر اپنے کمرہ میں واپس آ کر تھوڑی دیر کتاب دیکھی۔ نماز ظہر سے فارغ راجہ نرسنگ راج بہادر کی قیامگاہ پر گیا اور ان کے عزیز رائے بالاجی سہائے صاحب کورٹ انسپکٹر سے ملاقات کی۔ شربت سے تواضع کی گئی۔ پانچ بجے مہاراجہ بہادر کے برآمد ہونے کی اطلاع ملی اور چاروں ساتھیوں نے حاضر

ہو کر سلام عرض کیا۔ دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ رائے منوہر لال صاحب پوری نائب کوتوال اضلاع حاضر تھے۔ مغرب کی نماز ہم دونوں بھائیوں نے پڑھی تو معتمد صاحب باب حکومت نے کہا کہ آپ دونوں بھائی نہایت نیک ہیں۔ میں نے کہا مجھ سے زیادہ ماندور خاں قابل تعریف ہیں کیوں کہ بعض وقت میری نماز اپنی ڈاڑھی اور مولویت کی خاطر بھی ہوتی ہے مگر ان کی نماز خاص اللہ کے لیے ہے۔

مغرب کے بعد مہاراجہ بہادر کسی جلسہ میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے اور ہم سب رائے بالاجی سہائے صاحب کورٹ انسپکٹر کے ساتھ سکھوں کا گردوارہ دیکھنے گئے جہاں انھوں نے پہلے سے میری خواہش پر انتظام کر دیا تھا۔ گردوارہ کیمپ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے تو اس کے برقی گولوں کی روشنی فاصلہ سے نظر آرہی تھی۔ مگر نزدیک پہنچ کر معلوم ہوا کہ عالیشان عمارتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کے وسط میں گرو گوبند سنگھ کا مقبرہ واقع ہے گرو گوبند سنگھ سکھوں کے دسویں اور آخری گرو تھے۔

۲۰ر خورداد ۱۳۳۷ف مطابق ۲۴ر اپریل ۱۹۲۸ء تا ۳۱ر خورداد ۱۳۳۷ف مطابق ۵ر مئی ۱۹۲۸ء تک کے صفحات سادہ ہیں۔ (مرتب)

یکم تیر ۱۳۳۷ف مطابق ۶ر مئی ۱۹۲۸ء و ۲ر تیر ۱۳۳۷ف مطابق ۷ر مئی ۱۹۲۸ء کے صفحات ڈائری سادہ ہیں۔ (مرتب)

سہ شنبہ ۳ر تیر ۱۳۳۷ف ۱۷ر ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ ۸ر مئی ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہو کر سکندرآباد گیا۔ راجہ رام دلال کے ساتھ پھر کر پھوپھی صاحبہ کے لیے ملگیاں اور دو کانیں دیکھیں۔ ایک ملگی مارکٹ بازار میں نواب نعیم یار جنگ بہادر کی جس کی قیمت (۹۰۰۰) اور کرایہ سے روپے ماہانہ ہے اور ایک ملگی ناکہ بازار میں ایک گومٹی کی پسند آئی۔ گھڑیال کا چمڑا بدلوایا اپنے چند سابقہ کرایہ داروں سے حساب کر کے کرایہ وصول کیا اور گیارہ بجے کے قریب واپس ہوا۔ واپسی میں مکتبۂ ابراہیمیہ سے چند کتابیں خریدیں پھوپھی صاحبہ کے گھر میں کھانا کھایا۔ بہن جیون خاتون اور ان کی بڑی بہن حیات النساء خاتون کی بڑی لڑکی مہر خاتون بھی شریک طعام تھے۔ ۱۲ بجے ڈیوڑھی آیا ۳ بجے حمام کیا۔ مہر صاحب سے باتیں کیں چار بجے راجہ رام دلال آیا تھا اس کو دونوں مذکورہ ملگیوں کا بیعانہ دیا اور نماز عصر کے بعد حضرت بندگی میاں شاہ ابراہیمؒ کے خطیرہ میں حاضر ہوا۔

آٹھ بجے گھر آیا کھانا کھا کر نماز عشاء پڑھی اور سو گیا۔ دن کو سرد پانی نہایا تھا اور حوض میں دیر تک تیرا تھا جس کی وجہ سے تمام رات سر میں درد رہا خفیف حرارت رہی اور نیند نہ آئی آج رات کے کھانے کے بعد اطلاع ملی کہ یوسف خاں صاحب جمعدار سوزنی کا دو تین روز کی علالت کے بعد آج انتقال ہو گیا۔ جمعدار صاحب قوم کے ایک معزز فرد اور نہایت خوش خلق و نیک بزرگ تھے۔ آج کل اپنے فرزند نثار مہدی خاں صاحب کے عقد کی تیاریوں میں مصروف تھے جن سے نواب داؤد جنگ بہادر کی پوتی منسوب تھیں۔ اس خبر کے سننے سے سخت رنج ہوا۔ اللہ ان کی مغفرت کرے اور ان کے اہل خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

چہار شنبہ ۴ / تیر ۱۳۳۷ ف ۱۸ / ذی قعدہ ۱۳۴۶ھ ۹ / مئی ۱۹۲۸ء

آج حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی بہرعام ہے۔ صبح نماز فجر کے بعد سو گیا تھا۔ ۷ بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہو کر گھر کے سامنے حضرت شاہ صاحب میاں صاحب کے یہاں اجتماع میں شریک ہوا پھر حضرت مولوی سید داؤد عرف گورے میاں صاحب کے یہاں جاکر اجتماع میں شرکت کی واپس آکر یوسف خاں صاحب مرحوم کی میت میں جانے کا قصد کر رہا تھا کہ اطلاع ملی کہ میت صبح چھ بجے ہو گئی۔ مجبوراً مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ ۱۲ بجے کھانا کھا کر ڈیوڑھی کو گیا اور ۴ بجے تک کام کرتا رہا۔ نماز عصر کے بعد چنچل گوڑہ گیا یوسف خاں صاحب کی تعزیت کی۔ سید مرتضیٰ صاحب کی مسجد میں نماز مغرب پڑھی اور عشاء تک بیٹھا باتیں کرتا رہا۔ نماز عشاء بھی وہیں ادا کی اور دس بجے واپس آیا اور کھانا کھا کر جلدی سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔

پنجشنبہ ۵ / تیر ۱۳۳۷ف ۱۹ / ذلقعدہ ۱۳۴۶ھ ۱۰ / مئی ۱۹۲۸ء

صبح پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور وظائف معمولی سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور کام میں مشغول ہو گیا۔ ۱۲ بجے کھانا کھا کر تھوڑی دیر سو گیا۔ ۲ بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی پھر کتاب دیکھتا رہا۔ مولوی محمد الیاس برنی صاحب پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ کا سفرنامہ بلاد اسلامیہ موسومہ "صراط الحمید" زیر مطالعہ ہے۔ پانچ بجے موٹر منگوا کر حضرت شاہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے حظیرہ کو گیا۔ زیارت سے مشرف ہو کر چنچل گوڑہ میں حضرت بندگی میاں سید راجے محمد رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی پھر حضرت شمسی مدظلہ کے یہاں گیا آج عرس مبارک کی دعوت تھی۔ کھانے سے فارغ ہو کر ۹ بجے حضرت نبی میاں صاحب مرحوم کی

مسجد میں جلسۂ وعظ میں بہ عام کے عنوان پر تقریر کی۔ جلسہ ۱۲ بجے ختم ہوا۔
واپس آکر نماز عشاء پڑھی اور سحری کھائی کیونکہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ
ہے اور ۲ بجے سویا۔

جمعہ ۶ ستمبر ۱۳۳۷ف ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ ۱۱ مئی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھ کر نماز فجر پڑھی اور پھر سو گیا۔ ۸ بجے اٹھا حوائج ضروری
سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہو گیا۔ ۱۲ بجے فارغ ہو کر سو گیا ۲ بجے اٹھا
نماز ظہر پڑھی اور صبح کے وظائف پڑھے۔ راجہ رام دلال کمال خاں صاحب
اور لچھمار ٹیڈی مقدم رنگمٹہ سے باتیں کیں۔ نماز عصر کے بعد سورۂ کہف کی
تلاوت کی ۶ بجے حضرت شاہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گیا مغرب
کے قریب واپس آیا۔ افطار کے بعد حمام کیا ایک خاص عمل جو حضرت جناب
میاں صاحب نے بتایا تھا پڑھ کر کھانا کھایا تھوڑی دیر کتاب دیکھ کر نماز
عشاء پڑھی اور جلدی سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔

شنبہ ۷ ستمبر ۱۳۳۷ف ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ ۱۲ مئی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور وظائف معمولی سے فارغ ہو کر ناشتہ
کیا۔ حضرت مبارک میاں صاحب صبح تشریف لائے تھے ان سے باتیں بھی کیں
اور کام بھی کرتا رہا ۱۲ بجے باہر ہی حضرت کے ساتھ کھانا کھایا اور ڈیوڑھی میں
بطور قیلولہ کے سو گیا۔ ۲ بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور پھر کام میں مشغول ہو گیا
عصر کے وقت حضرت شمسی صاحب قبلہ مدظلہ اور مولوی سید مرتضیٰ صاحب
تشریف لائے دیر تک باتیں کیں پھر سب کے ساتھ حضرت شاہ ابراہیم رح

کی بارگاہ پر حاضر ہو کر زیارت کی۔ پھر چنچل گوڑہ گیا۔ حضرت مدظلہ کو ان کے مکان پر چھوڑ کر خود رحمت علی خاں صاحب کی لڑکی کی تسمیہ خوانی میں گیا ۲ بجے گھر آ کر نماز عشاء پڑھی اور سو گیا۔

یکشنبہ ۸ ر تیر ۱۳۳۷ ف ۲۲ ر ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ ۱۳ ر مئی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر پڑھ کر سو گیا۔ ۷ بجے اٹھ کر حوائج ضروری اور ناشتہ سے فراغت پائی اور دفتر باب حکومت کو گیا۔ ایک مقدمہ کے متعلق راجہ محبوب راج بہادر سے دریافت کر کے واپس آیا اور کام کرتا رہا۔ ۶ بجے کاچیگوڑہ جا کر حضرت شاہ ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کی واپس آکر کھانا کھایا باقی وقت حسب معمول گزرا۔

دوشنبہ ۹ ر تیر ۱۳۳۷ ف ۲۳ ر ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ ۱۴ ر مئی ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھ کر حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور چار روز کا روزنامچہ لکھا۔ حمام کر کے شام کے ۵ بجے تک گھر ہی پر کام کرتا رہا نماز عصر کے بعد حضرت شاہ ابراہیمؒ کے آستانہ پر حاضر ہوا۔

مغرب کے بعد واپس آ کر کھانا کھایا اور چنچل گوڑہ گیا۔ آج مولوی سید مرتضیٰ صاحب نے اپنی مسجد میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا ہے جس میں صرف حضرت مبارک میاں صاحب المتخلص میر اپنا کلام سنائیں گے۔ وہاں پہنچا تو اطلاع ملی کر یونس خاں صاحب جمعدار ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ جمعدار صاحب والد مرحوم کے ماموں زاد بھائی ہیں اور بڑے خاندان کے چشم و چراغ ہیں یوں تو ایک عرصہ سے علیل تھے۔

۱۰ رتیر ۱۳۳۷ف مطابق ۱۵ مئی ۱۹۲۸ء سے ۲۱ تیر ۱۳۳۷ف مطابق ۲۶ مئی ۱۹۲۸ء تک ڈائری کے اوراق معرا ہیں۔ (مرتب)

یکشنبہ ۲۲ رتیر ۱۳۳۷ف ۷ ذلجہ ۱۳۴۶ھ ۲۷ مئی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر پڑھی اور پھر سو گیا۔ ۷ بجے اٹھا ناشتہ کر کے حضرت مولوی سید احمد عرف بادشاہ میاں صاحب کے ساتھ حضرت شمسی مدظلہٗ کے یہاں گیا۔ سبق سے فارغ ہو کر مولوی سید شہاب الدین صاحب کے یہاں ان کے بھائی مولوی سید خدا بخش صاحب مرحوم کے چہلم میں پھر عیسیٰ میاں صاحب قبلہ مرحوم کے چہلم میں گیا۔ گیارہ بجے دونوں دعوتوں سے فارغ ہو کر حضرت شمسی کے یہاں گیا اور ان کو ساتھ لے کر مولوی محمد سعادت اللہ خاں صاحب کے پاس گیا مولوی سید عبدالکریم صاحب نور جانشین حضرت توفیق مرحوم بھی ساتھ ہیں۔ مولوی سعادت اللہ خاں صاحب کے پاؤں میں کچھ چوٹ آگئی ہے۔ اس ملاقات سے عیادت مراد تھی۔ ۲ بجے تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ ۲½ بجے گھر کو واپس آکر تھوڑی دیر قیلولہ کیا پھر کام کرتا رہا۔ پانچ بجے حضرت شمسی مدظلہٗ اور نور صاحب تشریف لائے نماز عصر جماعت کے ساتھ پڑھی کچھ دیر باتیں کیں۔ پھر دونوں حضرات کے ساتھ گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں گیا اپنے مقدمہ کے متعلق مشورہ کر کے حضرت شاہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ پر حاضری دی، اور حضرت مولانا شمسی مدظلہٗ کو ان کے مکان پر چھوڑ کر ۸ بجے کے بعد گھر آیا۔ کھانا کھا کر پھوپھی صاحبہ سے جو چار روز سے خنجل گوڑہ گئی تھیں باتیں کیں پھر نماز عشاء پڑھ کر ۱۰½ بجے سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔ مگر شاید لوگ جاگنے

جانے کے بعد باعث آنکھیں جل رہی ہیں اور سر میں درد ہے۔

---

۲۳ تیر ۱۳۳۷ف مطابق ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء سے ۲۸ تیر ۱۳۳۷ف مطابق ۲ جون ۱۹۲۸ء تک ڈائری کے اوراق مسترائیں (مرتب)

یکشنبہ ۲۹ تیر ۱۳۳۷ف ۱۴ ذلحجہ ۱۳۴۶ھ ۳ جون ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر حمام کیا۔ ناشتہ کر کے دیوان خانہ میں گیا ۱۲ بجے تک ملاقاتی آتے رہے۔ مولوی غوث محمد خاں صاحب حافظ فیض محمد خاں صاحب مولوی احمد عبداللہ صاحب اور نوشند خاں صاحب وغیرہ احباب ملنے آئے۔ ۱۱ بجے گھر میں آکر کچھ دیر حسابی کام کیا۔ منشی صاحب نے کچہریوں سے واپس آکر مقدمات کی کیفیت سنائی۔ کھانا باہر ہی کھایا۔ یوسف خاں صاحب اور نوشند خاں بھی شریک طعام تھے۔ پھر ڈیوڑھی میں جاکر کام میں مشغول ہو گیا۔ بہادر خاں صاحب دولت زئی اور مولوی سید یوسف صاحب وغیرہ احباب ملنے آئے۔ مغرب کے بعد گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں گیا مگر ملاقات نہ ہوئی۔ پھر حسین ساگر کے کٹہ پر چہل قدمی کی اور ۸ بجے کے قریب گھر کو واپس آیا۔ کھانا کھا کر کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء اور اوراد معمولی سے فارغ ہو کر سو گیا۔ آج ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں نیند بہت اچھی آئی۔

آج اطلاع ملی کہ گھر کی کاماٹن باگو کو عید کے دن کتے نے کاٹا تھا جس کے اثر سے آج اس نے بھونکنا شروع کر دیا ہے۔ یہ سن کر سخت افسوس ہوا، باگو ایک نہایت قدیم دیانت دار اور شریف طبیعت کی دھیڑنی تھی میرے

گھر کے اکثر کاروبار اسی کے ذریعہ طے ہوتے تھے۔ دوا کا انتظام کیا ہے مگر کوئی توقع نہیں کہ اب یا گو ہمارے کام آسکے گی۔

---

۳۰ تیر ۱۳۳۷ ف مطابق ۴ جون ۱۹۲۸ء سے یکم امرداد ۱۳۳۷ ف مطابق ۶ جون ۱۹۲۸ء تک ڈائری کے اوراق معرا ہیں۔ (مرتب)

پنجشنبہ ۲ امرداد ۱۳۳۷ ف ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ ۷ جون ۱۹۲۸ء

صبح چھ بجے گاڑی گلبرگہ کے اسٹیشن پر پہنچی۔ سامان اتروایا اور ڈاک بنگلہ کو گیا۔ ایک کمرہ میں سامان رکھوا کر ڈاک بنگلہ کے چپراسی سے ناشتہ تیار کروایا ۸ بجے ناشتہ کر کے تانگہ میں درگاہ شریف کو گیا۔ وضو کر کے نماز فجر کی قضا پڑھی پھر حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی اور دوسرے بزرگان دین کی جو درگاہ شریف میں مدفون ہیں زیارت کی۔ وہاں سے حضرت شیخ سراج الدین جنیدی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پر حاضر ہوا زیارت کی حال دل عرض کیا اور اس پہلو کے درخت سے مسواک کے لیے کاڑیاں توڑیں جو حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا لگایا ہوا ہے۔ واپسی میں حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کے چلّہ کی جس کو تخت شریف بھی کہتے ہیں زیارت کر کے اور اس دیوار کو دیکھ کر جس کے متعلق مشہور ہے کہ حضرت خواجہ صاحبؒ کے پوتے حضرت سید ندیم اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سوار ہو کر اس کو چلایا تھا۔ ڈاک بنگلہ کو واپس آیا۔ چپراسی نے کھانا تیار رکھا تھا، کھا کر سو گیا کیونکہ رات ریل میں بسر کرنے کی وجہ سے نیند نہ آئی تھی۔ ارادہ تین بجے اٹھنے کا تھا مگر پانچ بجے تک آنکھ نہ کھلی۔ اٹھ کر جلدی جلدی حوائج ضروری سے فارغ

ہوکر وضو کیا اور نماز عصر پڑھی ارادہ تھا کہ ایک دفعہ پھر درگاہ شریف پر حاضر ہوکر معروضہ کرلوں لیکن یک بیک جنوب مشرق سے کالی کالی گھٹائیں اور برسنے لگیں اس قدر سخت بارش ہوی کہ کئی مکان گر گئے اور اس کا سلسلہ رات کو آٹھ تک اسی شدت کے ساتھ اور صبح تک تھوڑا تھوڑا جاری رہا اس لیے سب ارادے ٹوٹ گئے اور مجبوراً ڈاک بنگلہ ہی میں بیٹھے رہنا پڑا۔ بازو کے کمرہ میں ایک مسلمان انسپکٹر صاحب خفیہ پولیس ٹھہرے ہوے تھے ان سے دیر تک باتیں کیں۔ پھر کھانے اور نماز سے فارغ ہوکر سو گیا نیند بڑے مزے کی آئی۔

جمعہ ۳۱ امرداد ۱۳۳۷ف ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۴۶ھ ۸ جون ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا حوائج ضروری اور نماز فجر سے فارغ ہوکر ناشتہ کیا سامان بندھوایا اور اسٹیشن کو گیا۔ ۷ بجے گاڑی آئی سوار ہوکر تانڈور کو روانہ ہوا۔ موسم نہایت خوشگوار ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں۔ ابر چھایا ہوا ہے۔ ہر چیز پر ایک تازگی چھائی ہوی ہے۔ ریل میں نہایت لطف کے ساتھ وقت کٹا۔ گیارہ بجے تانڈور پہنچ کر ویٹنگ روم میں قیام کیا۔ فیروز کا انتظار ہے جو بلدہ سے میل میں آرہا ہے۔ بارہ بجے میل بھی آگیا۔ اس میں دولت خاں صاحب اور نتھو خاں صاحب بھی آگئے، کوڑنگل سے ولایت علی خاں نے میرے لیے توشہ روانہ کیا تھا۔ سب نے مل کر کھایا کچھ دیر تاش کھیلتے رہے پھر موٹر میں کوڑنگل روانہ ہوے۔

تانڈور نواب شاہ یار جنگ بہادر کی جاگیر اور ایک زرخیز مقام ہے بستی بھی اچھی ہے۔ ریل کا اسٹیشن ہونے کی وجہ سے آبادی روز بروز ترقی

پر ہے۔

تعلقہ کوڑنگل تانڈور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور دونوں مقامات کے درمیان کرایہ کی موٹریں چلتی ہیں۔ ہم دو بجے روانہ ہوئے تھے ایک گھنٹہ میں کوڑنگل پہنچ گئے۔ سڑک اگرچہ پختہ ہے مگر آج کل خراب حالت میں ہے۔ راستہ میں ایک ندی بھی پڑتی ہے جو کبھی کبھی بھر جاتی ہے عبور و مرور میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

کوڑنگل محکمۂ مالگزاری کے قیام سے قبل جب کہ تعلقہ داری حکومت تھی جمعداران مندوزئی کے زیر انتظام تھا اور وہ ایک مقررہ محاصل سرکار میں داخل کردیا کرتے تھے۔ جیسا کہ تعلقہ پرسمنی دادا صاحب قبلہ نواب ماندور خاں نصیب یاور جنگ اول کے اور نانڈیر نواب کمال یار جنگ مرحوم کے زیر انتظام تھا۔ اس وقت کوڑنگل پر جمعداران مندوزئی کی جانب سے بیوی کے پڑدادا جناب آبدار خاں صاحب نائب تھے اور اپنی تمام زندگی بر سر حکومت رہے۔ اس وقت انھوں نے یہاں بڑے بڑے مکان بنوائے اور ایک بنجر زمین کو آباد کر کے مقطعہ بنا یا جو نامدار پور کے نام سے اب تک ان کے خاندان میں بحال ہے ۳ بجے کوڑنگل پہنچا میرے لیے ایک علیحدہ کمرہ میں قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ نماز ظہر سے فارغ ہوا ہی تھا کہ حضرت حاجی میاں صاحب قبلہ، ہوشدار خاں صاحب جمعدار سموزئی، نتھو خاں صاحب، نوبند خاں صاحب، حکیم سید معروف عرف ننھے میاں صاحب وغیرہ احباب جو دولیے کے ساتھ آئے ہوئے ہیں تشریف لائے مغرب کے بعد تک یہ محفل جمی رہی اور عصر اور مغرب کی نمازیں با جماعت ادا ہوئیں رات کے کھانے اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر جلدی سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔

سہ شنبہ ۴؍ امرداد ۱۳۳۷ف ۲۰؍ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ ۹؍ جون ۱۹۲۸ء

۵ ½ بجے اٹھا نماز فجر پڑھی۔ پھر حوائج ضروری سے فارغ ہو کر عباس خاں صاحب وکیل کے پاس شب گشت کی دعوت میں گیا۔ حضرت مولوی سید شہاب الدین صاحب قبلہ بھی آج بلدہ سے تشریف لائے ہیں۔ حضرت سے اور حضرت حاجی میاں صاحب سے دیر تک انجمن حیدریہ، اس کی کارگزاریوں اور دیگر قومی و مذہبی معاملات سے متعلق گفتگو ہوتی رہی ۱۲ بجے کھانے سے فارغ ہو کر اپنی قیام گاہ پر واپس آیا پھر زنانہ میں جا کر پھوپھی صاحبہ اور بیوی سے دلہن کے مہر کے معاملہ میں گفتگو کی۔ دلہن کے اور بیوی کے چچا ولایت علی خاں صاحب اور محبوب علی خاں صاحب بھی تھے۔ یہ چاہتے ہیں کہ مہر گیارہ ہزار روپیہ ہو، اور عباس خاں صاحب کہتے ہیں کہ رواج قوم کے خلاف زیادتی کمیوں کی جائے۔ ہندوستان کے پٹھانوں میں سوا سو روپیہ مہر کا رواج ہے اور بلدہ کے پٹھانوں میں نو ۹ روقیہ زر سرخ (روقیہ ایک وزن ہے مساوی ۹ تولہ کے ۹ روقیہ کی قیمت باختلاف سرخ زر تین سوا تین ہزار روپیہ ہوتی ہے) ان دونوں میں سے کوئی ایک رواج اختیار کر لیا جائے۔ بڑی رد و قدح کے بعد دونوں چچاؤں کو پانچ ہزار روپے اور پانچ دینار پر راضی کیا۔ واپس آ کر نماز ظہر پڑھی۔ . . . . پانچ بجے عباس خاں صاحب سے مہر کے متعلق جھگڑا رہا۔ حضرت مولوی سید شہاب الدین صاحب نے بھی میری مدد کی بالآخر وہ بڑی بحث و تکرار کے بعد مذکورہ مہر پر راضی ہوئے اور ایک جھگڑا طے ہو گیا۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . دلہن والوں نے جن کے پاس ہر چیز کی افراط ہے اور جو نہایت کشادہ پیشانی سے کام کر رہے ہیں مہر کا جھگڑا تحریر کھڑا کیا تھا۔ جو الحمد للہ کہ طے ہوگیا ورنہ اندیشہ تھا کہ کوئی ناگوار صورت پیدا ہو۔ اور اسی اندیشے کی بناء پر میں نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ نماز عصر کے بعد آبادی سے باہر چہل قدمی کی، دولت خاں صاحب اور سردار خاں صاحب بی اے ساتھ تھے۔ خیمہ گاہ پر نماز مغرب ادا کی واپس آ کر دیر تک سردار خاں صاحب سے مختلف علمی و تاریخی معاملات پر گفتگو کی کچھ دیر تاش بھی کھیلتا رہا پھر کھانا کھا کر اور نماز عشاء سے فارغ ہوکر سو گیا رات کو بارش خوب ہوئی اور باورچی خانہ کی قربت اور دیگوں کی کھڑ کھڑاہٹ کے باعث نیند پریشان رہی۔

یکشنبہ ۵ رتیر سنہ ۱۳۳۷ف ۲۱ر ذلحجہ سنہ ۱۳۴۶ھ ۱۰ر جون سنہ ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری اور نماز فجر کی قضا سے فارغ ہوکر مجلس عقد میں گیا۔ دلہا ۸ بجے کے قریب آیا۔ دھنگانہ کی رسم . . . . اس رسم کو کہتے ہیں کہ جب دلہا برات کے ساتھ دلہن کے گھر آتا ہے تو دلہن کا بھائی راستہ روک کر کھڑا ہو جاتا ہے اور جب تک دلہا اس کو اس کے حسب منشاء

۸ بجے عقد ہوا۔ چونکہ دلہن کا مذہب اہل سنت حنفی ہے اس لیے حسب شرائط طے شدہ قاضی صاحب نے نکاح پڑھایا۔ گواہوں کے متعلق ایک اور جھگڑا پیدا ہوا تھا مگر جلد طے ہو گیا ۱۲ بجے تک محفل عقد میں شریک رہا۔ نماز ظہر کے بعد تھوڑی دیر سو گیا۔ نماز عصر اور مغرب کے درمیان آبادی سے باہر جانب مغرب جبل قدمی کی متعلقہ کے کلب میں نماز مغرب ادا کی۔ کلب ابھی ابتدائی حالت میں ہے اور بہت کچھ قابل اصلاح و ترقی ہے۔ آبادی کے اسی حصہ میں سرکاری ذخائر اور عہدیداروں کے مکانات ہیں اور آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ آٹھ بجے برات آ گئی۔ اس میں شریک ہو کر کھانا کھایا پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔

دوشنبہ ۶ ؍ تیر ۱۳۳۷ف ۲۲ ؍ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۱ ؍ جون ۱۹۲۸ء

نماز فجر پڑھ کر پھر سو گیا۔ آج بہت سے احباب جو عباس خاں صاحب کے ساتھ بلدہ سے آئے تھے واپس چلے گئے۔ تمام دن تنہائی میں کتاب دیکھتے گزرا۔ کبھی کبھی سید معروف عرف ننھے میاں صاحب حکیم آ جاتے تھے اور ان سے کچھ دیر باتیں ہو جاتی تھیں۔ رات کو دولہا اور ان کے بچے کچھے ساتھی چوتھی کی رسم ادا کرنے آئے۔ کھانے کے بعد دیر تک مہذب اور پرلطف مذاق ہوتا رہا۔ ۱۲ بجے کے قریب سویا، نیند اچھی آئی۔ آج ولایت علی خاں صاحب اور ان کی بہن کی جانب سے ہم کو پھول پہنائے گئے اور سلامی دی گئی۔

شنبہ ۷ ؍ تیر ۱۳۳۷ف ۲۳ ؍ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۲ ؍ جون ۱۹۲۸ء

نماز فجر اور ناشتہ سے فارغ ہوکر محمد عثمان کے ساتھ سامان
تانڈور کو روانہ کیا اور خود مولوی غلام علی خاں صاحب وکیل سے ملنے گیا۔ یہ
پھوپھا صاحب مرحوم کے سگے پھوپھیرے بھائی ہوتے ہیں اور مقامی وکیل
ہیں۔ بڑی تواضع کی اور بہت تعظیم سے پیش آئے۔ اصرار کیا کہ میں ایک روز
رہ جاؤں مگر مجھے واپسی کی عجلت تھی۔ اس لیے معافی چاہ لی۔ ۱۲ بجے معہ
زنانہ کے تانڈور کی طرف روانہ ہوا۔ عباس خاں صاحب بھی آج دُلہن کو لے کر
بلدہ جا رہے ہیں، اس لیے ان کے متعلقین کے دس بارہ جھٹکے بھی ساتھ تھے۔
موٹر خراب ہو گئی ہے اس لیے جھٹکے کرایہ کرنے پڑے۔ تانڈور کے قریب تو سب
اطمینان و آرام کے ساتھ پہنچے مگر عین اس وقت جب کہ تانڈور صرف ایک یا
دو فرلانگ رہ گیا تھا وہ جھٹکہ جس میں بیوی اور پھوپھی صاحبہ اور مراد سوار تھے
ایک مورم کی ڈھیر پر چڑھا جو سڑک کے کنارے لگا ہوا تھا اور الٹ گیا۔ پھوپھی صاحبہ
اور مراد کو تو خفیف چوٹ آئی مگر بیوی کے دونوں ہاتھوں کے پہونچے سرک
گئے (جوڑیں ہٹ گئیں) شدت کرب و پریشانی سے انھوں نے چلّانا شروع
کیا۔ میں قریب ہی تھا۔ دوڑ کر اٹھایا۔ اپنے جھٹکے میں سوار کیا اور خود پیادہ پا
چل کر اسٹیشن پہنچے۔ میل کا وقت قریب تھا۔ جلدی جلدی ٹکٹ خریدے اور
سوار ہوکر حیدرآباد کی جانب روانہ ہوئے۔ عباس خاں صاحب کا سامان
پیچھے رہ گیا اس لیے وہ رات کی گاڑی سے آئیں گے۔ خدا کا شکر ہے کہ سکنڈ
کلاس کا ایک پورا درجہ خالی مل گیا اس میں بیوی کو لٹا دیا اور دونوں ہاتھ
دستیوں سے باندھ دیے۔ اسٹیشن پر سامان وغیرہ کے چڑھانے میں کرم علی خاں
صاحب (دُلہا) اور سلیم خاں صاحب یوزنی نے بڑی مدد کی۔ وقار آباد کے قریب
میں نے توشہ کھول کر کھانا کھایا کیونکہ دوپہر کو نہیں کھایا تھا۔ بھوک ہو رہی تھی

اور بیٹھا موسم کا لطف اٹھاتا رہا

موسم نے تین ہی چار روز میں ایسی کایا پلٹی ہے کہ معلوم ہوتا ہے ہم اس دنیا ہی میں نہیں ہیں جو آج سے کچھ دن پہلے آباد تھی۔ یا تو گرمی کی وہ حالت تھی کہ پنکھا چلاؤ تو اس سے بھی لو آتی تھی اور معلوم ہوتا تھا آسمان سے آگ برس رہی ہے اور زمین توے کی طرح تپ رہی ہے۔ یا آج کا موسم ہے کہ گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ کبھی کبھی بارش بھی ہو جاتی ہے۔ رات کی بارش کا پانی حد نظر تک گڑھوں، نالوں اور تالاب کی صورت میں لہریں لے رہا ہے۔ دنیا کی ہر شے نہا دھو کر نکھر گئی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ غالب نے ایسے ہی وقت میں یہ شعر کہا تھا ؎

ہے ہوا میں شراب کی تاثیر　　بادہ نوشی ہے باد پیمائی

بیوی اپنے حال میں بے سدھ پڑی تھیں ½ ۶ بجے گاڑی حیدرآباد پہنچی منشی صاحب موٹر لے کر آئے۔ بیوی کو ویٹنگ روم میں پہنچا کر سامان اتروایا سید نور اپنی شادی کے سلسلہ میں اورنگ آباد گئے ہیں اس لیے منور علی جمعدار نقار خانہ موٹر چلا کر لایا تھا۔ عین اس وقت جب کہ زنانے کو سوار کرنے کے لیے وہ موٹر پلٹا رہا تھا منشی صاحب کو ٹکر لگ گئی اور وہ گر گئے جس سے ان کے گھٹنے میں سخت چوٹ آئی۔ جھٹ کہیں ٹہوا کر ان کو گھر روانہ کیا اور خود ڈرائیو کرتا ہوا زنانہ کو لے کر گھر آیا اور آتے ہی جناب خاں صاحب جمعدار کے یہاں آدمی روانہ کیا۔ جمعدار صاحب ٹوٹی ہوئی ہڈیوں اور سرکی ہوئی جوڑوں کے درست کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔

ایک نسخہ (روغن ارنڈی ۲ تولہ۔ روغن کنجد ۲ تولہ۔ روغن زرد ۲ تولہ بیضہ مرغ کی سفیدی ایک عدد۔ لیمو کا عرق ایک عدد۔ ان سب اجزا کو پیال

تک حل کیا جائے کہ تیل اور گھی ایک جان ہو جائیں۔) گروہ مہدویہ کے سادات اور پٹھانوں میں زمانۂ دراز سے جاری ہے جو اس کام کے لیے مجرب ثابت ہوا ہے۔ جوڑ بٹھانے کے بعد یا ہڈی جڑ جانے کے بعد مذکورہ دوا کپڑے کو تر کر کے لپیٹ دیتے ہیں اور چھٹے روز پٹی بدلوایا کرتے ہیں لیکن ہڈی جڑانے یا جوڑ بٹھانے کی مشق ضروری ہے یہ کام ہر شخص کا نہیں ہے۔ موجودہ زمانہ میں جمعدار صاحب اس کام میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ چھمن سائیس کو جمعدار صاحب کے پاس جو میرے ماموں بھی ہیں (اس طرح کہ میری حقیقی نانی فتح خاتون صاحبہ مرحومہ کے وہ حقیقی ماموں ہیں) اور پھوپھی بھی کیونکہ میری منجھلی پھوپھی عنایت خاتون صاحبہ مرحومہ ان کی بیوی تھیں۔ روانہ کر کے بیٹھا ہی تھا کہ یک بیک گھر کی بجلی کی روشنی بند ہو گئی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ فیوز اڑ گیا۔ معلوم ہوا آج تقدیر بری طرح خلاف ہے۔ دوپہر سے اب تک مسلسل پریشانیاں ہیں۔ بیوی گریں، منشی صاحب گرے، سید نور غائب ہو گئے، روشنی بند ہو گئی۔ بڑی مشکلوں سے ایک گھنٹہ بعد بازار سے تار منگوا کر روشنی درست کی۔ ۹ بجے جمعدار صاحب آئے اور دیکھ کر فرمایا کہ سیدھے ہاتھ کے پنجے کی ایک جوڑ اور بائیں ہاتھ کی دونوں جوڑیں سرک گئی ہیں۔ جوڑوں کے بٹھانے میں جو تکلیف بیوی کو ہوئی ہے اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ خود جمعدار صاحب نے کہہ دیا کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی سے زیادہ سرکی ہوئی جوڑ کے بٹھانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ جب دونوں ہاتھوں کی جوڑیں بیٹھ گئیں تب درد کم ہوا اور اس طرح سو گئیں جیسے کوئی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ گیارہ بجے اللہ کا شکر کر کے کہ اتنے پر ہی سب مصیبتوں کا خاتمہ ہو گیا، سو گیا۔

چہارشنبہ ۸/امرداد سنہ ۱۳۳۷ف ۲۴/ذلحجہ سنہ ۱۳۴۶ھ ۱۳/جون سنہ ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر حمام گیا۔ نواب ماندور خاں صاحب عنایت خاں صاحب، دلدار خاں صاحب اور منوّر خاں صاحب جمعدار بیوی کی مزاج پرسی کو آئے تھے۔ گیارہ بجے میں مسکین خاں صاحب کے یہاں ان کی ایک پروردہ لڑکی کی شادی میں گیا۔ ۱۲ بجے واپس آکر ڈیوڑھی میں بیٹھا رہا۔ نواب دولت خاں صاحب، گلاب خاں صاحب، معین الدین خاں صاحب، نثار خاں صاحب قادر علی خاں صاحب، مسکین خاں صاحب وغیرہ احباب بیوی کی مزاج پرسی کو آئے۔ نماز عصر کے بعد دولت خاں کی موٹر منگوا کر چنچل گوڑہ گیا۔ نوشند خاں کی مزاج پرسی کی۔ وہ بھی میرے ساتھ گلبرگہ اور کوڑنگل کو آئے تھے اور مجھ سے ایک روز پہلے وہاں سے وہ واپس آگئے ہیں اور اسی روز سے سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ انہی کے مکان میں نماز مغرب ادا کی۔ پھر حضرت شمسی مدظلہ کے یہاں ان کی پوتی کی تسمیہ خوانی میں گیا۔ دس بجے واپس کر نماز عشاء پڑھی اور سو گیا۔

بیوی کے ہاتھ میں درد ہے۔ رات بھر کرب کی حالت رہی۔ مجھے بھی نیند برابر نہ آئی۔

پنجشنبہ ۹ ؍امرداد ۱۳۳۷ف ۲۵ ؍ذلحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۴ ؍جون ۱۹۲۸ء

نماز فجر اور وظیفۂ معمولی سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا۔ فقیر قاسم صاحب میاں صاحب عمر دراز خاں صاحب اور سردار خاں صاحب جمعدار مرحوم کے فرزند سرو خاں صاحب ملاقات کو آئے تھے۔ ۱۲ بجے تک گھر ہی میں رہا کھانا کھا کر ڈیوڑھی کو گیا اور پانچ بجے تک کام کرتا رہا۔ نماز عصر کے بعد راجہ رام دلال کے ساتھ راجہ رام اثر صاحب وکیل کے پاس گیا۔ ان سے پھوپھی کی ملک کے متعلق مشورہ کر کے حضرت بندگی میاں شاہ ابراہیم صاحب قبلہؒ کے

خطیرہ کو گیا۔ نماز مغرب اور زیارت و فاتحہ سے فارغ ہو کر ½ ۷ بجے گھر آیا کھانا کھاکر تھوڑی دیر کتاب دیکھی اور سو گیا۔

بیوی کے ہاتھوں میں درد کم ہے لیکن معذوری کی وجہ سے سخت رنجیدہ ہیں۔ آج تمام دن اور رات کو گیارہ بجے تک عزیز و اقارب کا مجمع رہا۔

جمعہ ۱۰/امرداد ۱۳۳۷ف ۲۶/ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۵/جون ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا۔ نماز فجر اور وظائف سے فارغ ہو کر ورزش کی پھر ناشتہ کر کے مہاراجہ بہادر کے یہاں الوال کو گیا۔ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے۔ ملاقات نہ ہوئی۔ بہت دیر انتظار کر کے واپس آیا۔ کھانا کھاکر ڈیوڑھی گیا عباس خاں صاحب وکیل، کرم علی خاں صاحب، محمد نور اللہ صاحب سوداگر، سید امیر صاحب، غلام رسول خاں صاحب وغیرہ احباب بیوی کی مزاج پرسی کو آتے رہے۔ نماز عصر کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کی پھر گھر میں آیا۔ خالہ حیات خاتون پھوپھی بی خاتون، بہن جیون خاتون اور حبیب خاتون وغیرہ قرابت دار عورتوں کو بیٹھا پایا۔ سب سے بات کی نماز مغرب کے بعد کھانا کھائے۔ تھوڑی دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔

تقریباً چار سال سے میں تجربہ کے طور پر دیکھ رہا ہوں اور اس سے پہلے کے واقعات بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ یوں تو میری زندگی ہی فکروں اور پریشانیوں میں بسر ہو رہی ہے۔ مگر خصوصاً میری عمر کا ہر سال کا آخری ربع مجھ پر سخت کٹھن گزرتا ہے۔ اس سال بھی تقریباً وہی کیفیت ہے۔ رمضان کا مہینہ نہایت آرام سے کٹا۔ شوال سے پریشانیوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے، اور آج تک ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔ رجسٹرار کی بابلی کے

شرکت خالصہ کا حکم شوال میں ہوا۔

اس کے بعد میں ہوں اور پریشانیاں ہیں۔ لیکن موجودہ ہفتہ سب سے زیادہ سخت ہے۔ آج کئی گھنٹے اسی پر غور کرنے میں گزر گئے۔ میری موجودہ پریشانیوں کو سنیئے۔

۱۔ بیوی جو میری شریک زندگی اور میرا نصف حُسن ہے اور جس کی کوششوں محنتوں اور جانکاہیوں سے میرا گھر سنبھلا ہوا ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ فی الحال بیکار ہو گئے، وہ نہ لکھنے کے کام کی رہی نہ کھانے پینے کے کام کی۔

۲۔ وہ منشی صاحب جن پر میرے تمام عدالتی اور جاگیری معاملات کا تعلق ہے علیل ہیں۔

۳۔ نوشاد خاں جو میرے نظم جمعیت کے کاربردار ہیں اور جن پر فوج سے متعلق تمام کاموں کا دارومدار ہے سخت بخار میں مبتلا ہیں۔

۴۔ حافظ عبدالعلی صاحب وکیل جن کے سپرد میرے سارے مقدمات ہیں کئی روز کے لیے عثمان آباد چلے گئے ہیں۔ اور سب مقدمات میں ایک ابتری پھیلی ہوئی ہے۔

۵۔ کنڈور سے اطلاعیں آرہی ہیں کہ تارلہ سنگارم والوں نے کیا ہے اور حد پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہیں۔

۶۔ نرسم پیٹھ پر جو شکارگاہ کی سلحداری کا گھوڑا متعین تھا اس کے سقط ہوجانے کی اطلاع وصول ہوئی ہے۔ غرض یہ میرا تجربہ ہے کہ میں اپنی زندگی کے ہر سال کے ثلث آخر میں دوسرے ایام بہ نسبت زیادہ پریشان رہتا ہوں۔ اللہ اپنے حبیب کے صدقے سے اطمینان عطا فرمائے اور فارغ البالی کی زندگی عنایت کرے۔

شنبہ ۱۱ امرداد ۱۳۳۷ف ۲۷ ذلحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۶ جون ۱۹۲۸ء

۸ ½ بجے اٹھا نماز فجر اور وظیفہ سورۂ فتح سے فارغ ہوکر پھر سوگیا۔ ۹ ½ بجے اٹھ کر ناشتہ کیا اور راجہ رام آیر وکیل کے پاس جاکر اس سے پھوپھی صاحبہ کی ملگی کے بیعانہ کے متعلق گفتگو کی۔ پھوپھی صاحبہ کے لیے ایک ملگی میں نے چار ہزار میں لینے کے لیے ارادہ کیا تھا۔ اس کے بیعانہ کے ۵۰۰ روپے بھی دے دیے گئے تھے اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس میں دوسرے حصہ داروں کو جھگڑا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ بیعانہ واپس ہو جائے۔ مالک ملگی نے اور ہم نے متفقہ طور پر راجہ رام آیر پر فیصلہ رکھا ہے۔ الحمد اللہ آج راجہ رام آیر صاحب وکیل نے طے کر دیا کہ بیعانہ واپس کر دیا جائے۔ کل انشاء اللہ رقم مل جائے گی۔ واپس آکر کتاب دیکھتا رہا۔ ۱۲ بجے کھانا کھا کر ڈیوڑھی کو گیا اور کتاب دیکھتا رہا۔ ۳ بجے ٹھنڈے پانی سے حمام کیا۔ بہادر خاں صاحب دولت زئی، دلیل خاں صاحب سوزئی، سید عارف العلی صاحب وغیرہ احباب ملنے کو آتے رہے۔ مغرب کے بعد بہادر خاں کے ساتھ ان ہی کی موٹر میں عبدالکریم بابو خاں صاحب کے یہاں ان کی بہن کی شادی کی تقریب میں گیا عقد پرسوں ہے۔ آج انھوں نے امراء و عہدیداروں کی خاص دعوت کی تھی۔ مہاراجہ بہادر بھی تشریف لائے تھے۔ انتظام نہایت معقول اور سب کام بہت ہی سلیقہ سے کیا گیا تھا۔ بڑی مسرت ہوئی۔ ۱۰ بجے واپس ہوئے لیکن نواب مشیر جنگ بہادر نے خواہش کی کہ ان کو ان کے مکان واقع سوماجی گوڑہ میں چھوڑ دیا جائے۔ وہاں جانے کے بعد نواب صاحب نے اپنے زیر تعمیر مکانات دکھانا شروع کیے اور اس میں رات کے گیارہ بج گئے۔ بہت شاندار مکان بنوا رہے ہیں۔ موقع بھی بہت اچھا ہے جہاں سے دور دور تک کا

نظارہ ہو سکتا ہے۔ ۱۲ بجے نماز عشاء اور ختم سورۂ مزمل سے فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔ بیوی کے ہاتھ میں درد نہیں ہے مگر حرکت نہیں کر سکتا۔

یکشنبہ ۱۲ ؍ امرداد ۱۳۳۷ف ۲۸ ؍ ذوالحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۷ ؍ جون ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر و وظائف اور ورزش سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا اور نواب ماندور خاں صاحب کے ساتھ ان ہی کی موٹر میں محمد اکرم خاں صاحب کے بیٹے محمد حسین خاں صاحب جمعدار کے یہاں ان کے برادر نسبتی کی شادی میں گیا جو ان کے رشتے کے بھائی بھی ہوتے ہیں۔ ان ہی سے عبدالکریم بابو خاں صاحب کی بہن منسوب ہیں۔ جاتے ہوئے نواب صمدیار جنگ معتمد فوج سے ان کے بنگلہ پر مل کر والد مرحوم کی جمعداری کے مقدمہ میں گفتگو کی وہاں سے مہاراجہ بہادر کے یہاں جانے کا ارادہ تھا مگر معلوم ہوا کہ کسی اور جگہ دعوت میں گئے ہیں۔ اس لیے ہم بھی دعوت میں چلے گئے۔ ۱۲ بجے دعوت سے فارغ ہو کر فینانس میں بعد انتظار بسیار مولوی خورشید علی صاحب ناظم دفتر دیوانی سے ملاقات کی۔ ۳ بجے گھر آکر نماز ظہر پڑھی اور سورۂ یٰسین کا ختم پڑھا۔ محبوب علی صاحب متاجر آئے تھے ان سے گفتگو کی۔ سر انداز خاں صاحب اور حضرت شمسی مدظلہ بیوی کی مزاج پرسی کو آئے تھے۔ نماز عصر کے بعد حضرت شمسی کے ساتھ راجہ رام آیر صاحب وکیل کے پاس گیا اور بیعانہ کی رقم واپس حاصل کی پھر وہاں سے حضرت شاہ ابراہیم رح کے حظیرہ میں حاضر ہو کر فاتحہ پڑھی وہاں سے حضرت شمسی کو ان کے مکان پر چھوڑ کر گھر آیا۔ کھانا کھا کر کچھ دیر کتاب دیکھ کر سو گیا۔

دوشنبہ ۱۳ ؍ امرداد ۱۳۳۷ف ۲۹ ؍ ذوالحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۸ ؍ جون ۱۹۲۸ء

صبح پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور وظیفہ معمولی سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا
اور سکندرآباد کو عبدالکریم بابو خاں صاحب کی بہن کے عقد کی دعوت میں گیا
پھر سکندرآباد کلب رٹ کو گیا۔ وہاں سے قاسو بھائی کی موٹروں کی دوکان کو گیا۔
وہاں اور دوسری کئی دکانوں میں نئی موٹریں دیکھیں۔ پھر محکمہ معتمدی فوج میں معتمد
صاحب فوج سے اور راجہ نرسنگ راج بہادر سے ملا۔ ۳ بجے گھر آیا پانچ بجے
تک لیٹا رہا۔ نماز عصر کے بعد سید نور محمد میرے موٹر ڈرائیور کی رسم منگنی میں شریک
ہونے کو گیا۔ آٹھ بجے واپس آ کر کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے
فارغ ہو کر سو گیا۔ نیند خوب مزے کی آئی۔

شنبہ ۱۴ اردیبہشت ۱۳۳۷ ف ۔ ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۹ جون ۱۹۲۸ء
پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہو کر پھر سو گیا
۷ بجے اٹھ کر ورزش کی۔ گزشتہ دو تین ماہ سے ورزش چھوٹ گئی تھی تو پیٹ
بڑھ گیا تھا اور مزاج میں سستی اور کاہلی زیادہ پیدا ہو گئی تھی۔ لال گڑھی کا پٹواری
آیا تھا اس سے گفتگو کی اور ضروری ہدایات دے کر رخصت کیا اور کتاب دیکھتا رہا
کئی روز کا روزنامچہ بھی لکھا جو نامکمل رہ گیا تھا۔ ۱۰ بجے مولوی سید عبدالقادر صاحب
معتمد آبکاری ملاقات کو تشریف لائے تھے۔ دیر تک مختلف مسائل قومی و مذہبی
پر گفتگو رہی موٹر بھیج کر حیات بخش خاں صاحب جمعدار عزیزی کو بلوایا ½۱۰ بجے تشریف
لائے۔ بیوی کے دو لڑکے باہتول کی پٹیاں بدلی گئیں۔ الحمدللہ اب ان کے ہاتھ درست
ہو گئے۔ جمعدار صاحب بھی حیران تھے کہ ایک ہفتے میں اور اس قدر جلد کیسے
صحت ہو گئی۔ ۱۲ بجے کھانا کھایا اور عنایت خاں صاحب کو ساتھ لے کر تحصیلدار
صاحب تعلقہ باغات کے یہاں گیا۔ ان کو سید یعقوب پیراں کے مقدمہ میں

کے متعلق کہہ کر محکمہ فینانس کو گیا۔ مولوی خورشید علی صاحب ناظم دفتر دیوانی سے ملا۔ ۲ بجے واپس آیا اور ڈیوڑھی میں تھوڑی دیر قیلولہ کیا۔ نماز ظہر کے بعد سے ۶ بجے تک مسلسل کام کرتا رہا۔ راجہ رام دلال آیا تھا۔ نواب نعیم یار جنگ بہادر سے میں نے جو لگی پھوپھی صاحبہ کے لیے خریدی ہے اس کی رجسٹری کے متعلق اس کو ہدایت کی۔ عبدالحفیظ صاحب بھی ملاقات کو آئے تھے۔ ماندور خان کی لڑکی ماچمن بی بی بھی آئی تھی۔ میٹھی میٹھی باتوں سے دل خوش کیا۔ نماز مغرب کے بعد گھر میں آیا۔ کھانا کھا کر محبوب علی خاں صاحب سے باتیں کیں کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔

آج ۱۳۴۶ھ ختم ہوا۔ سردارِ عرب و عجم اور سرورِ کائنات کو راہ حق میں اپنا وطن چھوڑے پورے ایک ہزار تین سو چھیالیس برس ہوئے۔ آہ اللہ کے سب سے برگزیدہ رسول اور اللہ کے سب سے محبوب بندے نے جس کے لیے اور صرف جس کے لیے یہ ساری بزم کائنات آراستہ کی گئی تھی۔ ہمارے صرف ہمارے لیے کیا کیا مصیبتیں برداشت کیں اور کن کن تکالیف و آلام کا مقابلہ کیا اور کس مشکل میں پڑ کر کتنے سخت مقابلہ کے بعد انھوں نے شرک و بت پرستی کی تاریکیوں کو دور کر کے اخلاق حسنہ کریموں اور اعمال صالحہ کی ضیا پاشیوں سے اس تیرہ خاکدان میں کامیاب زندگی بسر کرنے کا راستہ پیدا کیا تھا۔ اگر ہم اس ہر سال میں کم از کم ایک دفعہ ہی جب کہ وہ ختم ہو رہی ہو غور کریں تو کیا تعجب ہے کہ آنے والے سال کو ہم اپنے لیے سعادت و برکت کا سال بنا سکیں اور وہ ہماری نئی اور کامیاب زندگی کی بنیاد کا پہلا پتھر ثابت ہو۔

اے ہماری خاطر کہ ہم ایام کا حساب لگائیں چاند کو گھٹانے اور

بڑھانے والے پروردگار! اے سکنڈوں سے منٹ، منٹوں سے گھنٹے، گھنٹوں سے دن، دنوں سے مہینے اور مہینوں سے سال پیدا کرنے والے مالک صدقہ ہجرت رسول کا صدقہ پائے رسول کا جنھوں نے تیرے راستے میں وہ ثابت قدمی دکھائی جس کی نظیر نہیں ملتی۔ صدقہ قلب رسول کا جس میں صرف تو ہی تو جلوہ گر تھا صدقہ ایثار رسول کا جس نے تیری خاطر اور میرے دین کی خاطر بالآخر اپنا وطن بھی ترک کر دیا تھا۔ صدقہ غار ثور کا جس میں تیرا رسول تین دن تک فروکش رہا۔ صدقہ ایقان و توکل رسول کا جس نے لا تحزن ان اللّٰہ معنا کا درس دے کر مسلمانوں کے لیے اطمینان قلب کا سامان فراہم کیا۔ صدقہ ثانی لیسین کا کا جو صدیق تھا جس نے تیرے رسول کو رفاقت دے کر تیری رفاقت کاملہ کا شرف حاصل کیا، صدقہ ابوالحسنین کا جس نے حکم رسول کی تعمیل کے آگے اپنی جان کو کوئی چیز نہ خیال کیا۔ صدقہ ذات النطاقین کا جس نے تیرے رسول کی ہجرت میں مدد دے کر سعادت سرمدی حاصل کی۔ اے اللّٰہ صدقہ تیری اس نصرت کا جس کے بھروسے پر تیرے رسول نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اے اللّٰہ تو رحیم ہے اور میں سیہ کار ہوں؛ تو رحمن ہے اور میں گنہگار ہوں، تو غفار ہے اور میں طالب مغفرت ہوں تو مجیب الدعوات ہے اور میں دست بہ دعا ہوں۔ جوش میں لا میرے آقا اپنے دریائے رحمت کو جوش میں لا اور دھو دے میرے والی میرے قلب کی سیاہیوں کو دھو دے۔ معاف کر دے میری خطاؤں کو میں شرمسار ہوں بخش دے میرے قصوروں کو میں ـــــ تیرے رسول مکی و مدنی کا نام لیوا ہوں۔ سن لے سمیع میری دعاؤں کو سن دیکھ لے بصیر میری مصیبتوں کو دیکھ تو کتنا قادر ہے۔ میری بلاؤں کو ٹال دے۔ تو مومن تو مہیمن ہے ہر مصیبت و آفت میں میری مدد فرما۔ کشادہ کر دے اے باسط میرے رزق کو کشادہ کر دے اور پیدا کر دے اے مسبب الاسباب

میرے اطمینان و فارغ البالی کے اسباب پیدا کر دے۔ بچا لے مجھ کو اے حافظ حقیقی ہر آفت و مصیبت سے بچا لے جس طرح تو نے نوح کو طوفان اور ابراہیم کو نارِ نمرود سے بچایا تھا۔ اے اللہ ہماری دعائیں تجھی سے ہیں اور تو ہی ہماری دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔ پروردگار تو نے دعا کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اے میرے مالک تیرا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔ اے رحمٰن ہم تیرے وعدوں کے بھروسہ پر دعا کرتے ہیں۔ صدقہ سے اپنے حبیب کے ہماری دعاؤں کو قبول کر اور آنے والے سال عموماً سب مسلمانوں کے لیے اور خصوصاً تیرے اس گنہگار بندے کے لیے سعادت و برکت خوشحالی و فارغ البالی ترقی و دینداری کا سال بنا۔ ہمارے قلوب کو اپنے آتشِ عشق سے گرما دے۔ ہمارے دلوں میں رقت اور آنکھوں میں آنسو عطا فرما۔ وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین۔

چہارشنبہ ۱۵ ارامرداد ۱۳۳۷ف غرہ محرم ۱۳۴۷ھ ۲۰ رجون ۱۹۲۸ء

۵ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم اور ورزش سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا، روزنامچہ لکھا پھر حضرت شمسی صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی کے یہاں گیا۔ تفسیر بھی پڑھی اور دعوت بھی کھائی۔ آپ کی ایک صاحبزادی کا عرس تھا ۱۲ بجے واپس آ کر دیوڑھی میں سو گیا ۱/۲ ۱ بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور کام میں مشغول ہو گیا۔ کام بہت تھا مگر منور خاں صاحب جمعدار دولت زئی آ گئے اور اتنی طویل ملاقات کی کہ پانچ بج گئے۔ کمال خاں صاحب بھی آئے تھے۔ قاری فضل علی صاحب بھی بیوی کی مزاج پرسی کو آئے تھے۔ مغرب کے بعد گھر میں آ کر کھانا کھایا کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔ خیندر

اچھی آئی۔ آج سے ۱۳۴۷ھ شروع ہوا۔

پنجشنبہ ۱۶/امرداد ۱۳۳۷ف ۲/محرم ۱۳۴۷ھ ۲۱/جون ۱۹۲۸ء

صبح حسب عادت ۵ بجے اٹھا نماز فجر اور وظائف، ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہوکر سکندرآباد گیا۔ ارادہ تھا کہ نعیم الدین صاحب (نواب نعیم یار جنگ بہادر) والی نئی ملگی کی آج رجسٹری کروالوں گا۔ مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ نواب صاحب مدراس چلے گئے ہیں۔ اپنے چند کرایہ داروں سے کرایہ کے متعلق گفتگو کرکے دس بجے گھر آیا۔ ماندور خاں آئے تھے۔ ایک بجے تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کے جانے کے بعد نماز ظہر پڑھی، سامان بندھایا، موٹر منگوائی اور لال گڑھی کو روانہ ہوا۔ سید نور نعمت خاں صاحب فیروز اور ایک ماما ساتھ ہیں۔ ۶ بجے شاہ میر پیٹھ کے تالاب کے بنگلہ پر نماز عصر پڑھی۔

اس کے آگے بارش کی وجہ سے راستہ خراب تھا۔ مغرب کے قریب موضع میں پہنچ گئے۔ حضرت بندگی میاں سید اسدؒ کی زیارت کی پھر دائرہ مبارک کو آکر نماز مغرب پڑھی۔ سید راج صاحب سوداگر سکندرآباد بھی آج بغرض زیارت آئے ہیں۔ ان سے باتیں کیں پھر حضرت بندگی میاں شاہ نصرتؒ کی زیارت سے فارغ ہوکر کچہری کو آیا۔ میرے اس آنے کی کسی کو اطلاع نہ تھی۔ مقدم پٹواری اور رعایا کو سخت حیرانی ہوئی۔ جلدی جلدی سب نے سربراہی کا انتظام شروع کیا۔ نئے مکان میں جواب الحمد للہ تیار ہوگیا ہے ٹھہرا ہوں۔ رات کو کھانا دیر سے ملا۔ تقریباً ۱۲ بجے عشاء سے فارغ ہوکر سویا۔

جمعہ ۱۷/امرداد ۱۳۳۷ف ۳/محرم ۱۳۴۷ھ ۲۲/جون ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر سورۂ فتح کے ختم اور ورزش سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا پھر ۱۲ بجے تک کام کرتا رہا۔ نعمت خاں صاحب سے تحریر کے کام میں مدد لی۔ منشی صاحب اپنی علالت کی وجہ سے تنخواہیں ہیں۔ دفتر کا سب کام میں خود کر رہا ہوں۔ ۱۲ بجے کھانا کھا کر سو گیا اور تین بجے اٹھا۔ خلاف عادت آج دن کو خوب نیند آئی نماز ظہر کے بعد سے ۶ بجے تک کام کیا نماز عصر کے بعد دائرہ کو گیا۔ حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رح کی زیارت کی، نماز مغرب پڑھی اور واپس آکر کتاب دیکھتا رہا۔ گیارہ بجے تمام ضروریات سے فارغ ہو کر سویا۔

موسم نہایت خوشگوار ہے۔ ابر دن بھر چھایا رہتا ہے مگر کوئی بڑی بارش اب تک نہیں ہوئی۔

شنبہ ۱۸ امرداد ۱۳۳۷ف ۴ محرم ۱۳۴۷ھ مو ۲۳ جون ۱۹۲۸ء

حسب معمول پانچ بجے اٹھ کر نماز پڑھی۔ نعمت خاں صاحب پیٹ کے درد کی شدت سے بے تاب تھے۔ کل سب نے آم کھائے تھے۔ جو میرے ساتھ بلدہ سے آئے تھے۔ اس سال یہاں لال گڑھی میں آم کی فصل نہیں ہوئی ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ پرسوں جس وقت آموں کا ٹوکرا موٹر میں سے اتارا جا رہا تھا تو سب گاؤں والوں نے ان کو دیکھ کر تعریف کی تھی۔ ممکن ہے نظر ہو گئی ہو۔ کیونکہ نظر بد کے اثرات قابل انکار نہیں ہیں۔ خاں صاحب کو دوا وغیرہ پلانے کی کوشش کی مگر وہ سخت بے تاب تھے۔ بالآخر انکی خواہش پر ان کو کھاٹ پر بند ھوا کر بلدہ کو روانہ کروا دیا گیا۔ یہ حالت صرف ان کی نہیں ہے بلکہ میرے سوا سب اس درد میں مبتلا ہیں۔ سید نور کو تمام رات تقریباً پچاس اجابتیں ہوئی تھیں فیض بھی درد سے بے تاب ہے۔ سید وزیر موذن مسجد لال گڑھی نے چھ سات گولیاں

بناکر دیں ان سے دونوں کو آرام ہوا۔

آج مقدم ٹیواری اپنے چند کاغذات کی تیاری میں مشغول ہیں۔ اسلیے میں تمام دن بیکار رہا۔ ۵ بجے حمام کیا نماز ظہر کے بعد باہر جاکر گاؤں کے علم دیکھے جو کچہری کے بازو ہی عاشور خانہ میں استادہ ہیں۔ اور گاؤں کے مسلمانوں کو سمجھایا کہ علم بٹھانا اور ان سے استمداد کرنا نہ صرف بدعت بلکہ شرک ہے مگر ایک بات جو ان کے ذہن میں بیٹھ گئی ہے اس کا یک وقت نکلنا دشوار ہے۔ اگر مسلسل تعلیم ہو تو ممکن ہے کہ ان کی اصلاح ہو سکے۔ رات کو کھانا کھاکر اور نماز عشاء سے فارغ ہوکر گیارہ بجے سویا نیند خوب اچھی آئی۔

یکشنبہ ۱۹ / امرداد ۱۳۳۷ف ۵ / محرم ۱۳۴۷ھ ۲۴ / جون ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر وظیفہ ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہوکر رعایا کے بقایا کا تصفیہ ایک بجے تک کرتا رہا مسلسل پانچ گھنٹے (۸ بجے سے ایک بجے تک) کام کرنے سے تھک گیا مگر کام کرنے سے جو بشاشت طبیعت پر رہتی ہے وہ اس تکان کا بہترین معاوضہ ہے۔ کھانا کھاکر ایک گھنٹہ قیلولہ کیا پھر نماز ظہر پڑھ کر پانچ بجے تک کام میں مشغول رہا۔ نماز عصر کے بعد دائرہ کو جاکر حضرت بندگی میاں شاہ نصرت کی زیارت کی اور نماز مغرب پڑھی۔ احمد شریف مدرس لال گڑھی بھی ساتھ تھے۔ نہایت نیک دیندار اور سنجیدہ طبیعت کا نوجوان ہے۔ اس نے یہاں کے مسلمانوں کی حالت میں بہت کچھ اصلاح کی ہے۔ جب سے میں نے ان کو یہاں کا پیش امام مقرر کیا ہے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی۔ یہاں کے بعض مسلمانوں سے انھوں نے نیک چلنی، پابندی نماز اور ترک نشہ بازی کے متعلق اقرارنامے بھی لیے ہیں۔ یہاں کے مقدم ٹیواری

متعصب ہیں اور اسی تعصب کی وجہ سے اس کے خائف ہیں۔ چند ناعاقبت اندیش اور نماز سے بھاگ گئے والے مسلمانوں کو بھی انھوں نے اپنے ساتھ ملالیا ہے۔

آج دائرہ سے واپس آتے ہوئے احمد شریف نے ایک مصرعہ اپنی طرف سے کہا تھا ع "پیر نصرت سے ہے امید کہ نصرت ہوگی"
میں نے اس مصرع کو شعر کر دیا بلکہ ایک ہی نشست اور آدھے گھنٹے میں ۱۴ شعر کی ایک پوری غزل کہہ دی۔ چند شعر درج ذیل ہیں ؎

پیر نصرت سے ہے امید کہ نصرت ہوگی
کام بن جائیں گے اور دور مصیبت ہوگی
میں پلٹ کر بھی نہ دیکھوں سوئے گنجِ قارون
تیری الفت سے بڑی کونسی الفت ہوگی
میں کہاں اور کہاں بارگہِ ربِّ علیٰ
آپ چاہیں گے تو اللہ کی رحمت ہوگی
آج تک صبح تیرے روضہ میں شرماتی ہے
کیا تیرے روئے منوّر کی صباحت ہوگی
سجدہ گاہ ملک وجن و بشر ہے اب تک
آہ کیا شانِ درِ حضرتِ نصرت ہوگی
جاگ اٹھیں جو مقدّر تو تعجب کیا ہے
خلق پر بھی تو کبھی نظرِ عنایت ہوگی

ضروریات معمولی سے فارغ ہوکر گیارہ بجے سویا۔

دوشنبہ ۲۰ امرداد ۱۳۳۷ف ۶ محرم ۱۳۴۷ھ ۲۵ جون ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر و ورزش ناشتہ سے فارغ ہوکر استمبول کی سرحد کے معائنہ کو گیا۔ استمبول ایک اہم سرحدی موضع لال گڑھی کے مشرق میں واقع ہے۔ وہاں حال میں ایک نزاع سرحدی پیدا ہوئی ہے۔ گیارہ بجے تک تمام مشرق سرحد کا معائنہ کیا۔ ہمارے علاقہ کے مقدم پٹواری کی غلطی سے فریق مخالف کو موقع مل گیا ہے کہ حدود کے تھمرا اکھاڑ کر دوسری جگہ نصب کردے اور نزاع پیدا کرے۔ پھر بھی قدیم چک نامول اور معاہدات کی رو سے جو حدود سرحد کے قائم کیے گئے تھے۔ ان کے نشانات اب تک موجود ہیں اور ہم کو کامیابی کی توقع ہے ۱۲ بجے کھانا کر سویا۔ ۲ بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور ۶ بجے تک کام میں مشغول رہا۔ آج کا دن بڑی مصروفیت میں گزرا۔ مغرب کے بعد والدہ صاحبہ کے نام سے او دھ دیا۔ آج ان کی برسی ہے۔ ایک رقت دل پر ان کی یاد سے طاری ہوئی اور دیر تک رہی۔ حالت مناسب تھی اس لیے سجدہ میں گر گیا۔ ان کی مغفرت اور اپنی نجات کے لیے دعا مانگی۔ ۹ بجے کھانا کھایا۔ احمد شریف مدرس بھی شریک تھے۔ آج ان کے خلاف ایک درخواست پیش ہوئی ہے مگر لغو ہے۔ کل تحقیقات کروں گا۔ گیارہ بجے نماز عشاء اور سورۂ مزمل کے ختم سے فارغ ہوکر سویا۔ نیند سردی کی وجہ سے خراب آئی۔ تمام رات بادل دوڑتے رہے ہیں اور ٹھنڈی ہوائیں چلتی رہی ہیں مگر بارش نہیں ہوئی۔

سہ شنبہ ۲۱ امرداد ۱۳۳۷ف ۷ محرم ۱۳۴۷ھ ۲۶ جون ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور وظیفہ سے فارغ ہوکر پانچ روز کا روزنامچہ لکھا پھر ورزش کر کے ناشتہ کیا اور ایک بجے تک رعایا کے مقدمات

اور بقایا کا تصفیہ کرتا رہا۔ کھانا کھا کر قیلولہ کیا ۴ بجے سے چھ بجے تک پھر کام کیا آج طبیعت سست رہی۔ کام دوپہر کے بعد برابر نہ ہوا۔ عصر اور ظہر کی نمازیں قضا ہوئیں۔ مغرب کے ساتھ دونوں کی قضا پڑھی۔ رات کو گیارہ بجے سویا۔ آج گاؤں میں امام قاسم کے علم کی سواری تھی۔ تمام رات ایک بلوۂ عظیم رہا۔ نیند پریشان رہی۔

چہارشنبہ ۲۲ امرداد ۱۳۳۷ف ۸ محرم سنہ ۱۳۴۷ھ ۲۷ جون سنہ ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری و ورزش سے فارغ ہو کر حمام کیا اور ۱۲ بجے تک کام کرتا رہا۔ مذہبی خزانہ کی تنقیح کی۔ ایک بجے بلدہ سے ماندور خاں صاحب آئے ان کے ساتھ مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب صدر مدرس مدرسہ طبیہ، بھیکن خاں صاحب ان کے بڑے بھائی تم خاں صاحب سکندرآبادی، قمرالدین خاں صاحب وغیرہ بھی تھے۔ سب کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے اور نماز ظہر کے بعد گاؤں کے طائفہ اور بڑے خاں صاحب کا گانا سنتے رہے معلوم ہوتا تھا کہ گاؤں کی کایا ہی پلٹ گئی ہے ان لوگوں کے آنے کے بعد کام سب بند ہو گئے اور مجھے بھی مجبوراً ان کی تواضع ..... میں مشغول ہونا پڑا۔ ہر طرف ایک چہل پہل شروع ہو گئی۔ میں ایک سادہ زندگی بسر کرنے والا آدمی ہوں مجھے یہ دھوم دھام اچھی نہیں لگتی۔ میں جب جاگیر کو جاتا ہوں تو یا تو کام کرتا ہوں یا کتاب دیکھتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ ایک یا دو احباب ساتھ ہوتے ہیں جن سے بہ وقت فرصت بات چیت کر لیتا ہوں۔ مگر ماندور خاں صاحب کی طبیعت مجھ سے بالکل مختلف ہے۔ وہ جہاں جاتے ہیں دو چار دوست ساتھ ہوتے ہیں اور گانا بجانا ان کی ہر تفریح

کا جزو لاینفک ہے. بہر حال وقت اچھی طرح کٹا. بعد عصر گاؤں میں چہل قدمی کی پھر دائرہ مبارک کو جاکر حضرت شاہ نصرتؒ کی زیارت کی نماز مغرب دائرہ کی مسجد میں ادا کی. عین مغرب کے وقت دولت خاں بھی بلدہ سے آگئے. ان کے ساتھ بھی دو تین عزیز تھے سب نے مل کر کھانا کھایا. ۱۱ بجے تک گانا سنتے رہے دوسرے ابھی گانا سن ہی رہے تھے کہ میں نماز عشاء سے فارغ ہوکر سوگیا. پھر بھی ۱۲ بج گئے. نیند اچھی آئی. آج کچھ بارش ہوئی، مگر قابل اطمینان نہیں.

پنجشنبہ ۲۳ امرداد ۱۳۳۷ف ۹ محرم ۱۳۴۷ھ ۲۸ جون ۱۹۲۸ء

حسب عادت پانچ بجے اٹھ کر نماز فجر پڑھی اور وظائف معمولی سے فارغ ہوکر سب کے ساتھ ناشتہ کیا. سب بیٹھے باتیں کرتے رہے اور میں نے مقدم پٹواری کے ساتھ علی آباد کی سرحد کا معائنہ کیا. لال گڑھی کو اس موضع کی سرحد سے بھی نزاع ہے. ۹ بجے واپس آیا. شاہ میر پیٹھ کے تالاب پر باورچی خانہ کا سامان روانہ کیا. ماندور خاں اور دولت خاں بھی اپنی اپنی موٹروں میں تالاب کے کٹے کو گئے. میں نے گیارہ بجے تک کام کیا. مقدم پٹواری کو ضروری ہدایات دیئے. پھر حضرت بندگی میاں شاہ نصرت رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بندگی میاں سید اسدؒ کی زیارت کا شرف حاصل کرکے خود بھی شاہ میر پیٹھ کے تالاب کو گیا.

ایسا خوش منظر مقام میں نے کوئی نہیں دیکھا. جب یہاں آتا ہوں ایک نیا لطف اٹھاتا ہوں. جدھر نظر جاتی ہے خدا کی قدرت کے بہترین نمونے نظر آتے ہیں. گانا فردوس گوش تھا تو یہ مناظر جنت نگاہ تھے. غرض خوب لطف رہا. ۲ بجے کھانا کھائے. محرم کے دن انھیں اطراف کے مواضعات سے سانگ اور تماشوں

کے آنے کا سلسلہ یوں تو کئی روز سے جاری تھا۔ مگر کل سے روز ۲ یا ۳ سانگ آرہے تھے۔ آج میرے یہاں آنے کی کیفیت سن کر شاہ میر ٹھٹھ کو بھی ایک لیلا مجنوں کا تماشہ آیا تھا۔ ۴ بجے موٹروں میں شاہ میر ٹھٹھ سے روانہ ہوئے۔ پانچ بجے گھر پہنچے الحمد اللہ۔

غلام محی الدین صاحب آئے تھے۔ ان سے نئی موٹر خریدنے کے بارے میں گفتگو کی اور ایک موٹر کے لیے آرڈر بھی دے دیا۔ خدا مبارک و مسعود کرے ۸ بجے کھانا کھایا اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر نوند ور خاں کے ساتھ مہاراجہ بہادر کی ڈیوڑھی کو گیا اور نعل صاحب کی سواری دیکھی۔ ۲ بجے واپس آیا اور سو گیا۔ دو روز سے نیند برابر وقت پر نہیں مل رہی ہے جس کی وجہ سے مزاج سست رہتا ہے۔

جمعہ ۲۴ / امرداد ۱۳۳۷ ف۔ ۱۰ / محرم ۱۳۴۷ھ ۲۹ / جون ۱۹۲۸ء ۶

پانچ بجے اٹھا۔ نماز فجر پڑھی اور پھر سو گیا۔ روزہ ہوں۔ ۹ بجے اٹھا اور ایک ہفتہ کے اخبار دیکھتا رہا۔ ایک بجے حمام کیا۔ ۴ بجے نوند خاں صاحب شاہ صاحب، میاں صاحب کے ساتھ مشیر آباد گیا۔ حضرت بزرگی میاں شاہ قائم مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی۔ پھر سکندر آباد جا کر تماشہ دیکھا۔ مغرب کے قریب واپس آیا۔ آج عرس شریف کے ساتھ والدہ صاحبہ مرحومہ کی برسی بھی کی ہے جو ۶ / محرم کو تھی۔ میرے نہ ہونے کی وجہ سے ناغہ ہو گئی تھی۔ دعوتی دس بجے تک کھانا کھاتے رہے۔ گیارہ بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔ نیند اچھی آئی رات کو بارش بھی ہوئی۔

شنبہ ۲۵/امرداد ۱۳۳۷ ف ۱۱/محرم ۱۳۴۷ھ ۳۰/جون ۱۹۲۸ء

حسب عادت پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہوکر پھر سوگیا۔ ۷ بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہوکر مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ ملاقات نہ ہوی۔ معتمد صاحب باب حکومت پیش تھے۔ وہاں سے راجہ نرسنگ راج بہادر کے یہاں گیا معلوم ہوا ہے کہ وہ خود تو گیشوگری میں ٹھہرے ہیں اور راجہ محبوب راج بہادر بمبئی گئے ہیں۔ گھر آکر کتاب دیکھتا رہا باقی تمام دن گھر پر اور بیکاری میں گزرا۔ طبیعت نہایت سست رہی۔ بعد مغرب غلام محی الدین صاحب آئے تھے ان سے موٹر کے بارے میں گفتگو کی۔ ۸ بجے کھانا کھایا۔ کچھ دیر کتاب دیکھی پھر نماز عشاء سے فارغ ہوکر سوگیا۔

یکشنبہ ۲۶/امرداد ۱۳۳۷ ف ۱۲/محرم ۱۳۴۷ھ یکم جولائی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہوکر ناشتہ کیا اور مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ ۱۲½ بجے تک محفل خوب گرم رہی۔ مولوی حکیم ابراہیم صاحب نے روح و جسم کے تعلق پر ایک دلچسپ اور فلسفیانہ تقریر کی۔ شعر و سخن کا بھی مشغلہ رہا۔ ایک بجے واپس آکر کھانا کھایا اور سوگیا۔ ۳ بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد نواب کاظم علی خاں صاحب فرزند نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کے یہاں مجلس میں گیا۔ وہاں سے رائے گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں گیا گھر میں نہیں تھے۔ ملاقات نہ ہوی۔ وہاں سے سکندرآباد کے کلب پر گیا نماز مغرب پڑھی چل قدمی کی نواب داؤد علی خاں صاحب سے نئی موٹر لینے کے متعلق مشورہ کیا۔

پھر فاسو بھائی موٹر ایجنٹ سے ملا۔ وہیں نواب جعفر علی خاں صاحب

جاگیردار تانڑلہ سنگارم سے ملاقات ہوی۔ اور نزع سرحد کنڈور وتالر سنگارم کی بابت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آخر طے پایا کہ دونوں جاگیردار (میں اور وہ) موقع پر جاکر معائنہ کریں اور آپس میں تصفیہ کرلیں۔

۹ بجے گھر آیا آج پیٹ میں قبض اور نفخ ہے سوء ہاضمہ بھی ہے اس لیے کھانا نہ کھایا۔ ۱۰ بجے نماز عشاء سے فارغ ہوکر سویا۔ نیند بڑے مزے کی آئی۔

دوشنبہ ۲۷ امرداد ۱۳۳۷ف ۱۳ محرم ۱۳۴۷ھ ۲ جولائی ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا حوائج ضروری اور ناشتہ سے فارغ ہوکر دولت خاں صاحب ناغرزئی سے ملاقات کی۔ نواب سید محمد جلال الدین حسین خاں صاحب فرزند نواب غضنفر الدولہ بہادر نواب کلیانی اور نواب دولت محمد خاں صاحب جاگیردار ملاقات کو تشریف لائے تھے ان کے ساتھ راجہ دھنراج گیر جی کے یہاں گیا۔ ان کی ایک نئی موٹر دیکھی پھر سکندرآباد گیا۔ نواب داؤد علی خاں، غلام محی الدین صاحب اور ماندور خاں صاحب بھی ساتھ ہوگئے۔ سب نے مل کر بیوک، ڈاج، فیمٹ اوکلیانڈ اور اسکس وغیرہ موٹروں کی آزمائش کی اور میں تقریباً ۲ بجے گھر آیا۔ کھانا کھاکر کتاب دیکھتا رہا۔ پانچ بجے رائے گل بہادر صاحب وکیل کے پاس گیا وہاں سے سینما کو گیا۔ ۹ بجے گھر آیا آج بھی بھوک نہیں تھی کچھ کھائے بغیر سو گیا نیند بہت اچھی آئی۔

آج اتنی موٹریں دیکھی ہیں کہ حیران ہوں کہ کونسی گاڑی لوں۔ احباب میں سے ہر شخص کی الگ رائے ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ فائدہ بخش اور سیدھا راستہ دکھائے۔

شنبہ ۲۰ امرداد ۱۳۳۷ف ۱۴ محرم ۱۳۴۷ھ ۳ جولائی ۱۹۲۸ء

۹ بجے اٹھا حوائج ضروری اور حمام سے فارغ ہوکر نواب دولت خاں صاحب کے پاس لال گڑھی کی بحالی کے مقدمہ میں مشورہ لینے گیا۔ وہاں سے آتے ہوئے رزیڈنسی روڈ پر سراب برادرس کی دوکان میں "شیانڈلر" موٹر کار کی آزمائش کی پھر گھر آکر روزنامچہ لکھا۔ کتاب دیکھی کھانا کر لیا۔ سید اشرف صاحب چن پٹنی ملاقات کو آئے تھے۔ دیر تک موجودہ قومی نزاعات کے متعلق گفتگو کی۔ ۲ بجے معتمد صاحب افواج سرکار عالی کے دفتر کو جا کر ان سے ملاقات کی۔ ان کے مددگار عبد الجلیل صاحب سے مل کر والد مرحوم کی وراثت کی کاروائی کے متعلق توجہ دلائی۔ راجہ نرسنگ راج بہادر سے ملا یہیں نواب یوسف حسین خاں صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ ان ہی کی موٹر میں ان کے ساتھ مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب اور بانور خاں بھی آئے تھے۔ مغرب کے بعد تک مختلف معاملات پر گفتگو رہی۔ واپسی میں ناٹک میں آنے کے لیے حکم ہوا۔ میں تے چھ سال سے ناٹک نہیں دیکھی ہے اور اس خیال سے کہ نیند بھی خراب ہوتی ہے اور اصراف بھی ہوتا ہے۔ آج مجبوراً تعمیل حکم کرنی پڑی۔ ۸ بجے گھر کو واپس آیا کھانا کھا کر اور نماز عشاء سے فارغ بانور خاں کے ساتھ ناٹک میں گیا۔ رامائن کا تماشہ تلنگی زبان میں دکھایا جا رہا تھا۔ مشہور تاریخی واقعات تھے اور بہروپیوں (ایکٹروں) نے اپنے اپنے سانگ کو نہایت خوبی سے ادا کیا۔ لباس اور پردے بھی اچھے تھے۔ باوجود زبان سے نا آشنا ہونے کے آخر وقت تک کھیل سے جی نہ اکتایا۔ قصہ بڑا ہونے کی وجہ سے تماشہ بھی دیر تک ہوتا رہا ۳½ بجے کھیل ختم ہوا۔ مہاراجہ بہادر اور راجہ صاحب گدوال کی جانب سے بہروپیوں کو تحفے دیئے گئے۔ ۴ بجے گھر آیا صبح ہونے کو تھی پانچ بجے تک ٹھہر کر نماز فجر پڑھی اور سو گیا۔ ساری رات جاگتے کٹی۔

چہارشنبہ ۲۹ امرداد ۱۳۳۷ ف ۱۵ محرم ۱۳۴۷ھ ۴ جولائی ۱۹۲۸ء

۶ بجے اٹھا پھر بھی آنکھوں میں نیند کا خمار ہے کتاب دیکھتا رہا ۱۲ بجے کھانا کھایا غلام محی الدین صاحب سے دیر تک باتیں کیں۔ ۲ بجے سویا ۴ بجے اٹھا اور باقی دن گھڑی پر بسر کیا۔ کل ایک رات کی شب بیداری نے آج تمام دن کے کام بگاڑ دیے۔ یہ عادت نہ ہونے کی وجہ ہے، ورنہ وہ لوگ کیسے ہوں گے جو تقریباً روزنامک جاتے ہیں اور پھر صبح کو اپنے کام کو تیار رہتے ہیں۔ یا وہ عابد شب زندہ دار جنھوں نے کئی کئی برس زمین کو پیٹھ نہیں لگائی ایک ہم ہیں کہ رات کو دس سے گیارہ ہو جائیں تو صبح کی نماز غائب۔

غرض آج کا سب دن سستی بیکاری اور تنہائی میں گزرا۔

پنجشنبہ ۳۰ امرداد ۱۳۳۷ ف ۱۶ محرم ۱۳۴۷ھ ۵ جولائی ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا حوائج ضروری حمام اور ناشتہ سے فارغ ہو کر گل بہادر صاحب کے پاس گیا۔ رنگیرہ کے مقدمہ کی کیفیت پوچھی پرسوں پیشی تھی۔ جگ موہن لال صاحب ناظم عطیات نے اپنی غلطی تسلیم کر لی ہے کہ کمیٹی تعین حق مالکانہ کے بحالی کو منحصر بہ مرضی سرکار کرنے کی وجہ سے فرمان نسبت شرکت خالصہ نافذ ہوا۔ لہٰذا انھوں نے حکم دیا ہے کہ بذریعہ عرضداشت میری تجویز ثانی کی سماعت کی اجازت بارگاہ ضروری سے حاصل کی جائے کیونکہ نظر ثانی فرمان کی ہے اور اس کی سماعت کے لیے بھی حکم سرکار ضروری ہے۔ بہر حال شکر ہے کہ یہ مرحلہ بحسن و خوبی طے ہوا۔ گل بہادر صاحب کے پاس سے نواب یوسف حسین خاں صاحب کے پاس گیا۔

پھر فوج و معتمدی فوج کو گیا مگر معتمد صاحب سے ملاقات نہ ہوئی واپس آ کر ۲ بجے کھانا کھایا اور کتاب دیکھتا رہا۔ نماز عصر کے بعد حضرت بندگی میاں

شاہ ابراہیمؒ کی بارگاہ پر حاضر ہونے کے خیال سے چلا مگر راستہ میں یوسف حسین خاں مل گئے اور اپنے گھر لے گئے ۸ بجے واپس آیا اور دس بجے تمام ضروریات سے فارغ ہو کر سو گیا۔

جمعہ ۳۱ / امرداد ۱۳۳۷ف، ۱۰ / محرم ۱۳۴۷ھ ۶ / جولائی ۱۹۲۸ء
نماز فجر و ظائف معمولی تلاوت سورہ کہف اور ورزش سے فارغ ہو کر ناشتہ کر رہا تھا کہ نواب یوسف خاں آ گئے ان کے ساتھ مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں پھر وہ مجھے اپنے ساتھ نواب میر احمد علی خاں صاحب کے یہاں مرثیہ خوانی میں لے گئے۔ عارف صاحب کے فرزند خالق صاحب نے مرثیہ سنایا اور حقیقت یہ ہے کہ خوب مرثیہ تھا اور وہ پڑھتے بھی بہت خوب تھے۔ ان کے کلام میں سلاست اور روانی بہت ہے گیارہ بجے مجلس برخاست ہوی۔ مہاراجہ بہادر کے ساتھ ان کی ڈیوڑھی کو گئے پھر بارہ بجے کے بعد گھر آیا کھانا کھا کر ڈیوڑھی میں گیا۔ قیلولہ کیا نماز ظہر اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر ۶ بجے تک کام کرتا رہا حافظ محمد جناب خاں صاحب جمعدار محبوب علی خاں صاحب جمعدار غلام معین الدین خاں صاحب، بہادر خاں صاحب دولت زئی نوشند خاں صاحب اور بلند خاں صاحب ملیل زئی ملاقات کو آئے۔ ۶½ بجے نماز عصر سے فارغ ہو کر مشیر آباد گیا۔ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ کی زیارت کی آج حضرت کا عرس مبارک تھا۔
۸ بجے واپس آیا اور تمام معمولات سے فارغ ہو کر گیارہ بجے سو یا۔

شنبہ پنجم شہر یور ۱۳۳۷ف ۱۰ محرم ۱۳۴۷ھ ۷ جولائی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور ختم سورۂ فتح سے فارغ ہوکر پھر سو گیا۔ ۷
بجے اٹھا اور کام میں مشغول ہو گیا منشی صاحب کو جواب کسی قدر چل پھر سکتے ہیں
عدالتی مقدمات کے متعلق ہدایات دیے۔

حضرت مولوی سید شہاب الدین صاحب اور حضرت سید صاحب میاں صاحب
سجادہ دائرہ ملاقات کو تشریف لائے تھے۔ حضرت مولوی صاحب سے لال گڑھی اور
علی آباد کے تنازعہ حد کے متعلق گفتگو کی مولوی صاحب تو تشریف لے گئے۔ حضرت
سید صاحب میاں صاحب کے ساتھ باہر ہی کھانا کھایا۔ غلام محی الدین صاحب
ملاقات کو آئے تھے ان کے ساتھ معتمدی فوج کو گیا۔ راجہ نرسنگ راج بہادر
اور عبدالجلیل صاحب مددگار معتمد سے ملا۔ ان کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ پائیگی
کی اجرائی میں وہ کوئی جھگڑا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ دفتر میں اس کے متعلق
گفتگو کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا اس لیے واپس آیا۔ نماز ظہر سے فارغ ہوکر
عنایت خاں صاحب سے بہادر خاں صاحب دولت زئی سے گفتگو کی۔ نماز عصر
کے بعد نواب عزیز یار جنگ بہادر اوّل تعلقدار ضلع اطراف بلدہ صرفخاص کے یہاں
گیا۔ لال گڑھی کی بحالی کے متعلق گفتگو کی جو صرفخاص مبارک سے متعلق موضع ہے
پھر یوسف حسین خاں کے یہاں گیا مگر باہر گئے تھے ملاقات نہ ہوئی۔ وہاں
سے ویکاجی ہوٹل میں جاکر چائے پی ۹ بجے گھر آکر کھانا کھایا نماز عشاء سے
فارغ ہوکر گیارہ بجے سویا نیند بڑے مزے کی آئی۔

یکشنبہ ۲ شہر یور ۱۳۳۷ف ۱۹ محرم ۱۳۴۷ھ ۸ جولائی ۱۹۲۸ء

۴½ بجے اٹھا نماز فجر اور سورہ فتح کے ختم سے فارغ ہوکر پھر سو گیا

۷ بجے اٹھ کر ۳ روز کا روزنامچہ لکھا پھر ناشتہ سے فارغ ہوکر منشی صاحب کو عدالتی معاملات کے متعلق ضروری ہدایات دے کر نواب یوسف حسین خاں صاحب کے یہاں گیا۔ گیا تو اس لیے تھا کر ان کو عبدالجلیل کے پاس لے جاؤں گا اور پالکی کی اجرائی کے متعلق گفتگو کروں گا۔ مگر باتوں ہی باتوں میں بارہ بج گئے اس لیے مجبوراً گھر آیا۔ کھانا کھا کر تھوڑی دیر کتاب دیکھی پھر سو گیا۔ ۳ بجے اٹھ کر نماز ظہر پڑھی اور پانچ بجے تک جاگیرات کا کام کرتا رہا۔ نماز عصر کے بعد نواب جہانگیر یار جنگ بہادر کے یہاں مجلس عزا میں گیا۔ دولہا صاحب عروج نے اپنا ایک پرانا مرثیہ سنایا چونکہ کئی دفعہ سن چکے تھے اس لیے کچھ زیادہ لطف نہ آیا۔ گھر کو واپس آکر مغرب کی نماز پڑھی۔ پرسوں بیوی کی سالگرہ تھی مگر کسی وجہ سے نہ ہو سکی اس لیے پھوپھی صاحبہ آج اس رسم کو ادا کر رہی ہیں۔ رات کو دس بجے رسم سے فارغ ہوکر نماز عشاء سے فارغ ہوکر سو گیا۔ نیند اچھی آئی۔

دوشنبہ ۲ شہریور ۱۳۳۷ ف ۲۰ محرم ۱۳۴۷ھ ۹ جولائی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہوکر پھر سو گیا۔ ۷ بجے اٹھا اور حوائج ضروری سے فارغ ہوکر ناشتہ کیے بغیر (کیوں کہ آج روزہ ہو) نواب یوسف حسین خاں صاحب کے یہاں گیا۔ ان سے ملاقات نہ ہوئی کہیں باہر گئے تھے۔ پھر مولوی اسداللہ حسینی صاحب کے یہاں گیا ان سے پالکی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ انھوں نے آج ۲ بجے مولوی عبدالجلیل صاحب مددگار معتمد فوج کے یہاں چلنے کا وعدہ کیا۔ وہاں سے نواب میر احمد علی خاں صاحب کے یہاں مجلس میں گیا۔ فائق صاحب نے ایک نہایت

اچھا مرثیہ سنایا۔ کلام بھی خوب ہے اور پڑھتے بھی خوب ہیں۔ گیارہ بجے واپس آکر کتاب دیکھی پھر نونہند خاں صاحب سے باتیں کیں۔ منشی صاحب کو ضروری ہدایات دیئے اور نماز ظہر سے فارغ ہو کر مولوی اسداللہ حسینی صاحب کے پاس گیا۔ مکان پر نہ تھے ۳½ بجے تک مسلسل دو گھنٹہ انتظار کیا مگر نہ آنا تھا نہ آئے بالآخر واپس آیا کیونکہ گھر جمعدارانِ نظم کی کمیٹی تھی۔ میں اس بلا سے کسی طرح پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں مگر اس قدر مجبور کیا جاتا ہوں کہ مروت غالب آہی جاتی ہے۔ ۶½ بجے کمیٹی برخاست کر کے گھر آیا افطار اور نماز مغرب کے بعد حمام کیا اور وہ عمل پڑھا جو ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ پڑھنے کے لیے حضرت جناب میاں نے بتایا تھا۔

پھر کھانا کھا کر تھوڑی دیر کتاب دیکھی اور دس بجے تمام معمولات سے فارغ ہو کر سو یا۔ بے وقت نہانے سے زکام اور نزلہ ہو گیا ہے۔ نیند برابر نہ آئی۔

شنبہ ۴ شہریور ۱۳۳۷ ف ۲۱ محرم ۱۳۴۷ھ ۱۰ جولائی ۱۹۲۸ء

حسب عادت پانچ بجے اٹھا نماز فجر و وظائف اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر کتاب دیکھتا رہا۔ گیارہ بجے تک یہی مشغلہ رہا پھر کھانا کھا کر محکمہ نظم جمعیت سرکار عالی کو گیا۔ ناظم صاحب (نواب قدرت نواز جنگ بہادر) سے مل کر لوازمہ امدادی کے متعلق توجہ دلائی اور ایک تحریک معتمد افواج کو جاری کرنے پر راضی کیا۔ ان کے مددگار مولوی یوسف علی خاں صاحب سے مل کر اسی معاملہ میں تاکید کی پھر گھر آیا۔ احمد عبداللہ صاحب ملاقات کو آئے تھے بی اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ پھر تو ملاقاتیوں کا تانتا بندھ گیا

نوشند خاں صاحب، مولوی یوسف الدین صاحب بی اے، ہادی حسین صاحب بہادر خاں صاحب دولت زئی وغیرہ احباب تشریف لائے۔ نماز عصر کے بعد افضل گنج کے چمن میں چہل قدمی کی۔ کل جو بعد مغرب پانی نہایا تو آج تمام دن سر میں درد رہا۔ نزلہ کی تحریک ہوگئی اور رات کو بخار آگیا۔ کھانا کھائے بغیر نماز عشاء سے فارغ ہو کر سو گیا۔

چہار شنبہ ۵ رشہریور ۱۳۳۷ف ۲۲ رمحرم ۱۳۴۷ھ ۱۱ رجولائی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر تیمم کر کے ادا کی اور پھر سو گیا۔ سات بجے اٹھ کر ناشتہ کیا اور کام میں مشغول رہا۔ ۱۲ بجے کھانے سے فارغ ہو کر موٹر منگوائی اور مولوی اسداللہ حسینی صاحب سے ملنے کو ان کے دفتر (نواب عقیل جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات کے بنگلہ) کو گیا۔ معلوم ہوا آج دفتر نہیں آئے ہیں گھر گیا اور ان کو ساتھ لے کر محکمہ معتمدی مالگزاری کو گیا انھوں نے چند اپنے ذاتی کام کیے پھر نظامت رجسٹریشن اسٹامپ کو گیا نواب شہریار جنگ بہادر (مرزا بشیر بیگ صاحب) سے ملنا تھا مگر معلوم ہوا دفتر نہیں آئے۔ وہاں سے معتمدی افواج کو گیا اور مولوی اسداللہ حسینی صاحب سے مولوی عبدالجلیل صاحب مددگار معتمد کو لوازمہ کے متعلق کہلوایا امداد کا وعدہ کیا ہے۔ مولوی صاحب کو ان کے مکان پر چھوڑ کر مغرب کے قریب واپس آیا۔ باقی وقت معمولی مشاغل میں گزرا۔

پنجشنبہ ۶ رشہریور ۱۳۳۷ف ۲۳ رمحرم ۱۳۴۷ھ ۱۲ رجولائی ۱۹۲۸ء

۷ بجے اٹھا ناشتہ کیا اور موٹر منگوا کر نوشند خاں صاحب کے یہاں

چنچل گوڑہ گیا۔ اتفاق سے نوشند خاں صاحب، تاتار خاں صاحب جمعدار کے مکان پر راستہ ہی میں مل گئے۔ تھوڑی دیر تک تاتار خاں صاحب سے گفتگو کی پھر نوشند خاں صاحب کے ساتھ نواب محاسب جنگ بہادر صدر محاسب صرفخاص مبارک کے یہاں گیا۔ باہر گئے تھے ملاقات نہ ہوی۔ واپسی میں اعظم معین الدین کی دوکان سے پائتابے خریدے۔ عالم خاں صاحب ملاقات کو آئے تھے ان سے باتیں کیں کھانے کے بعد قیلولہ کیا۔ ۲ بجے حمام گیا اور مولوی اسد اللہ حسینی صاحب کے یہاں گیا۔ پانچ بجے تک انتظار کیا دفتر سے واپس نہ آئے حالانکہ ۳ بجے ملاقات کا وعدہ تھا۔ وہاں سے نظامیہ رسٹورنٹ گیا چاء پی اور انجینئرنگ ہاؤس سے لفافے اور کاغذ خریدے۔ اتفاقی طور پر یہاں مولوی اسد اللہ حسینی صاحب سے ملاقات ہوگئی مغرب کے قریب گھر واپس آیا باقی وقت حسب عادت گزرا۔

جمعہ ، ۷ شہریور ۱۳۳۷ ف ۲۴ محرم ۱۳۴۷ھ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء

نماز وظائف اور ناشتہ سے فارغ ہوکر نواب میر احمد علی خاں صاحب کے یہاں مجلس عزا میں گیا۔ آج آخری مجلس تھی۔ بڑا زبردست مجمع تھا۔ فائق صاحب نے مرثیہ بھی خوب پڑھا۔ کلام بھی اچھا تھا اور پڑھنے کے انداز بھی اچھے تھے بہت کامیاب مجلس رہی بارہ بجے برخاست ہوی واپس آکر کھانا کھایا ماندور خاں آئے ان سے بو بھی بی بی خاتون صاحبہ کے معاملے میں دیر تک گفتگو کی پھر ڈیوڑھی کو گیا۔ ۵ بجے تک کام کیا۔ میر صاحب میاں صاحب جو بھوپھی بی بی خاتون کی جانب سے پیروکار ہیں ان کو ضروری ہدایات دیئے۔ آج بہادر خاں صاحب دولت زئی کے لڑکے جلال خاں کا رسم ہے۔ بیگم بازار کے مکان

میری ڈیوڑھی میں جمع کیے گئے ہیں ۶ بجے ۔ چنچل گوڑہ سے رسم آیا ہم بھی معہ یہاں کے جمع شدہ مہمانوں کے ساتھ ہو گئے۔ مہتاب خاں صاحب (نبسۂ شہاب الدین خاں صاحب مرحوم) کی لڑکی سے نسبت ہوئی ہے۔ رسم سے فارغ ہوکر نور محمد خاں اور سلیم خاں صاحب کے ساتھ مولوی ابوالحسن سید علی صاحب وکیل کے یہاں گیا۔ دیر تک اپنے دو مقدمات کے متعلق گفتگو کی۔ ۸ بجے واپس آکر کھانا کھایا پھر نماز پڑھ کر سو گیا۔

شنبہ ۱۹ شہریور ۱۳۳۸ ف ۲۵ محرم ۱۳۴۷ ھ ۱۴ جولائی ۱۹۲۸ ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر و وظائف معمولی اور ناشتہ سے فارغ ہوکر نواب محاسب جنگ بہادر کے یہاں گیا لال گڑھی کے معاوضۂ آبکاری کے متعلق گفتگو کی پھر نواب حسین دولت خاں صاحب کے یہاں جاکر ریگنڈہ کے معاملہ میں شمس الدین سے سفارش کرنے کہا۔ وہاں سے گل بہادر کے یہاں گیا معلوم ہوا عثمان آباد سے ابھی نہیں آئے ہیں۔ انجینرنگ ہاؤس سے لفافہ کاغذ خریدے۔ امپیریل بنک آف بنگال میں گوبند راؤ صدر خزانہ دار سے گفتگو کی اور واپسی میں لفافہ کاغذ مونوگرام طبع کرنے کے لیے مونوگرام ہاؤس میں دے کر واپس آیا ۲ بجے تک گھر ہی پر رہا۔ ۴ بجے نماز ظہر سے فارغ ہوکر مولوی اسد اللہ حسینی صاحب کے یہاں گیا۔ ان کو ساتھ لے کر نواب بشیر یار جنگ بہادر سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ پالکی کے متعلق مشورہ کیا پھر اسد اللہ حسینی صاحب کے ساتھ مختلف مقامات پر پھر کر اور دیر تک ان سے مشورہ کر کے تقریباً ۹ بجے رات کو گھر پہنچا۔ کھانا کھا کر نماز عشاء پڑھی اور سو گیا۔

پھوپھی بی بی خاتون کا معاملہ تقریباً طے ہو گیا ہے۔ کل درخواست

منتقلی ریلوے سٹیشن پیش ہو جائے گی۔

یکشنبہ ۹ ر شہریور ۱۳۳۷ ف ۲۶ ر محرم ۱۳۴۷ھ ۵ ر جولائی ۱۹۲۸ء

نماز فجر اور وظائف وغیرہ سے فارغ ہو کر باہر آیا محبوب خاں صاحب بلدہ ملاقات کو آئے تھے ان سے معلوم ہوا کہ ایک افواہ آج کل میرے متعلق گشت لگا رہی ہے کہ لال گڑھی میں ایک خزانہ ٹرا زبردست برآمد ہوا تھا وہ میں نے دبا رکھا ہے اور اس کے متعلق سرکار میں میرے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ اس خبر کے مشہور کرنے میں میرے علاتی ماموں شیر خاں صاحب جو ہمیشہ سے میرے مخالف ہیں اور جن کی وجہ سے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان ایک عرصے سے نزاع چلی آ رہی ہے زیادہ حصہ لے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے لوگوں کو مجھے بدنام کرنے میں کچھ لذت ملتی ہے۔ واقعہ صرف اس قدر ہے کہ لال گڑھی کی عیدگاہ کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک دفینہ جس میں (۱۲۰ ماعہ) روپیہ سکۂ قدیم اور ۳۰ تولہ کے قریب چاندی کا زیور برآمد ہوا جو میرے یہاں محفوظ ہے اور اس کے متعلق سرکار سے طے ہو رہا ہے کہ یہ جاگیردار کا حق ہے یا سرکار کا۔ جیسا طے ہوگا عمل کیا جائے گا اس پر کوکوا اور کاہ کو کوا بنا دیا۔ اور مشہور کرنے لگے کہ میں سخت پریشان ہوں اور مجھ پر فوجداری استغاثہ ہو کر جرم ثابت ہو گیا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو نیک توفیق دے۔ ۸ بجے مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ گیارہ بجے واپس آ کر کھانا کھایا۔ نوشند خاں صاحب کو اور منشی صاحب کو خط اور درخواست دیگر نواب محاسب جنگ بہادر کے دفتر کو روانہ کیا۔ پھوپھی بی بی خاتون کے مقدمہ میں درخواست اور پرائیسری بانڈ لکھے۔ میر صاحب سے دیر تک باتیں

گیں پھر سوگیا۔ ۲ بجے مولوی اسداللہ حسینی صاحب کے یہاں گیا. معلوم ہوا معتمدی فوج میں ہیں اور مجھے وہیں بلوایا ہے. معتمدی فوج کو گیا معتمد صاحب سے ملا انھوں نے موافق لکھنے کا وعدہ کیا. اس میں اسداللہ صاحب نے بہت کوشش کی اور عبدالجلیل صاحب نے بھی مدد کی میں دونوں کا ممنون ہوں۔ مکان واپس آکر کتاب دیکھتا رہا باقی وقت گھر پر ہی گزرا۔

دوشنبہ ۱۰/ شہریور ۱۳۳۷ف ۲۷/ محرم ۱۳۴۷ھ ۱۶/ جولائی ۱۹۲۸ء

تمام دن مکان پر ہی بسر ہوا۔ غلام محی الدین صاحب، پاشاجانی صاحب نواب شمشیر یاور جنگ بہادر ہادی حسین صاحب، نعمت خاں صاحب وغیرہ احباب ملاقات کو آئے۔ پانچ بجے غلام محی الدین صاحب کی گاڑی میں نواب سید محمد جمال الدین حسین خاں صاحب نواب کلیانی کے یہاں ایٹ ہوم کی دعوت میں گیا. واپس آنے کے بعد باقی وقت گھر پر اور مطالعہ میں گزرا۔

آج پھوپھی بی بی خاتون صاحبہ کا مقدمہ پوری پوری طرح ختم ہوگیا. دس ہزار میں ان سے صلح ہوئی تھی. آج اس ڈگری کی ادائی میں ہم نے ان کے نام دس ہزار کے ریلوے شیرز منتقل کر دیئے. عدالت سے بذریعہ کمیشن ہم تینوں بھائیوں کی تصدیق بھی ہوگئی. کل سے موٹر کے خراب ہو جانے سے سخت تکلیف ہو رہی ہے. آج موٹر ڈرائیور کو بھی بخار آگیا.

سہ شنبہ ۱۱/ شہریور ۱۳۳۷ف ۲۸/ محرم ۱۳۴۷ھ ۱۷/ جولائی ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر اور سورۂ فتح کے ختم سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہوگیا. موٹر کے خراب ہونے کی وجہ سے تمام دن گھر پر ہی گزرا صرف

پانچ بجے ایک گھنٹہ کے لیے نواب سید اصغر حسین خاں خلف نواب شہاب جنگ افتخار الملک مرحوم کے یہاں مجلس عزا میں گیا۔ بلند خاں صاحب، منور خاں صاحب جمعدار، دولت زنی، حضرت سید احمد عرف بادشاہ میاں صاحب سید جلال صاحب، نعمت خاں صاحب اور میر صاحب میاں صاحب وغیرہ احباب ملاقات کو آتے رہے۔

آج سوء ہضمی کی وجہ سے مزاج کچھ ناساز ہے۔ مگر رات اچھی گزری آج کل قوم میں حضرت شمسی مدظلہ کی ایک کتاب "جلاء العینین فی تسویۃ السیدین" نے جو حال میں طبع ہوئی ہے ایک ہنگامہ بپا رکھا ہے۔ تسویۃ السیدین کا جھگڑا کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس کی ابتدا حضرت بندگی ملک خلیفہ گروہ کے زمانے سے ہوئی ہے اور اس میں حضرت نے اپنی زبان مبارک سے یہ تصفیہ فرمادیا تھا کہ بفرمان خدا خاتمین علیہما السلام برابر ہیں اور بفرمان مہدی علیہ السلام سیدین (بندگی میاں سید محمود ثانی مہدی و بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہما برابر ہیں۔ اس کے بعد سے یہ جھگڑا اندر ہی اندر میاں رضؓ اور مہدیؑ کے فرزندوں میں برابر چلتا رہا۔ فرزندان مہدی حضرت ثانی مہدی کو افضل خیال کرتے اور فرزندان میاں حضرت صدیق ولایت کو فضیلت دیتے لیکن عام طور پر گروہ کا اعتقاد تسویت برابری کا ہے۔ اب یہ سب جھگڑے دب گئے تھے۔ تسویت خاتمینؑ کی نزاع بھی دھیمی پڑگئی تھی۔ جمعہ اور وقف کے مسائل پر بھی تو تو میں میں موقوف ہوگئی تھی اور قوم میں ایک اطمینان پیدا ہوگیا تھا ایسے وقت میں مولوی صاحب کا یہ رسالہ شائع ہوا اور اس نے صدیق ولایت کے فرزندوں کو بھڑکا دیا۔ اگرچہ اس رسالہ میں تسویت سیدین ہی ثابت کی گئی ہے۔ لیکن بعض مقامات پر انداز بیان ایسا ہوگیا ہے کہ جس

سے حضرت تصدیق ولایت کی شان میں کمی ظاہر ہوتی ہے۔ اس چیز نے میاں
کے فرزندوں کو برافروختہ کر دیا اور انھوں نے مولوی صاحب کے خلاف مضامین
کا باقاعدہ سلسلہ شروع کر دیا۔ چاہیے تھا کہ وہ تہذیب سے کام لیتے اور دلائل
سے مولوی صاحب کے بیانات کی تردید کرتے۔ لیکن انھوں نے جوابات بھی دیے
اور ذاتیات پر بھی حملے کر دیے، اس کا سلسلہ جاری ہے خدا رحم کرے۔

اصل یہ ہے کہ حضرت مولینا قوت فیصلہ نہیں رکھتے اور اپنے عزیزوں اور
شاگردوں پر بھروسہ کر لیتے ہیں۔ وہ جس طرح سمجھا دیتے ہیں عمل ہوتا ہے۔ اور
اکثر صورتوں میں مولوی صاحب بدنام ہوتے ہیں اور ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس
دفعہ بھی یہی ہوا۔ باوجود چند خیرخواہوں کی مخالفت کے انھوں نے یہ رسالہ شائع
کروا دیا۔ اللہ ان پر رحم کرے اور ان کی اس آخری عمر میں ان کو اطمینان عطا فرمائے
اس کتاب کی اشاعت میں زیادہ حصہ مولوی صاحب کی صاحبزادی کا ہے جنھوں
نے مولوی صاحب کی تصانیف کی اشاعت کے لیے ایک رقم اپنی آمدنی سے
الگ کی تھی اور مولوی سید علی صاحب منظور ان کے مشیر رہے ہیں۔

چہارشنبہ ۱۲ شہریور ۱۳۳۷ف ۲۹ محرم ۱۳۴۷ھ ۱۸ جولائی ۱۹۲۸ء

آج نماز فجر قضا ہوگئی۔ ۷ بجے اطلاع ملی کہ مولوی سید مرتضی صاحب
آئے ہیں۔ آج حضرت شمسی صاحب کے متعلق ایک اور پریشانی کا علم ہوا
مولوی سید مرتضیٰ صاحب کے متعلق اگرچہ میرے قلب میں تعریفی اور عقیدتمندانہ
جذبات ہیں کیونکہ وہ ایک قومی درد رکھنے والے آدمی ہیں۔ مگر اس حقیقت کے
اظہار میں مجھے خوف نہیں ہے کہ شمسی صاحب قبلہ کے بدنام کرنے میں ان کا
سب سے زیادہ حصہ ہے۔ وہ قوم کی اصلاح کے میدان میں اترتے ہیں اور

یہ لازمی ہے کہ اصلاح کی طرف بلانے والے اور سچی بات کہنے والے کے کچھ دشمن بھی پیدا ہو جائیں چنانچہ جب ایسا ہوتا ہے اور ان کو کسی مشکل کا سامنا ہوتا ہے تو فوراً وہ مولوی صاحب قبلہ کا سہارا لیتے ہیں اور ان کو سامنے کر کے ان کے اثر و تقدس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں. اس سے یہ ہوتا ہے کہ ان کے مخالف مولوی صاحب سے بھی مخالفت شروع کر دیتے ہیں، اور ان کو جو نقصان پہنچتا ہے اس کے اثرات مولوی صاحب کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتے چنانچہ دو سال قبل جب کہ مولوی صاحب چن پٹن تشریف لے گئے تھے تو وہاں مولوی سید مرتضیٰ صاحب کی چند تقریریں ہوئیں جنھوں نے حسب معمول فساد پیدا کیا. اس کا اثر یہ ہوا کہ مخالفین نے ایک درخواست اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ کی خدمت میں پیش کر کے مولوی سید مرتضیٰ صاحب اور ان کے ساتھ مولوی صاحب قبلہ کو چن پٹن میں داخل ہونے کی ممانعت کروا دی.

اب سے چھ ماہ قبل کی بات ہے کہ مولوی سید مرتضیٰ صاحب ٹرودہ تشریف لے گئے تھے جو اُن کا وطن ہے اور اس کے اطراف کے مقامات میں ڈبھوئی کا بھی دورہ فرمایا جو گجرات میں جہدویوں کا مرکز ہے. وہاں کے پنچ نے پہلے سے یہ طے کر لیا تھا کہ سید مرتضیٰ صاحب سے تعلقات منقطع کر دیے جائیں. انھوں نے وہاں جا کر صفائی کرنی چاہی مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی. اب انھوں نے سوچا کہ مولوی صاحب سے مدد لینی چاہیے چنانچہ مولوی صاحب کو یہاں سے طلب کیا اور مولوی صاحب تشریف لے گئے. وہاں بجائے اس کے کہ مولوی صاحب کے جانے سے صلح ہوتی آگ اور بھڑکی. مولوی سید امیر الدین صاحب نے جو مرتضیٰ صاحب کے مخالف ہیں باوجود مولینا کے

شاگرد ہونے کے مولینا سے نماز جمعہ کی بحث چھیڑ دی۔ مولینا تقریباً تین ماہ وہاں رہ کر واپس تشریف لائے۔ اب ان لوگوں نے چن پٹن والوں کی تقلید کی اور سلطنت حیدرآباد کے نام ایک درخواست روانہ کی کہ ان لوگوں کو (سید مرتضیٰ صاحب اور مولینا کو) بڑودہ اور ڈبھوئی جانے کی ممانعت کردی جائے۔ کل اس کارروائی کے سلسلہ میں آغا امیر سلطان صاحب عرف آغا جانی نائب کوتوال نے ان کو طلب کیا تھا انھوں نے کل بروز پنجشنبہ حاضر ہونے کا وعدہ کیا اور مولوی سید مرتضیٰ صاحب میرے یہاں آئے تھے کہ اس معاملہ میں امیر سلطان صاحب سے مل کر ان کی امداد کروں۔ صرف مولینا کے خیال سے وعدہ کیا اور امیر سلطان صاحب کے یہاں گیا۔ انھوں نے بھی امداد و رعایت کا وعدہ کیا ہے۔ وہاں سے گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں ان سے ریگٹہ کے معاملے میں مشورہ کیا۔ اس مقدمہ میں راجہ جگموہن لال صاحب ناظم عطیات نے اپنے دفتر کی غلطی تسلیم کرلی تھی اور تجویز کی تھی کہ تجویز ثانی کی منظوری کے لیے بارگاہ خسروی میں گزارش پیش کی جائے۔ گزارش مولوی شمس الدین صاحب مرتب کررہے ہیں جو ان کے مددگار اور ہمارے قدیم عنایت فرما ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے یہ پریشانی اٹھانی پڑی تھی۔ گل بہادر صاحب کو تاکید کی کہ اب کی دفعہ غفلت نہ کریں اور دیکھ لیں کہ وہ گزارش میں پھر کوئی شرارت تو نہیں کرتے۔

گیارہ بجے منشی صاحب آئے اور ان کے یہاں سے میرے اندیشوں کی تصدیق ہوگئی۔ شمس الدین صاحب مددگار نے پھر غلط سلط گزارش لکھ دی تھی اور کل منشی صاحب سے کہہ دیا کہ گزارش معتمدی کو چلی گئی اور آج دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ گزارش ابھی نظامت ہی میں ہے۔ وکیل صاحب

نے معائنہ کیا تو وہ پھر سے خلاف نظر آئی۔ انھوں نے ناظم صاحب کو توجہ دلاکر دوبارہ گزارش لکھنے کا حکم حاصل کیا ہے۔ دیکھیے خدا کیا کرتا ہے۔

حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

باقی تمام دن موٹر نہ ہونے سے مکان پر ہی گزرا صبح کی سواری بھی کرایہ کی موٹر میں ہوئی تھی۔

پنجشنبہ ۱۳ / شہریور ۱۳۳۷ف غرہ صفر ۱۳۴۷ھ ۱۹ / جولائی ۱۹۲۸ء

آج اکثر کاموں میں کامیابی نہ ہوئی۔ جگموہن لال صاحب گل بہادر صاحب وکیل امیر سلطان صاحب ان میں سے ہر ایک مکان پر نہ تھا۔ ملاقات نہ ہوئی نواب حسین دولت خاں صاحب سے مل کر شمس الدین صاحب کی شرارت کا ذکر کیا انھوں نے امداد کا وعدہ کیا۔ ماندور خاں صاحب کو بلاکر واقعات سمجھائے اور مشورہ کیا۔ ان کی رائے تھی کہ شمس الدین کو کچھ رشوت دی جائے۔ ۴ بجے منشی صاحب نے آکر مالگزاری کی کیفیت سنائی۔ شمس الدین نے آج گزارش کا دوسرا مسودہ پیش کیا مگر اس میں بھی شرارت موجود ہے۔ سب سے بڑی اور پہلی شرارت یہ کی ہے کہ بجائے تحقیقات وراثت کے تحقیقات انعام عنوان قرار دیا ہے۔ تاکہ انعامی بحالی کے متعلق یہ شک رہے کہ پہلے بحال نہیں ہوئی ہے۔ ناظم صاحب نے آج کوئی تجویز نہیں کی ہے۔

محکمۂ نظم جمعیت کی مددگاری کا بڑا جھگڑا اٹھا ہوا ہے۔ مولوی یوسف علی خاں صاحب اول مددگار کی مدت ملازمت ختم ہوگئی ہے۔ ناظم صاحب (نواب قدرت نواز جنگ) چاہتے تھے کہ صدر محاسبی سے وہاں کے مددگار عمر خاں کو اپنے یہاں مددگاری پر حاصل کریں اور مددگاری کے عہدہ کو نیابت ناظم کے

بہادر یار جنگ

نام سے موسوم کریں. مگر نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر صدر المہام فینانس نے عمر خاں کو دینے سے انکار کر دیا. اب نواب صاحب کو بڑی خفت ہوی اور دوسری طرف نائب ناظم بننے کے لیے چوطرف سے امیدوار پیدا ہو گئے. مولوی اسد اللہ حسینی صاحب، مولوی عبد الجلیل صاحب، راجہ نرسنگ راج بہادر، مولوی صمصام الدین صاحب خلف نواب اظہر جنگ بہادر وغیرہ. نواب صاحب گھبرائے اور انھوں نے تہیہ کر لیا کہ یوسف علی خاں صاحب ہی کو ایک سال کی اور توسیع دلادیں. صمصام الدین صاحب کے لیے ان کی بہن زلفی بادشاہ بیگم صاحبہ قبلہ والدہ ولی عہد بہادر نے سفارش کی تھی. اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ مہاراجہ بہادر اگر ان کو یوسف علی خاں کی توسیع کے لیے ایک سفارشی رقعہ لکھ دیں تو وہ سب امیدواروں سے نجات پاکر یوسف علی خاں کے لیے توسیع کی تحریک کر سکیں گے اس کے لیے انھوں نے آج یوسف علی خاں صاحب کو روانہ کیا تھا. میں نے صاف جواب دے دیا کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکتا کیونکہ فی الوقت صدر اعظم ہونے کی حیثیت سے مہاراج کی سفارش حکم کی حیثیت رکھتی ہے. ایسی صورت میں بادشاہ بیگم کے مقابلہ میں سفارش کرنے پر ان کو مجبور کرنا میری مصلحت کے خلاف ہے. البتہ آپ توسیع کے لیے ان کے پاس درخواست پیش کیجیے میں سفارش کر دوں گا کہ منظور کر لیں اس کام کے لیے وہ آج شام کو مجھے مہاراجہ بہادر کے پاس لے کر بھی گئے. مگر ملاقات نہ ہوی مہاراج گھوڑ دوڑ میں گئے تھے. ایک ہفتہ سے ابر چھایا ہوا ہے. سورج کی صورت نظر نہیں آئی. نہ کھل کر بارش ہوتی ہے نہ مطلع صاف ہوتا ہے. کبھی کبھی تقاطر ہوتا ہے اور پھر کچھ نہیں ہر طرف نزلہ او ر بخار کی شکایتیں سنی جا رہی ہیں. مواضعات سے اطلاع ملی ہے کہ

فصل بھی کچھ اچھی نہیں ہے۔

جمعہ ۱۴/شہریور ۱۳۳۷ف ۲/صفر ۱۳۴۷ھ ۲۰/جولائی ۱۹۲۸ء

ناشتہ کے بعد مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا تھا۔ ان کی صاحبزادی سلطان النساء بیگم صاحبہ کی شادی کی تقریب میں جو انتظام کے لیے کمیٹی منتخب ہوی ہے اس کا میں بھی ایک رکن بنایا گیا ہوں آج اس کا اجلاس تھا سلام کے بعد شرکت کا ارادہ تھا مگر مجلس عزا میں نواب بہرام الدولہ بہادر اور نواب عنایت جنگ بہادر کے یہاں چلنے کا حکم ہوا۔ اور سر فوق الادب ساتھ ہو گئے۔ آج مہاراجہ بہادر سے ریگٹہ کے معاملہ میں بھی ذکر رہا کپتان علاء الدین صاحب کو حکم دیا ہے کہ میرے ساتھ جا کر رائے جگ موہن لال صاحب ناظم عطیات سے کہہ دیں کہ جب وہ میرے معاملہ کو حق سمجھتے ہیں تو پھر کیوں خود گزارش نہیں لکھ دیتے اور شمس الدین سے کیوں لکھواتے ہیں جو میرا مخالف ہے۔

آج مغرب کے بعد نظامیہ ہوٹل میں مولوی عبدالجلیل صاحب مددگار معتمد فوج سے جمعداری اور لوازمہ کے متعلق گفتگو کی اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ جمعداری کی کارروائی اختیاری صدر اعظم ہے۔ اس کو اعلیٰ حضرت میں روانہ کرنے کی ضرورت نہیں، صدر اعظم سے منظوری حاصل کر لی جائے اور صرف لوازمہ کے متعلق عمدہ الفاظ میں سرکار سے اجازت حاصل کر لی جائے۔

رات کو تقریباً ۹ بجے واپس آکر کھانا کھایا موٹر آج بھی تیار نہ مولوی۔ غلام محی الدین صاحب نے ایک پرانی فورڈ گاڑی بھیجی ہے۔ اس

میں سہچر رہا ہوں۔ سواری کی سخت تکلیف ہے۔

شنبہ ۱۵ شہریور ۱۳۳۷ف ۳ صفر ۱۳۴۷ھ ۲۱ جولائی ۱۹۲۸ء
نماز، وظیفہ، ورزش اور ناشتہ سے فارغ ہو کر کیپٹن علاء الدین صاحب
اے۔ڈی۔سی کے یہاں گیا اور ان کو ساتھ لے کر جگ موہن لال صاحب کے
یہاں گیا۔ رائے صاحب نہایت خوش خلق آدمی ہیں بہت اخلاق سے گفتگو
کی اور فرمایا کہ آپ اپنے وکیل سے گزارش کا مسودہ لکھا کر لائیے میں اسی
کو جاری کروا دوں گا۔ کیونکہ معاملہ صاف ہے۔ وہاں سے گل بہادر صاحب وکیل
کے یہاں گیا معلوم ہوا کہ مالگزاری کو گئے ہیں۔ مالگزاری میں آکر ان سے
ملاقات کی، ان کو بخار آرہا ہے۔ مجھ سے مسودہ کرنے کو کہا ہے وہ ترمیم کر دینگے
بنگال بنک میں چند رقوم جمع کروائے اور گھر کو واپس آکر کھانا کھایا
دو روز سے قیلولہ نہیں کیا تھا۔ آنکھیں بند ہونے لگیں سو گیا۔ ۳ بجے اٹھا
پھوپھی کے مکان کے ایک خریدار سے گفتگو کی پھر گزارش کا مسودہ لکھا
نماز مغرب کے بعد گل بہادر صاحب کے پاس گیا۔ معلوم ہوا بخار سخت ہے
اور ہل نہیں سکتے۔ واپس آگیا کل پھر جاؤں گا۔ رگڑا اور جمعداری کے کاموں
نے سب دوسرے کام بھلا دیئے ہیں اول تو وقت نہیں ملتا پھر جو ملے تو دماغ
قابو میں نہیں خیالات سب اول الذکر کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ ابر اسی
طرح چھایا ہوا ہے۔ سورج غائب ہے، کبھی کبھی تقاطر ہو جاتا ہے۔

یکشنبہ ۱۶ شہریور ۱۳۳۷ف ۴ صفر ۱۳۴۷ھ ۲۲ جولائی ۱۹۲۸ء
حوائج ضروری سے بھی فارغ نہیں ہوا تھا کہ ملاقاتی آنے لگے

مولوی سید مرتضیٰ صاحب، نوشند خاں صاحب اور پھوپھی صاحبہ کے مکان کے نمبر بارے سے باتیں کیں پھر موٹر منگوا کر گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں گیا۔ گزارش کے مسودہ کی ترمیم کروائی واپس آکر منشی صاحب کو صاف کرنے دیا اور خود اصلاح بنوا کر حمام کیا۔ کھانا کھا کر محکمۂ مالگزاری کو گیا اور ۴ بجے تک وہیں رہا۔ گزارش کا مسودہ ناظم صاحب کی خدمت میں پیش کردیا گیا ہے۔ مگر انہوں نے دیکھا نہیں کل دیکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ مستعدی فوج کو بھی گیا تھا مگر آج عبدالجلیل صاحب کچہری نہیں آئے۔

ظہورالحسن نامی ایک صاحب ۴ بجے مولوی فیض الدین صاحب وکیل کا ایک خط لے کر آئے تھے۔ مہاراجہ بہادر کی تعریف میں گیارہ شعر کہے ہیں۔ اور ان کا کمال یہ ہے کہ ہر شعر سے تین طریقہ پر ۱۳۴۷ھ برآمد ہوتا ہے۔

(۱) ہر مصرع کے حروف کے اعداد سے (۲) شعر کے حروف منقوط کے اعداد سے (۳) شعر کے حروف غیر منقوط کے اعداد سے اور ایسے گیارہ شعر کہے ہیں اور اس پر اضافہ یہ ہے کہ نظم کی ابتدا میں بسم اللہ لکھی ہے اور اس کے ساتھ اسمائے الٰہی ملائے ہیں کہ ان سے اعداد نکلتے ہیں۔ مہاراجہ بہادر کا جو القاب اور نام لکھا ہے اس کے ایک ایک ٹکڑے سے ۱۳۴۷ھ برآمد ہوتا ہے۔ آخر میں اپنا نام اور پتہ جو لکھا ہے اس کے ایک ایک ٹکڑے سے ۱۳۴۷ھ برآمد ہوتا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایسی تاریخیں ہندوستان میں آج تک صرف دو لکھی گئی ہیں۔ ایک طہماسپ قلی شاعر نے داراشکوہ کی شادی کے موقع پر (۱۹) شعر شاہجہاں بادشاہ کے دربار میں پیش کیے تھے اور پھر اور ایک شاعر نے (۷) شعر کسی نواب صاحب کے یہاں پیش کیے تھے اور یہ تیسری نظم ہے۔ میں نے ضرور پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ نماز عصر کے بعد افضل گنج کے چمن میں گل گشت کی

باقی وقت گھر پر ہی گزرا۔

دوشنبہ ۱۷/ شہریور ۱۳۳۷ف ۵/ صفر ۱۳۴۷ھ ۲۳/ جولائی ۱۹۲۸ء

آج کا دن بڑی مسرت کا تھا کیونکہ بہت سے کام ہوئے اور سب میں تقریباً کامیابی ہوئی۔ ناشتہ کے بعد آغا امیر سلطان صاحب کے یہاں گیا۔ مولوی سید مرتضیٰ صاحب اور حضرت مولینا ہاشمی صاحب قبلہ بھی تشریف لائے تھے آج ان کا معاملہ طے ہوگیا۔ آغا جانی صاحب نے ان کے بیانات قلمبند کر لیے اور وعدہ کیا کہ معاملہ رفع دفع کردیں گے۔ وہاں سے مولوی صاحب کو ان کے مکان پر چھوڑ کر مولوی احمد حسین صاحب مددگار صرفخاص کے یہاں گیا۔ انھوں نے بھی معاوضہ آبکاری موضع لال گڑھی کے معاملہ میں امداد و ایصال بقایا کا حکم دینے کا وعدہ کیا۔ پھر امپیریل بنک اور سنٹرل بنک میں ۲ گھنٹہ تک رقموں کا حسابی کام کیا۔ وہاں سے مالگزاری گیا اور ناظم صاحب کے اجلاس پر خود جاکر گزارش کا مسودہ پاس کروایا۔ منتظم پیشی کو صاف کرواکر جاری کرنے کی تاکید کرکے اور ولایت علی خاں کو وہاں چھوڑ کر معتمدی فوج کو گیا۔ بیوی علاقی چچا ولایت علی خاں صاحب ریگلا کے معاملہ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ تین روز سے صبح سے شام تک میرے ہی کام میں مشغول رہتے ہیں میں ان کا بہت ممنون ہوں۔

معتمدی فوج میں عبدالجلیل صاحب سے ملاقات ہوئی آج کارشاہی معتمد صاحب کی پیشی میں ہے۔ ۲ بجے گھر آکر کھانا کھایا اور باقی وقت مکان پر ہی گزرا۔ آج پھوپی صاحبہ کے مہاجن منڈی والے مکان کی رجسٹری ہوگئی۔

سہ شنبہ ۱۸ ر شہریور ۱۳۳۷ ف ۶ ر صفر ۱۳۴۷ھ ۲۴ ر جولائی ۱۹۲۸ء

ظہور الحسن صاحب کو مہاراجہ بہادر کے یہاں پیش کیا۔ نظم دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ان کو پرسوں آنے کو کہا ہے۔ امید ہے کہ کچھ کام ان کا نکل جائے۔ آج مہاراجہ کے یہاں چھٹی شریف کی مجلس سماع تھی۔ ۲ بجے تک اس میں اڑے رہے واپس آکر کھانا کھایا نماز ظہر پڑھی اور پھر باہر چلا گیا معتمدی کو جاکر عبدالجلیل صاحب سے ملا۔ پھر مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ ان کی لڑکی کی شادی کی کمیٹی کے سلسلہ میں تمام ارکان کمیٹی ان سے بالمشافہ ہدایات حاصل کرنے جمع ہوے تھے۔ مگر ملاقات نہ ہوئی واپسی میں مرزا بہادر علی صاحب خلف نواب مرزا فیاض علی خاں صاحب سے ملاقات کی۔ باقی وقت گھر پر کٹا۔ آج پھوپھی کی پروردہ چھوکری رحمت کی چھٹی ہے۔ اس کو غرہ صفر کو لڑکی پیدا ہوئی تھی کئی عزیز و اقارب و عورتیں جمع ہیں۔ غلام محی الدین صاحب ملاقات کو آئے تھے رات کو گیارہ بجے سویا۔

چہار شنبہ ۱۹ ر شہریور ۱۳۳۷ف ۷ ر صفر ۱۳۴۷ھ ۲۵ ر جولائی ۱۹۲۸ء

نماز فجر اور ناشتہ کے بعد سید ہادی حسین صاحب کو جن کی کل مرزا بہادر علی صاحب نے سفارش کی تھی ساتھ لے کر مولوی سید عبدالقادر صاحب تعلقدار آبکاری کے یہاں گیا اور ان کا تبادلہ کرنے کے متعلق سفارش کی۔ پھر راجہ دھنراج گیر کے یہاں گیا۔ اور پانچ ہزار کا ایک قرض حاصل کرنے کے لیے گفتگو کی۔ پرسوں ملنے کو کہا ہے۔ مجھے قرض کی اس لیے ضرورت ہے کہ اس دفعہ میں نے ایک نہایت نا عاقبت اندیشی کا کام کیا ہے۔ وہ یہ کہ صرف اس امید پر کہ رقم کا انتظام ہو جائے گا۔ ایک نئی موٹر کے لیے غلام محی الدین

صاحب کے توسط سے فرمائش شروع کر دی۔ اب وہ قاسو بھائی کے ساتھ جو سکندر آباد اور حیدر آباد میں ان موٹروں کے ایجنٹ ہیں میری گاڑی لانے کے لیے بمبئی جانے والے ہیں اور میرے یہاں رقم کا انتظام نہ ہو سکا اس لیے دھنراج گیر سے قرض لینے کی کوشش کی مگر معاملہ کے بننے کی توقع نہیں اور میں کسی دوسرے ساہوکار سے اس لیے قرض نہیں لینا چاہتا کہ اس سے میری ساکھ اور سلامت روی کی شہرت میں فرق آتا ہے۔ اس لیے وہاں سے غلام محی الدین کے یہاں جا کر ابھی تھوڑے روز کے لیے اپنے بمبئی جانے کے ارادے کو ملتوی کرنے کے لیے کہا۔ اگرچہ غلام محی الدین میرے قدیم اور سچے دوست ہیں پھر بھی ان سے فرمائش کر کے رو کنے پر شرم آئی، اور تمام دن اس کی خلش رہی۔

باقی حالات کی وہی صورت ہے۔ کل مسٹر ٹاسکر صدر المہام ال کے محکمۂ عطیات کے امثلہ دیکھنے کا دن تھا۔ مگر شمس الدین مددگار عطیات نے پھر شرارت کی اور کل میری مثل پیش نہیں کی۔ کارروائی میں ایک ہفتہ کی پھر دیر ہو گئی۔ افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔

پنجشنبہ ۲۰ شہریور ۱۳۳۷ ف ۸ صفر ۱۳۴۷ھ ۲۶ جولائی ۱۹۲۸ء

تقریباً تمام دن مکان پر گزرا صرف صبح کو تھوڑی دیر کے لیے دھنراج گیر کے یہاں جا کر آیا تھا۔ کتاب دیکھتا رہا اور تھوڑی دیر حسابات کا کام کیا ملاقاتی البتہ آتے رہے۔

الحمد للہ علی کل حال

جمعہ ۲۱ر شہریور ۱۳۳۷ف ۹ر صفر ۱۳۴۷ھ ۲۷ر جولائی ۱۹۲۸ء

دس بجے تک حسابی کام کیا۔ پھر خالو جعفر خاں صاحب کے یہاں گیا آج ان کے ایک خورد سال پوتے کا انتقال ہو گیا ہے۔ بہت کو روانہ کر کے مہاراجہ بہادر کے یہاں جانے کے ارادے سے چلا۔ راستے میں راجہ نرسنگ راج بہادر ملے اور ان سے معلوم ہوا کہ مہاراجہ معروف ہیں اس لیے دھنراج گیر کے یہاں گیا آج بھی انھوں نے کچھ بہانا کر کے ٹال دیا کل ایک دن اور جاؤں گا پھر کسی دوسری جگہ کوشش کروں گا۔ باقی تمام دن مکان پر گزرا۔

شنبہ ۲۲ر شہریور ۱۳۳۷ف ۱۰ر صفر ۱۳۴۷ھ ۲۸ر جولائی ۱۹۲۸ء

آج شمس الدین صاحب مددگار عطیات کے یہاں گیا تھا بہت اخلاق سے ملے مگر مجھے توقع نہیں کہ بلا کچھ لیے کام نکال دیں گے۔ یہ شخص ایک معمولی حیثیت کا آدمی ہے۔ رشوت لینے کی عادت جو پڑی ہوئی ہے تو جو کچھ نہیں دیتا اس کے نقصان کے درپے ہو جاتا ہے۔ وہاں سے دھنراج گیر کے پاس گیا۔ اگرچہ دیر تک انتظار کرنا پڑا مگر الحمدللہ کام نکل گیا۔ راجہ صاحب نے پرامیسری نوٹ پر پانچ ہزار روپے قرض دینا منظور کر لیا اور اپنے کارپردازوں کو احکام دے دیے۔ اس وقت بھوک ہو رہی تھی واپس آ گیا۔ سہ پہر میں جا کر رقم حاصل کر لی۔ ایک ہزار روپیہ گھر سے شریک کر کے اس کے کلدار بنوائے اور غلام محی الدین صاحب کو لے جا کر دیے۔ آج موٹر کے معاملہ میں جو شرمندگی ہوئی تھی اس کا ازالہ ہوا۔ اور ایک قسم کا اطمینان قلب نے محسوس کیا۔

یکشنبہ ۲۳ر شہریور ۱۳۳۷ف ۱۱ر صفر ۱۳۴۷ھ ۲۹ر جولائی ۱۹۲۸ء

ناشتہ کے بعد غلام محی الدین مکے یہاں گیا۔ ان کو ساتھ لے کر سکندرآباد گیا۔ موٹر کے متعلق تمام امور طے کیے۔ معتمدی فوج میں مددگار صاحب سے ملاقات کی۔ ابھی مثل معتمد صاحب کی پیشی میں ہے۔ مالگزاری میں ریگیڈ کے معاملہ میں مثل سشنہ کوٹاسکو صاحب صدرالمہام مال کے ملاحظہ میں پیش ہو گی، اس لیے ضروری کاغذات کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ باقی دن معمولی مصروفیتوں میں گزرا۔

دوشنبہ ۲۴ ر شہریور ۱۳۳۷ف ۱۲ ر صفر ۱۳۴۷ھ ۳۰ ر جولائی ۱۹۲۸ء

مالگزاری میں آج مہتری کوشش کی گئی مگر آج ترجمے نہ ہو سکے اور توقع نہیں ہے کہ کل ٹاسکو صاحب کے پاس مثل پیش ہو سکے گی۔ معتمدی فوج میں بھی ابھی معتمد صاحب کی پیشی سے مثل واپس نہیں آئی ہے۔ آج موٹر کے تمام انتظامات مکمل کر دیے تھے اور غلام محی الدین صاحب کو اپنی طرف سے موٹر لانے کے لیے بمبئی روانہ کر رہا تھا۔ یک بیک خیال آیا کہ ہر شخص کی پسند جدا جدا ہوتی ہے۔ نہ معلوم ان کی لائی ہوئی گاڑی میرے کو پسند آئے یا نہ آئے اس لیے خود ہی بمبئی جانے کا ارادہ کر لیا۔ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر اسٹیشن گیا۔ گاڑی تیار تھی مل گئی۔ ڈبہ میں سوا ہم دونوں کے کوئی دوسرا نہ تھا فاسوسہ بھائی امپائر موٹر ورکس کے چیف منیجر پاشا جانی صاحب اور عبدالقادر صاحب بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ رات نہایت آرام سے گزری۔

سہ شنبہ ۲۵ ر شہریور ۱۳۳۷ف ۱۳ ر صفر ۱۳۴۷ھ ۳۱ ر جولائی ۱۹۲۸ء

تمام رات گاڑی چلتی رہی۔ گلبرگہ کے اسٹیشن پر صبح ہوئی تھی۔ اٹھ کر

حوائج ضروری سے فارغ ہوا۔ نماز فجر پڑھی۔ ہنگی کے اسٹیشن پر ناشتہ کیا راستہ نہایت لطف سے گزرا۔ دوسرے ساتھی بھی تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے ہمارے ڈبہ میں آجاتے تھے۔ پانچ بجے پونہ پہنچے۔ نماز عصر پڑھی اور چاؤپی کر آگے روانہ ہوے۔ پونے اور بمبئی کے درمیان کھنڈالہ گھاٹ کے سر بفلک پہاڑوں سے گاڑی کو گزرنا پڑتا ہے۔ ان پہاڑوں نے جو منظر آج پیش کیا وہ زندگی میں ایک آدھ ہی دفعہ کسی کو نظر آتا ہے۔ موسم باراں نے پہاڑوں کو سبزہ کا خلعت پہنا کر سبز پوش کر دیا تھا۔ اور ان پر سے بہتے ہوے سفید سفید آبشار عجیب سماں دکھاتے تھے۔ جدھر نظر جاتی تھی بس اوپر ہی کی ہو کر رہ جاتی تھی شام کا وقت اور ہلکی ہلکی بارش اس لطف کو اور بڑھا رہے تھے۔ غرض آنکھوں نے وہ دیکھا جس کو زبان بیان نہیں کر سکتی اور صرف دیکھا ہی جا سکتا ہے میری زبان سے بے ساختہ غالب کا یہ شعر نکلا اور جیسا اس شعر نے آج مزہ دیا ہے کبھی نصیب نہ ہوا تھا ؎

دیکھو اے ساکنانِ خطۂ خاک
اس کو کہتے ہیں عالم آرائی

۹ بجے گاڑی بمبئی کے عالیشان وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشن پر پہنچی اور بالآخر ایک دن اور ایک رات کے مسلسل سفر کے بعد ہم منزلِ مقصود کو پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر سید منور صاحب فرزند سید یعقوب میراں صاحب موجود تھے انھوں نے یہاں ایک ہوٹل خاص حیدرآبادی مسافروں کے لیے قائم کیا ہے۔ جس میں حیدرآبادی وضع کا ہی کھانا دیا جاتا ہے۔ اس میں ہمارا بھی قیام ہے۔

چہارشنبہ ۲۶ ؍ شہریور ۱۳۳۷ف ۱۴ ؍ صفر ۱۳۴۷ھ یکم اگست ۱۹۲۸ء

۸ بجے اٹھا حمام اور ناشتہ سے فارغ ہو کر سب کے ساتھ چوپاٹی کے قریب کوئینس روڈ پر گیا۔ فیاٹش موٹر کار کی ٹرائل لی۔ اسٹانڈرڈ اور اڈوانس موٹریں موجود تھیں مگر اسپیشل گاڑی جو میں خریدنا چاہتا تھا نہ ملی۔ ہمپوایل اور ڈاج گاڑی کے ٹرائل دیکھے۔ پھر پراٹ کمپنی میں جا کر بیوک گاڑی میں سواری کی بالآخر طے پایا کہ بیوک گاڑی خرید لینا چاہیے چنانچہ اس کو ۲۰۰ روپیہ بیعانہ بھی دے دیا گیا۔ اور آج ہی شام کو گاڑی تیار کر دینے کا وعدہ لیا گیا۔ ایک بجے قیام گاہ کو آئے کھانا کھا کر سب ساتھی تو کچھ خرید و فروخت کو چلے گئے اور میں تھوڑی دیر لیٹ گیا۔ پانچ بجے میں بھی تیار ہو کر ٹرام گاڑی میں پراٹ کمپنی کو گیا۔ ہماری گاڑی تو ابھی تیار نہ ہوئی تھی۔ مگر ہماری سیر کے لیے کمپنی والے نے ایک موٹر دی۔ جس میں ہم نے رات کو آٹھ بجے تک بمبئی کی خوب سیر کی۔ چوپاٹی، تلاب، اپولو بندر، مالابار ہل اور فلاور فاؤنٹنس یہ بمبئی کے قابل دید مقامات ہیں۔ یوں تو اس کی ہر گلی اپنے اندر ایک کشش رکھتی ہے مگر ساحل سمندر کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ آج بیانڈ اسٹانڈ کے پاس مجھے نیاٹش اسپیشل گاڑی نظر آئی کیسی شاندار خوبصورت خاموش اور مضبوط گاڑی ہے۔ نزدیک جا کر دیکھا ابھی مشکل سے ایک ہزار میل چلی تھی اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ خریدی جا کر ایک ماہ ہوا ہے۔ ارادہ کر لیا کہ اگر یہ گاڑی مل جائے تو بیوک نہ خریدوں گا۔

پنجشنبہ ۲۷ شہریور ۱۳۳۷ف ۱۵ صفر ۱۳۴۷ھ ۲ اگست ۱۹۲۸ء

۱۲ بجے تک نیاٹش گاڑی کے لیے کوشش کرتے رہے۔ بچو سیٹھ نے جو نیاٹش کے ایجنٹ ہیں اور بڑے مالدار اور خوش اخلاق مسلمان ہیں وعدہ کیا ہے کہ کوشش کر کے وہ گاڑی دلوا دیں گے۔ جب ہم کھانے وغیرہ سے

فارغ ہو کر ۴ بجے پھر نیاش کی کمپنی کو گئے (AMILA ATONOBILE CO) تو انھوں نے مالک کے پاس گاڑی لائی تھی۔ رات تک گاڑی ہماری سواری میں رہی اور اسی میں ہم نے بیسہ کی قیمت کا تصفیہ کل ہو جائے گا۔ آج واپسی کا ارادہ تھا ملتوی کرنا پڑا۔

اس سفر میں بمبئی کی خوب سیر ہوی۔ قلابہ، چوپارٹی اور اپولو بندر کا منظر شام کے وقت قابلِ دید رہتا ہے۔

جمعہ ۲۸ رشہریور ۱۳۳۷ ف ۱۶ رصفر ۱۳۴۷ھ ۳ راگست ۱۹۲۸ء

صبح سے بارہ بجے تک غلام محی الدین صاحب کے ساتھ ان کی ذاتی خرید و فروخت میں شریک رہا۔ ۱۲ بجے کمپنی کو گئے۔ قیمت کا تصفیہ ہو گیا۔ فاسو بھائی نے اس لیے کہ ان کو سکندرآباد میں نیاش کی ایجنسی لینی تھی۔ بیوک کے لیے ہم نے جو ۱۵۱ روپیہ دے دیا تھا اس کا نقصان خود برداشت کیا اور بیوک کی قیمت ہی میں یہ گاڑی معہ متعدد زائد اشیا کے ہم کو مل گئی۔ اس کی مجموعی قیمت معہ اخراجات کرایہ ریل و محصول کروڑگیری ہم کو حیدرآباد میں تقریباً ساڑھے چھ ہزار حالی یا ساڑھے پانچ ہزار کلدار میں پڑے گی۔ خدا اس موٹر کو میرے لیے مبارک و مسعود کرے۔

۲ بجے قیام گاہ پر واپس آکر کھانا کھائے۔ پھر واپسی میں موٹر کو ریل پر سوار کروانے کا انتظام کیا۔ میں نے ایک دفعہ بیوک کی کمپنی کو جاکر بیعانہ کی رقم واپس حاصل کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ قیام گاہ کو واپس آکر سامان باندھا۔ کھانا کھا کر ۹ بجے وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشن پہنچے۔ گاڑی تیار تھی۔ سونے کی جگہ مل گئی سوار ہو گئے۔ دو پارسی احباب اور مولوی شمس الرحمن صاحب جو نظام کالج میں

میرے ہم جماعت تھے اور اب اپنے والد مولوی فیض الرحمن صاحب صدر ناظم مال کے انتقال کی خبر سن کر ولایت سے جہاں وہ تعلیم پارہے تھے واپس آرہے ہیں ہم سفر ہیں اور سب کی منزل مقصود حیدر آباد ہے۔ اگرچہ گاڑی نے ہل ہل کر ستانے میں کمی نہ کی پھر بھی نیند آہی گئی۔

اس سفر میں سیکڑوں تجربے مجھے ہوے۔ معاملہ کی حیثیت سے بھی اور ہم سفر احباب کے طبائع کے لحاظ سے بھی۔ خدا مجھے توفیق عطا کرے کہ آئندہ ہر کام میں ان تجربوں کو پیش نظر رکھا کروں۔ اور ہر قسم کے مالی نقصان سے بچوں۔

شنبہ ۲۹ رشہریور ۱۳۳۷ف ۱۷ رصفر ۱۳۴۷ھ ۴ راگست ۱۹۲۸ء

گاڑی تمام رات چلتی رہی اور جس وقت میں جاگا ہوں ہم ڈھونڈ کے اسٹیشن پر پہنچے تھے۔ ٹنگی پر چائے ناشتہ کیا اور کتب بینی میں مشغول رہے گلبرگہ پر شمس الرحمن صاحب کے لیے ان کے والد کے احباب نے کھانا لایا تھا۔ اگرچہ ہم نے بھی کھانے کا انتظام کر لیا تھا لیکن ان کی دعوت رد نہ کر سکے اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ ایک بجے گاڑی واڑی پہنچی اور ہمارا ڈبہ حیدر آباد کی گاڑی میں لگا دیا گیا۔ مغرب کے وقت حیدر آباد پہنچے۔ اسٹیشن پر محمد عثمان اور سید نور نے موٹر لائی تھی گھر آکر کھانا کھایا اور آرام سے سو گیا۔ نیند بہت اچھی آئی۔

یکشنبہ ۳۰ رشہریور ۱۳۳۷ف ۱۸ رصفر ۱۳۴۷ھ ۵ راگست ۱۹۲۸ء

ناشتہ اور حمام سے فارغ ہو کر سکندر آباد گیا۔ چند ضروری کام کیے پھر حیدر آباد کے ریلوے اسٹیشن پر جا کر گاڑی چھڑائی جو صبح ۷ بجے پہنچ گئی

تھی۔ محکمہ کروڑگیری میں بہت دیر ہوئی۔ ایک بجے معاملہ طے ہوا، اور ہم موٹر لے کر گھر آئے۔ غلام محی الدین کو بھی ساتھ لے آیا تھا۔ کھانا کھا کر پولیس ہیڈ کوارٹر کو گیا اور موٹر کو رجسٹر کروا کر نمبر حاصل کیا۔ آج مشہور پہلوانوں کی ایک کشتی تھی دیکھی۔ سکندرآباد کے کٹھ پر نواب داؤد علی خاں صاحب کو موٹر دکھائی۔ موٹر عوام و خواص سب میں پسند کی جا رہی ہے۔ اس سے قبل اس کارخانہ کی کوئی گاڑی اب تک حیدرآباد میں نہیں آئی ہے۔ ہر شخص شوق اور تعریف کی نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا ہے اور میں ہر وقت خدا سے اس کے مبارک و مسعود ہونے کی دعا کر رہا ہوں۔

دوشنبہ ۳۱ شہریور ۱۳۳۷ف ۱۹ صفر ۱۳۴۷ھ ۶ اگست ۱۹۲۸ء

ناشتہ کے بعد موٹر کے سامان کی فہرست لکھی۔ دوپہر میں محکمہ معتمدی فوج گیا۔ تھا معلوم ہوا قریب میں مثل چلی جائے گی۔ آج شام کو پانچ بجے نواب عزیز یار جنگ سے مل کر لال گڑھی کے معاملہ میں جو کل ان کے پاس پیش ہوگا یاددہی کی۔ پھر نواب یوسف حسین خاں سے ملا۔ مولوی اسد اللہ حسینی صاحب کے یہاں گیا اور ان کے ساتھ جا کر مولوی محمد عمر خاں صاحب مددگار صدر محاسب سے ملاقات کی اور اپنے نظم سے متعلق چند معاملات میں گفتگو کی رات کو ۸ بجے واپس آیا۔

سہ شنبہ یکم مہر ۱۳۳۷ف ۲۰ صفر ۱۳۴۷ھ ۷ اگست ۱۹۲۸ء

مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ الوال میں ہیں۔ سکندرآباد گیا الوال جانے کا ارادہ تھا مگر مہاراجہ راستہ ہی میں مل گئے

کہیں باہر جا رہے تھے۔ مولوی سید نصرت صاحب وکیل سے مل کر نعیم یار جنگ کی ملگی کی رجسٹری کے متعلق گفتگو کی۔ کل بھوپالی صاحبہ کے لیے ایک اور ملگی خریدی ہے۔ اس کا بیعانہ کل دے دیا تھا۔ آج اس کی رجسٹری کے لیے سکندر آباد آیا ہوں۔ کورٹ کو گیا جہاں رجسٹرار کا دفتر بھی ہے۔ کاغذ لکھنے میں دیر ہوئی۔ ایک بجے جب رجسٹرار کے سامنے گئے تو ایک نیا جھگڑا اس میں پیدا ہوا۔ کل جس وقت دلال سے گفتگو ہوئی۔ میں نے یہ صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں ملگی کی قیمت اک مائے (۲۱۰۰) روپیہ دوں گا۔ اخراجات منتقلی اور کمیشن وغیرہ سب بائع کے ذمہ مجھ پر اس کی ذمہ داری نہ ہوگی۔ اس نے اس پر رضامندی ظاہر کر کے مہ روپیہ بیعانہ لے لیا۔ اور مجھ سے کہا رسید کا مسودہ آپ ہی لکھ دیجئے۔ ہم نے رسید میں وضاحت نہیں کی۔ اور بائع کی جانب سے یہ لکھ دیا کہ ملگی بلا خرچہ و کمیشن اک مائے میں فروخت کی گئی ہے۔ غور کیا جائے تو اس سے میرا مطلب بھی ادا ہوتا ہے مگر مالک نے رجسٹرار کے سامنے یہ حجت نکالی کہ اس سے یہ مطلب ہے کہ خرچہ و کمیشن اس کے نہیں بلکہ میرے ذمہ ہے۔ بڑی ردو قدح کے بعد آج رجسٹری رک گئی اور تقریباً ۳ بجے میں بھوک سے بے تاب گھر پہنچا۔ یہ ایک ذرا سی غفلت کا نتیجہ ہے۔

کھانا کھا کر ڈیوڑھی گیا۔ ماندور خاں اور دولت خاں آئے تھے۔ فصل ربیع و تابی ۱۳۴۳ف کے جاگیرات کے محاصل سے ان کا جو حصہ ہوتا تھا اس کا حساب کر کے ان کو رقم ادا کی۔ لونند خاں صاحب حکیم محمد ابراهیم صاحب، غلام محی الدین صاحب وغیرہ احباب جمع ہوئے تھے۔ ان کے تقاضے پر نئی موٹر میں حمایت ساگر گئے وہاں سے عثمان ساگر گئے اور رات کے ۸ بجے گھر آئے بڑا لطف رہا۔

چہارشنبہ ۲ رمہر ۱۳۳۷ف ۲۱ / صفر ۱۳۴۷ھ ۸ راگست ۱۹۲۸ء

۱۲ بجے تک گھر پر ہی رہا۔ ایک بجے معتمدی فوج کو گیا پھر سکندرآباد گیا وہاں سے حضرت شمسی مدظلہٗ کے پاس آیا۔ مزاج پرسی کی۔ علیل ہیں۔ بخار آرہا ہے۔ مغرب کے بعد گھر آیا۔ سید نور کو تاکید کی کہ کل پرانی موٹر میں لے جاکر حکیم محمود علی صاحب کو مولانا کے پاس لے جائیں۔

پنجشنبہ ۳ رمہر ۱۳۳۷ف ۲۲ /صفر ۱۳۴۷ھ ۹ راگست ۱۹۲۸ء

مولوی شمس الدین صاحب مددگار ناظم عطیات کے یہاں گیا معلوم ہوا کہ گزشتہ سہ شنبہ کو میری مثل انھوں نے ٹاسکر صاحب معتمد صدرالمہام مال کے یہاں پیش کی تھی۔ ٹاسکر صاحب نے میرے موافق حکم دیا ہے۔ ناظم صاحب عطیات کا خیال تھا کہ فرمان کی تجویز ثانی ہے، اس لیے پہلے سماعت تجویز ثانی کی اجازت بارگاہ خسروی سے حاصل کی جائے۔ پھر بحالی کے متعلق رائے عرض کی جائے گی۔ ٹاسکر صاحب نے لکھا کہ جب محکمہ اپنی سابقہ غلطی کو تسلیم کرتا ہے تو کوئی ضرورت دو دو دفعہ سرکار میں عرضداشت گزارنے کی نہیں ہے بعد تحقیقات مکمل عرضداشت پیش کی جائے۔ نہ صرف نہ صرف یہ بلکہ انھوں نے محکمہ سے کیفیت طلب کی کہ سابقہ عرضداشت میں ایسی غلط رائے عرض کی گئی جس سے جاگیردار کو نقصان پہنچا۔ لیکن آخر میں ایک جھگڑا پیدا کر دیا۔ میری مخالفت سے نہیں بلکہ اپنی رائے کو تقویت دینے کے لیے وہ یہ کہ اس قسم کی معاشوں کی بحالی کا کوئی نظیر ہے تو پیش کی جائے۔

اب ہم کو نظیر تلاش کرنا پڑے گا۔ اس سے معاملہ میں طوالت پیدا ہو گی۔ کل بہادر کے یہاں گیا۔ انھوں نے اطمینان دلایا کہ نظیر کے نہ ملنے

بہادر یار جنگ

ہم کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ہمارا معاملہ صاف ہے کامیابی ہوگی پھر بھی کوشش کرنی چاہیے۔ آج نظامیہ رسٹورنٹ میں خدا بخش نامی ایک صاحب سے جو (کے۔ بی ڈیوک) کے نام سے مشہور ہیں ملاقات ہوئی۔ بڑے باکمال آدمی ہیں آنکھ بند کر کے صرف کاغذ پر انگلیوں سے رگڑ کر ہر قسم کی تحریر پڑھ سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ ہم اگر کچھ لکھ کر اور لفافہ میں بند کر کے ان کے سامنے رکھ دیں تو اس کا مضمون بلا دیکھے پڑھ دیں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ ہر شخص کی گزشتہ و آیندہ واقعات کے متعلق نہایت صحیح احکام بھی لگاتے ہیں۔ یہ فن نجوم رمل یا جفر سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ان کا بیان ہے کہ اس کو انگریزی میں کلیر وین (CLEAR VISSION) کہتے ہیں۔ اور اس میں بڑی مشق قلب کو ہر قسم کے خیال سے خالی کر کے یکسو کرنے اور تصور کو مکمل کرنے کی پڑتی ہے۔

آج ان کو لے کر مہاراجہ بہادر کے یہاں بھی گیا تھا۔ مگر ملاقات نہ ہوئی۔ دلیل خاں صاحب آئے تھے۔ سفارش چاہتے تھے کر دی۔ عبدالجبار صاحب جمعدار کے یہاں نوبت کے متعلق گفتگو کرنے گیا معلوم ہوا کہ نوبت کے اخراجات کے لیے انکی کوئی جاگیر نہیں ہے۔ بلکہ نظم جمعیت سے اس کی تنخواہ سربستہ ملتی ہے اور یہی کیفیت نواب سیف نواز جنگ اور افضل نواز جنگ کی بھی ہے۔ وہاں حضرت بندگی میاں شاہ ابراہیم صاحب قبلہ رح کی بارگاہ پر حاضر ہوا۔ اور فاتحہ کے بعد عرض حال کی۔ مرزا بہادر علی صاحب فرزند نواب مرزا فیاض علی خاں صاحب سے مل کر گھر آیا۔ آج مغرب کے قریب کچھ بارش ہوئی۔ رات کو مچھروں نے سونے نہ دیا۔

جمعہ ۱۴ رجب ۱۳۳۷ف ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ ۱۰ اگست ۱۹۲۸ء

راجہ رام آیر صاحب وکیل کے یہاں سے خط آیا تھا آج ان سے ملاقات کی معلوم ہوا کہ اس دلال اور مالک ملگی نے جس کا تصفیہ گزشتہ شنبہ کو پیش آیا تھا ان کو تصفیہ کرنے کے لیے کہا ہے۔ میں نے اپنے شرائط کہہ دیئے توقع ہے کہ تصفیہ ہو جائے گا۔

۱۲ بجے تک نواب یوسف حسین خاں صاحب کے یہاں رہا۔ نواب اقتدار نواز جنگ کے فرزند شہاب الدین صاحب تعلقدار بھونگیر بھی ملے تھے۔ غلام محی الدین صاحب سے مل کر گھر آیا۔ شام کو سینما گیا۔ شاہ افغانستان کے سفر انگلستان کی کیفیت دکھائی گئی تھی۔ آج کوئی کام نہ ہو سکا۔

شنبہ ۵ رمہر ۱۳۳۷ف ۲۴ رسفر ۱۳۴۷ھ ۱۱ راگست ۱۹۲۸ء

نوبت جاگیر کے متعلق نظائر فراہم کرنے کی فکر ہے۔ ناشتہ کے بعد نواب یوسف حسین خاں صاحب کے یہاں گیا اور ان کو ساتھ لے کر راجہ رائے رایاں کے فرزند سے ملنے گیا۔ معلوم ہوا کہ ان کو سرکار سے نوبت اور روشن چوکی کے بجانے کی اجازت تو ہے مگر اس کیلئے کوئی معاش نہیں ہے اس کے اخراجات وہ اپنی ذات سے برداشت کرتے ہیں۔ وہاں سے نواب شجاعت حسین خاں صاحب برادر نواب یوسف حسین خاں صاحب کے یہاں گیا۔ ان کی مزاج پرسی کی پھر ڈاکٹر کلارک کے یہاں جا کر اپنے قلب کا امتحان کروایا۔ وقار آباد کے ایک ڈاکٹر نے مجھ سے کہہ دیا تھا کہ تمھارا دل بڑھ رہا ہے۔ میں نے تو اس کا خیال نہیں کیا۔ لیکن یوسف کو کسی طرح اس کی اطلاع ہو گئی تھی اور وہ ہر وقت مجھے مجبور کرتے تھے کہ کسی اچھے ڈاکٹر سے امتحان کراؤ۔ بالآخر آج ڈاکٹر کے پاس لے کر ہی گئے۔ اس نے کہا کہ میرا دل نہایت قوی اور درست

ہے۔ کوئی قابلِ تشویش بات نہیں۔

ایک بجے گھر آیا کھانا کھا کر کتاب دیکھتا رہا۔ نوبند خاں صاحب، احمد عبداللہ صاحب، ہادی حسین صاحب اور عبدالعزیز صاحب ملاقات کو آئے تھے۔ مغرب کے بعد غلام محی الدین صاحب کے یہاں دعوت میں گیا۔ آج ان کی والدہ کی برسی تھی۔

یکشنبہ ۶ رمہر ۱۳۳۷ف ۲۵ رصفر ۱۳۴۷ھ ۱۲ راگست ۱۹۲۸ء

ناشتہ سے فارغ ہوکر پروفیسر خدابخش کے ساتھ مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ دیر تک ملاقات رہی۔ مولوی حکیم ابراہیم صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ مولوی سید محمد مہدی صاحب معتمد باب حکومت نے آج شام مجھے باندور خاں کو اور حکیم ابراہیم صاحب کو کھانے کی دعوت دی ہے۔ ایک بجے گھر آیا۔ معلوم ہوا عبدالکریم کی والدہ ساگرہاں کا انتقال ہوگیا ہے۔ یہ میری دادی ماحسین بی صاحبہ مرحومہ کی پروردہ اور میرے گھر کی قدیم عورت تھی۔ ایک عرصہ سے سینہ میں ناسور ہوگیا تھا میت میری ہی جانب سے کی گئی۔ پانچ بجے میت میں شریک ہونے گیا تھا ۷ ½ بجے معتمد صاحب باب حکومت کے یہاں گیا دس بجے تک بڑی پُرلطف صحبت رہی۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب کی شاعری کا خوب لطف رہا۔

رات کو نماز سے فارغ ہوکر ۱۲ بجے کے قریب سویا۔ نیند اچھی آئی۔

دوشنبہ ۷ رمہر ۱۳۳۷ف ۲۶ رصفر ۱۳۴۷ھ ۱۳ راگست ۱۹۲۸ء

کوئی قابلِ ذکر کام نہ ہوا۔ اگرچہ صبح سے شام تک مصروفیت ہی رہی۔

گُل بہادر صاحب سے مل کر ریگیٹہ کے مقدمہ میں نظائر کی فراہمی کے متعلق گفتگو کی آج دوپہر کا کھانا نواب یوسف حسین خاں صاحب کے ساتھ کھایا۔ محسن بیگ صاحب اور پروفیسر خدا بخش صاحب بھی شریک طعام تھے۔ معتمدی فوج گیا تھا معلوم ہوا ابھی کارروائی معتمدی سے آگے نہیں بڑھی۔ ½ ۴ بجے گھر آیا اور رات کو ۹ بجے تک خانگی حسابات وغیرہ کے کام میں مصروف رہا۔ موسم کی عجیب حالت ہے بادل ہر وقت چھائے رہتے ہیں۔ مگر کبھی برستے ہیں۔ ہر وقت امس رہتی ہے جس سے دم گھٹا معلوم ہوتا ہے۔

شنبہ ۸ رمہر ۱۳۳۷ف ۲۷ صفر ۱۳۴۷ھ ۱۴ اگست ۱۹۲۸ء

ناشتہ کے بعد غلام محی الدین صاحب کے یہاں گیا اور ان کو پروفیسر خدا بخش سے لے جاکر ملوایا۔ پھر ان کے ساتھ حکیم واجد علی بیگ صاحب سے جاکر ملا۔ آج نئی موٹر چند خاص ورکشاپوں کے لیے کارخانہ بھجوا دی تھی۔ اس لیے شام کو کہیں نہ جا سکا۔ تمام وقت گھر پر گزرا۔ ماندور خاں آئے تھے ان سے دیر تک باتیں کیں۔

چہارشنبہ ۹ رمہر ۱۳۳۷ف ۲۸ صفر ۱۳۴۷ھ ۱۵ اگست ۱۹۲۸ء

ناشتہ کے بعد شمس الدین صاحب مددگار ناظم عطیات کے یہاں گیا نہایت اخلاق سے ملے اور جب میں نے کہا کہ کوئی نظیر نہیں ملی ہے، تو فرمانے لگے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ آپ اپنے وکیل صاحب سے عرضداشت میں ناظم عطیات کی جانب سے جو رائے ہوگی وہ اچھے الفاظ میں لکھوا کر لادیجئے میں اسی کے مطابق صاف کروا کر پیش کردوں گا۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی وہ شخص جس کی لائی ہوئی یہ ساری بلائیں ہیں آج اپنی زبان سے کہتا ہے تم جیسا لکھوا کر لادو میں لکھ دونگا۔

بے ساختہ دل نے کہا ؎

اے زر تو خدا نیست و لیکن بخدا

ستار العیوب و قاضی الحاجات

گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں گیا۔ ان سے شمس الدین صاحب کی خواہش بیان کی۔ انھوں نے شام کو لکھ دینے کا وعدہ کیا۔ پھر راجہ رام آیر صاحب کے یہاں گیا معلوم ہوا دلال اب تک نہیں آیا ہے۔

مشترک ملکیات و زمینات کے کرایہ کے گزشتہ شش سالہ حسابات کی تنقیح کی پھر حمام کر کے باہر (علی فٹبال ٹورنمنٹ کے فائنل میں) جانے کو تھا کہ بارش شروع ہو گئی۔ دیوان حافظ دیکھ رہا تھا۔ فال دیکھا کہ جانا چاہیے یا نہیں۔ یہ شعر نکلا۔

گفتم کہ خواجہ کے بہ سر حجلہ میرود

گفت آں زماں کہ مشتری و مہ قرآں کنند

"مشتری و مہ قراں کنند"، کا مطلب مجاز علوی صاف تھا کہ بارش کی حالت میں نہیں بلکہ مشتری و مہ جب نمودار ہو جائیں جاؤ۔ میں نے اس کا خیال نہیں کیا اور چلا گیا۔ جس وقت سکندر آباد پہنچا تو جگہ بالکل بھر گئی تھی اور کسی درجہ کے ٹکٹ باقی نہیں رہے تھے۔ مجبوراً واپس ہونا پڑا۔ آج آخری چہارشنبہ تھا۔ خیال ہوا کہ باغ عامہ میں خوب مجمع ہوگا۔ چل کر سیر کرنا چاہیے۔ وہاں پہنچا ہی تھا کہ اعلیٰ حضرت کی آمد آمد کا اعلان شروع ہو گیا۔ مجبوراً ایک طرف گوشہ میں ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ یہیں نواب داؤد علی خاں صاحب بھی مل گئے۔ سرکار کے واپس ہونے کے بعد ان کے ساتھ پھر سکندر آباد کے کلب کو گیا۔ اور ان کو اپنی نئی موٹر چلا کر دکھائی۔ واپسی میں گل بہادر صاحب وکیل کے یہاں گیا۔ معلوم ہوا کہ

محرر کے پاس ہے اس لیے آج مسودہ تیار نہیں ہو سکتا۔ بے بیل و مرام گھر واپس آیا اور کھانا اور نماز سے فارغ ہو کر جلد سو گیا۔

پنجشنبہ ۱۰ ر مہر ۱۳۳۷ ف ۲۹ ر صفر ۱۳۴۷ ھ ۱۶ ر اگست ۱۹۲۸ ء
آج ارادہ تھا کہ ملگی کا معاملہ طے کر دوں جس کا جھگڑا یکم مہر سے پڑا ہے۔ مگر ایک بجے تک سکندرآباد میں انتظار کرنے کے باوجود مالک ملگی کی ناگہانی علالت کی وجہ سے معاملہ نہ ہو سکا۔ واپسی میں معتمدی فوج گیا۔ معلوم ہوا تنخواہ جمعداری کی کاروائی صدر المہامی جا چکی ہے۔ ۲ بجے کھانا کھایا۔ شام کو حضرت شاہ ابراہیم ؒ کی زیارت کی۔ گل بہادر صاحب وکیل سے رائے ناظم خطیبات کا مسودہ حسب قوانین مولوی شمس الدین صاحب تیار کروایا۔ اور ۹ بجے گھر کو واپس آ کر ۱۱ بجے سو یا نیند اچھی آئی۔

آج فلٹ (۲ ۔ ۲ ۔ ۷) نامی ایک عرق پچکاری میں بھر کر خواب گاہ میں چھڑکا ہے جس سے مچھر مر گئے ہیں اور نیند مزے کی آئی ہے۔

جمعہ ۱۱ ر مہر ۱۳۳۷ ف غرہ ربیع الاول ۱۳۴۷ ھ ۱۷ ر اگست ۱۹۲۸ ء
آج مسٹر ٹاسکر صدر المہام مال سے جا کر ملا اور ریگنڈ کے معاملہ میں گفتگو کی امداد کا وعدہ کیا ہے اور سہ شنبہ کے روز جب کہ مثل پیش ہو گی مجھے آنے کو کہا ہے نوشند خاں آئے تھے۔ ان کو شکارگاہ کی سلحداری کے اسپ کے پائگاہ سے بلدہ کو تبادلہ کروانے کے متعلق گفتگو کی اور ضروری ہدایات دیئے۔ ان کے جانے کے بعد شکارگاہ پائگاہ کا ایک صیغہ دار آیا تھا۔
مولوی قاضی ظہور الحسن صاحب، میر صاحب، کمال قال صاحب اور

ایک سید صاحب وغیرہ احباب ملاقات کو آئے تھے۔ عصر کے بعد مہاراجہ بہادر کے پاس الوال کو گیا۔ آج یہاں پروفیسر خدابخش نے اپنی شعبدہ بازی اور روحانی قوت کے کمالات دکھائے اور بڑی خوبی سے دکھائے۔

آج مہاراجہ بہادر نے اپنے ہاتھوں سے باندھی ہوئی جلدوں کی کئی سادہ کتابیں (بیاض) اپنے اسٹاف کے شعرا میں تحفتاً تقسیم کیں۔ ایک کتاب مجھے بھی عنایت ہوئی۔ مہاراجہ بہادر کو اگر ہر فن مولا کہا جائے تو اس کی سب سے بہتر مصداق وہی ہوں گے۔ مصوری، خوش نویسی، پخت (کھانا پکانا) جلد سازی مٹی کی مورتی بنانا، کار چوبی کشیدہ نکالنا، غرض کون سا کام ہے جو مہاراجہ بہادر کو نہیں آتا۔ ایسی خوبصورت اور نفیس جلد بنائی ہے کہ گھنٹوں دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ ۸ بجے واپس آیا نماز سے فارغ ہو کر گیارہ بجے سویا۔

شنبہ ۱۲ ر مہر ۱۳۳۷ف ۲ ر ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۱۸ ر اگست ۱۹۲۸ء

آج بھوپی صاحبہ کی اس ملگی کی جس کے متعلق اخراجات رجسٹری اور کمیشن کا جھگڑا پڑ گیا تھا رجسٹری ہو گئی۔ ۲ بجے تک سکندرآباد کے کورٹ میں اسی کام میں مشغول رہا۔ واپسی میں مالگزاری گیا تھا معلوم ہوا کہ شمس الدین صاحب مددگار ناظم عطیات آج علالت کی وجہ سے دفتر نہیں آئے ہیں۔ مغرب تک مکان پر ہی رہا۔ بعد مغرب برٹش انڈیا موٹر کمپنی میں نئی موٹر کے الومونیم کے فٹ بورڈ ڈلوائے۔ پھر شمس الدین صاحب کے یہاں جا کر ان کی مزاج پرسی کی۔

یکشنبہ ۱۳ ر مہر ۱۳۳۷ف ۳ ر ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۱۹ ر اگست ۱۹۲۸ء

آج مالگزاری میں عرضداشت کا مسودہ تیار ہو گیا ہے توقع ہے کہ

شنبہ کو مثل ہا ماسکر صاحب کے ملاحظہ میں پیش ہو سکیں گی۔ میں نے بذات خود شمس الدین صاحب کے اجلاس پر جاکر مثل دیکھی اور اطمینان کیا۔ باقی وقت مکان پر ہی گزرا۔ مشترک کرایہ کے حسابات کیے۔

دوشنبہ ۱۴ / مہر ۱۳۳۷ف ۴ / ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۰ / اگست ۱۹۲۸ء

حضرت مبارک میاں صاحب قبلہ اور نعمت خاں صاحب ملاقات کو آئے تھے ان سے مل کر حمام کیا۔ دوپہر میں نظامیہ رسٹورنٹ جاکر مولوی عبدالجلیل صاحب مددگار معتمد فوج سے ملا۔ دو گھنٹے بلیرڈ کے کھیلے باقی تمام وقت مکان پر ہی گزرا مولوی قاسم علی بیگ صاحب حضرت مولوی سید عرف پاشاہ میاں صاحب، مولوی احمد عبداللہ صاحب بی اے، کمال خاں صاحب وغیرہ ملاقات کو تشریف لائے تھے۔

سہ شنبہ ۱۵ / مہر ۱۳۳۷ف ۵ / ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۱ / اگست ۱۹۲۸ء

آج صبح ۷ ½ بجے ماسکر صاحب کے پاس میری مثل پیش ہوئی تھی میں بھی سا تھ گیا تھا۔ دیر تک مجھ سے کیفیت سنتے رہے اور یہ تجویز کی کہ سابقہ مثل جو دادا صاحب کی وراثت کے وقت مرتب ہوئی تھی پیش کی جائے تو اس کے ملاحظہ کے بعد تصفیہ کریں گے۔

آج شام کو پانچ بجے میری ڈیوڑھی میں میر صاحب علی صاحب کی تحریک پر جلس میلاد النبیؐ کی تحریک پر ایک محلہ واری جلسہ قرار پایا تھا جس میں محلہ کے سربرآوردہ اصحاب شریک تھے۔ مجلس مذکورہ کا اعلان جس میں اس کا نظام العمل بھی شریک تھا تقسیم کیے گئے۔ مقصد صرف یہ تھا کہ عید میلاد النبیؐ عید العباد ہے۔ اس کو اس کی شان کے مطابق ادا کرنا چاہیے ۱۲ / ربیع الاول

کی شب میں حسب استطاعت روشنی کی جائے۔ مکانات کی صفائی کروائی جائے غسل کرکے نئے کپڑے پہنیں اور خوشبو لگاکر اس شب کو مختلف طریقوں سے عبادات میں بسر کریں۔ آپس میں مودت و محبت پیدا کی جائے۔ اور اس سال عید میلاد کی یادگار میں نماز پنجگانہ کی پابندی کا عہد کیا جائے۔ بہر صورت اچھی تحریک ہے۔ جلسہ کے ختم پر میں نے حاضرین کو چائے پلائی۔

مغرب کے بعد شمس الدین صاحب کے یہاں گیا۔ ان سے اور مولوی عبدالقادر صاحب تعلقدار آبکاری سے ملا۔

چہارشنبہ ۱۶؍ مہر ۱۳۳۷ف ۶؍ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۲؍ اگست ۱۹۲۸ء

آج مولوی محمود قریشی صاحب اشریک معتمد مالگزاری کے یہاں گیا تھا اور ان سے ماسکر صاحب کے متعلق مشورہ کیا کہ ان کے پاس کسی سفارش کے پہنچانے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ان کی رائے میں سفارش کی ضرورت نہیں اور ان کو یقین ہے کہ وہ میرے موافق کام کریں گے۔ مولوی اسداللہ حسینی صاحب سے بھی ملا۔ پھر محکمہ معتمدی فوج کو گیا۔ یہاں عبدالجلیل صاحب مددگار معتمد کے اجلاس پر محمد عمر خاں صاحب۔ مددگار صدر محاسب سے بھی ملاقات ہوی۔ الحمد للہ آج جمعداری نظم جمعیت کی کارروائی صدر المہامی سے واپس آگئی ہے، اور کارخانہ مہر کے نام بحال کر دیا گیا ہے۔ لوازمہ کی کارروائی تھوڑے روز میں بارگاہ خسروی میں بغرض منظوری جائے گی۔ عمر خاں صاحب کا خیال ہے کہ جب تک لوازمہ کی بھی منظوری نہ آجائے صدر محاسبی تنخواہ جاری نہ کر سکے گی

نونند خاں صاحب اور بہادر خاں صاحب دولت زئی سے

سے پہر میں لوازمہ کے متعلق مشورہ کیا۔ شب میں مولوی عبدالجلیل صاحب سے نظامیہ رسٹورنٹ میں مل کر گفتگو کی۔ تین چار روز سے پٹرول بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ نظامس گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے، اور مال آ نہیں رہا ہے۔ اس لیے پٹرول کی قلت ہو گئی ہے۔

پنجشنبہ ۱۷ار بہمن ۱۳۳۷ف، ۷ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۳ اگست ۱۹۲۸ء

آج لال گڑھی جانا ہے۔ نماز فجر کے بعد سے سامان بند ہوا۔ ناشتہ کیا اور موٹر پر روانہ ہو گیا۔ حضرت مبارک میاں صاحب جبر اور نعمت خاں صاحب ساتھ ہیں۔ مولوی احمد عبداللہ صاحب کو بھی ساتھ لے لیا ہے گیارہ بجے لال گڑھی پہنچے۔ کھانا کھانے کے بعد سے پانچ بجے تک کام میں مشغول رہا۔ کنڈور کے مقدم پٹواری بھی آ گئے ہیں۔ وہاں کی جمع بندی ختم کی۔ عصر کے بعد حضرت شاہ نصرت رح کی بارگاہ پر حاضر ہوا۔ حضرت مولوی سید احمد عرف پاشاہ میاں صاحب بھی تشریف لائے ہیں۔ سب نے جماعت سے نماز مغرب پڑھی۔ زیارت سے فارغ ہو کر واپس آئے۔ پاشا میاں صاحب نے اس عذر سے کہ رات کا کھانا موجود ہے میری دعوت رد کر دی مجھے ناگوار تو ہوا مگر یہ خیال کر کے مسرت ہوئی کہ ابھی ہمارے یہاں کے فقرا میں یہ توکل و استغنا موجود ہے جو ان کے مقدس اسلاف کا شعار تھا۔

بارہ بجے نماز عشاء سے فارغ ہو کر سویا۔

جمعہ ۱۸ار بہمن ۱۳۳۷ف، ۸ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۴ اگست ۱۹۲۸ء

پانچ بجے اٹھا نماز فجر و وظائف تلاوت قرآن اور ناشتہ سے

فارغ ہوا۔ پاشا میاں صاحب بھی شریک طعام ہیں۔ ۲ بجے تک جاگیر کا کام کیا دوپہر کے کھانے کے بعد پاشاہ میاں صاحب واپس گئے اور میں سوگیا۔ ۴ بجے سے شام کو چھ بجے تک کام کیا۔

شنبہ ۱۹ ؍ مہر ۱۳۳۷ف ۹ ؍ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۵ ؍ اگست ۱۹۲۸ء

ایک بجے تک لال گڑھی کی جمع بندی کی۔ اس کے بعد کا وقت بیکاری میں گزرا۔ آج صبح اور شام دو وقت حضرت شاہ نصرت رح کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوا۔

۳ روز سے مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ امساک باراں سے کھیتوں کی حالت نہایت خراب ہوگئی تھی۔ لیکن اب الحمد اللہ سب طرف اللہ کی رحمت کا ظہور نظر آرہا ہے۔

یکشنبہ ۲۰ ؍ مہر ۱۳۳۷ف ۱۰ ؍ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۶ ؍ اگست ۱۹۲۸ء

۳ بجے تک تمام کام ختم کر دیئے اور حضرت شاہ نصرت رح اور حضرت سید اللہ رح کی زیارتوں سے فارغ ہو کر شاہ میر پیٹھ کی طرف روانہ ہوا راستہ میں ایک اراضی کا معائنہ کیا۔

رات شاہ میر پیٹھ کے بنگلہ پر بسر کی اس مصرع کی طرح پر:

گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

میں نے اور مولوی احمد عبداللہ صاحب نے صرف ایک گھنٹہ غزلیں کہیں میری غزل کے چند شعر یہ ہیں۔ جو مجھے پسند نہیں ہیں :-

میکو فریاد کے انداز اڑائے کس نے
ہاں میں سمجھا یہ صدا بلبلِ ناشاد کی ہے
قبر پہ میری آئے ہو تو ہیں ساتھ رقیب
حد بھی ظالم ستم و جور کی بیداد کی ہے
دیکھو عشاق کی فوجوں کو ذرا بام پہ آ
یہ حکومت فقط اک حسنِ خداداد کی ہے
خوب دکھلائے کمال آج میاں خلق نے بھی
لوگ کہتے ہیں، غزل یہ کسی استاد کی ہے

آج حضرت سید اسدؒ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے وقت ایک قطعہ موزوں ہوا تھا۔ جو مجھے پسند ہے۔

قطعہ

گناہ گار ہوں پر شرمسار آیا ہوں
نگاہِ لطف کا امیدوار آیا ہوں
سنا ہے آکے یہاں دل کو چین ملتا ہے
ادھر بھی دیکھو کہ میں بیقرار آیا ہوں

حضرت مبارک میاں صاحب اور نعمت خاں صاحب کی وجہ سے نماز زیادہ پابندی کے ساتھ ہو رہی ہے۔

بارش اب بھی جاری ہے مگر تقاطر ہے کھل کر نہیں برستی۔ شاہ میر ٹیچو مناظر اظہار سے مستثنیٰ اور صرف سیر سے تعلق رکھتے ہیں۔

دوشنبہ ۲۱ رمہر ۱۳۳۷ف ۱۱ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۷ اگست ۱۹۲۸ء

نماز اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر مناظر قدرت کا لطف اٹھایا۔ لیکن ہوا اتنی سرد ہے کہ زیادہ دیر باہر نہ ٹھہر سکا۔ ۸ بجے ناشتہ کیا۔ تحصیلدار صاحب کو چند ضروری احکام دیئے اور ۱۰ بجے کے قریب شاہ میرپیٹھ سے روانہ ہوا۔ گیارہ بجے سکندر آباد پہنچا۔ موٹر راستہ میں کچھ خراب بھی ہوگئی تھی مگر پھر درست کر لی گئی۔ نعمت خاں صاحب اور مبارک میاں صاحب کو ریل پر اور احمد عبداللہ صاحب کو موٹر ٹیکسی پر حیدرآباد روانہ کر دیا اور خود نواب نعیم یار جنگ کے یہاں گیا اور چھوٹی صاحبہ کے لیے جو بڑی بگھی خریدی گئی تھی۔ اس کی رجسٹری کروائی۔ ۳ بجے گھر آیا اور کھانا کھا کر سو گیا۔ مغرب کے قریب اٹھا۔ رات میں دیر تک نماز کے بعد درود شریف دعائے گنج العرش اور تلاوت قرآن میں مشغول رہا۔

آج شہر میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں خوب چراغاں ہوئے ہیں۔ بڑی دھوم دھام ہے۔ مگر بارش نے سب کھیل بگاڑ دیئے ہیں۔ میں نے بھی جانے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر ملتوی کر دیا۔

لوگوں نے مذہب اور رسول کو بھی (نعوذ باللہ) تماشا بنا دیا ہے اللہ ہم کو توفیق نیک عطا کرے۔

شنبہ ۲۲ / مہر ۱۳۳۷ف ۱۲ / ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۸ / اگست ۱۹۲۸ء

تمام دن مکان پر اور مختلف اشغال میں گزرا۔ کچھ دیر قدیم کتب خانہ کی صفائی اور ترتیب میں مشغول رہا۔ پھر خالو جعفر خاں صاحب سے ایک معاملہ میں گفتگو کی۔

مغرب کے قریب باہر گیا۔ غلام محی الدین صاحب سے ملا۔ آج

انھوں نے ایک شامی بزرگ احمد سعید خالد صاحب سے لے جاکر ملایا۔ چہرہ سے تقدس عیاں ہے۔ دیر تک مختلف مضامین پر گفتگو رہی۔ تقریباً ۹ بجے گھر واپس آیا۔

چہارشنبہ ۲۳ رمہر ۱۳۳۷ف ۱۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۹ اگست ۱۹۲۸ء

آج ظہور الحسن صاحب کو مہر جنار اجہ کے یہاں لے گیا تھا معلوم ہوتا ہے وہ ان کے ساتھ کچھ سلوک کرنا نہیں چاہتے۔ ۱۲ بجے کے قریب واپس معتمدی فوج کو جاکر عبدالجلیل صاحب سے ملا۔ ابھی نہ تحت کو اجرائی کے احکام جاری ہوئے ہیں نہ لوازمہ کے متعلق عرضداشت مرتب ہوئی ہے۔ باقی وقت بے کاری میں گزرا۔

پنجشنبہ ۲۴ رمہر ۱۳۳۷ف ۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۳۰ اگست ۱۹۲۸ء

رات کو آٹھ بجے تک گھر پر ہی رہا اور آج رات کے جلسۂ میلاد کی تقریر کے لیے جو انجمن حیدریہ میں منعقد ہونے والا ہے مضمون دیکھتا رہا آج گھر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک کیا گیا تھا عصر کے بعد سے مہمان جمع ہوئے بعد مغرب سب کے ساتھ کھانا کھایا اور آٹھ بجے انجمن حیدریہ کو گیا۔ تقریر کامیاب رہی۔ گیارہ بجے جلسہ ختم ہوا واپس آکر نماز عشاء پڑھی اور سو گیا۔

۲۵ ربیع الاول ۱۹۴۷ء کو ایک مجلس میلاد النبی اپنے یہاں منعقد کرنا چاہتا ہوں جس کا ارادہ ایک عرصۂ دراز سے ہے یہ اپنی نوعیت کی پہلی مجلس حیدرآباد میں ہوگی۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں

مختلف فرقہ ہائے اسلام کے علماء جمع ہوں گے اور اپنے اندرونی اختلافات کو قطع نظر کر کے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کریں گے۔
خدا مجھے اپنے اس ارادہ میں کامیاب کرے۔

جمعہ ۲۵ر مہر ۱۳۳۷ف ۱۵ر ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۳۱ر اگست ۱۹۲۸ء

نماز قرآن اور ناشتہ سے فارغ ہو کر مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا حکیم محمد ابراہیم صاحب، راجہ نرسنگ راج بہادر اور راجہ محبوب راج بھی آئے تھے۔ ۱۲ بجے تک خوب پرلطف محفل رہی۔
مہاراجہ بہادر کے یہاں ان کی صاحبزادی کی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور توقع ہے کہ اس دفعہ پھر پخت طعام اور تواضع مہمانان کا کام میرے سپرد ہو۔ میں نے اول تو انکار کیا لیکن آخر کار یہ شرط پیش کی ہے کہ عقد سے پندرہ روز قبل مہمانوں کی تعداد بتلادی جائے اور رجسٹر اور دطعام کی مرتب ہو اس کے مطابق رقم نقد او ربیک وقت دے دی جائے۔
آج بہت تھوڑا وقت مکان پر گزرا۔ ۳ بجے معظم علی صاحب نامی ایک صوفی صاحب کے یہاں مجلس سماع میں گیا وہاں سے ماندور خاں کو ساتھ لے کر مولوی غلام علی صاحب محمدی ناظم صنعت و حرفت کے یہاں ایٹ ہوم میں گیا وہاں سے پھر مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ آج ان کے پاس جامع مسجد دہلی کے پیش امام صاحب کی دعوت ہے جو آج کل حیدرآباد آئے ہوئے ہیں۔ نواب صدر یار جنگ بہادر، نواب ضیاء یار جنگ، نواب مرزا یار جنگ، نواب ذوالقدر جنگ، نواب اختر یار جنگ

نواب فرخندہ نواز جنگ، مولوی عبدالحق بی اے وغیرہ امراء بھی مدعو ہیں بڑی سنجیدہ اور پُر لطف صحبت رہی گیارہ بجے تک واپسی ہوئی۔

---

۲۶ مہر ۱۳۳۷ف مطابق یکم ستمبر ۱۹۲۸ء سے ۳۰ مہر ۱۳۳۷ف ۵ ستمبر ۱۹۲۸ء تک صفحات ڈائری کی معرا ہیں۔ (مرتب)

یکم آبان ۱۳۳۷ف مطابق ۶ ستمبر ۱۹۲۸ء سے ۴ آبان ۱۳۳۷ف مطابق ۹ ستمبر ۱۹۲۸ء تک صفحات ڈائری معرا ہیں۔ (مرتب)

دوشنبہ ۵ آبان ۱۳۳۷ف ۲۵ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۸ء

الحمدللہ آج میری گزشتہ ایک ہفتہ کی کوششیں بارآور ہوئیں جن کے باعث میں روزنامچہ لکھنے سے بھی قاصر رہا۔ آج بڑی شان و شوکت کے ساتھ مغرب کے بعد میرے یہاں مجلس میلاد النبی منعقد ہوئی جس میں میری دیرینہ آرزو کے مطابق اسلام کے چار مختلف فرقوں کے علماء نے اپنے اندرونی اختلافات کو قطع نظر کر کے آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات زندگی بیان کیے۔ فرقہ اہل سنت کی جانب سے نواب ضیا یار جنگ بہادر کا وعظ ہوا۔ حضرات اہل تشیع کی طرف سے مولوی سید احمد حسین صاحب پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ نے فلسفہ اسلام پر تقریر کی حضرت مولوی سید شہاب الدین صاحب قبلہ اور حضرت مولوی سید مرتضیٰ صاحب قبلہ نے گروہ مہدویہ کی جانب سے خلق عظیم اور تکمیل دین پر اظہار خیال فرمایا اور جماعت احمدیہ کے نمائندے نواب اکبر یار جنگ بہادر نے تردید معترضین اسلام

کے عنوان کے تحت عیسائیوں اور آریاؤں کے اُن تین زبردست اور لغو اعتراضات کا نہایت عام فہم اور مدلل جواب دیا جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔

۲۔ آنحضرت نے اُمت کے عام ضابطہ کے خلاف نو بیویاں رکھیں۔

۳۔ اسلام نے غلامی کو مٹانے کے بجائے اور ترقی دی۔

غرض جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ مجمع اتنا عظیم تھا کہ میرے لیے ڈیوڑھی کا دیوان خانہ اور بڑے دروازے تک صحن بھر جانے کے بعد آنے والوں کی نشست کا انتظام کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ تین ہزار سے زیادہ مجمع کا انتظام کیا گیا ہے۔ مہاراجہ صدر اعظم بہادر اور بہت سے امراء و عہدہ داران بلدہ بھی شریک جلسہ تھے۔ جلسہ کے متعلق عام خیال کا نچوڑ نواب ضیا یار جنگ بہادر کا یہ جملہ ہے کہ آج کی رات حیدرآباد کی ایک تاریخی رات اور آج کا جلسہ ایک یادگار جلسہ ہے۔

۶ر آبان ۱۳۳۷ف مطابق ۱۱ر ستمبر ۱۹۲۸ء سے ۱۵ر آبان ۱۳۳۷ف مطابق ۲۰ر ستمبر ۱۹۲۸ء تک صفحات ڈائری سے عاری ہیں۔ (مرتب)

جمعہ ۱۶ر آبان ۱۳۳۷ف ۶ر ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۲۱ر ستمبر ۱۹۲۸ء

صبح مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ ملاقات ہوئی واپس آکر دو بجے تک کام کرتا رہا۔ مولوی سید شہاب الدین صاحب تشریف لائے تھے پانچ بجے حمام کیا۔ مغرب کے بعد محلہ کی ایک مسجد میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے جلسہ میں گیا. لوگوں اور محلہ داروں نے مجبور کر کے تقریر کرنے کھڑا کر دیا ایک گھنٹہ اسوۂ حسنہ پر تقریر کی اور نواب ضیا یار جنگ کی تقریر سن کر گیارہ بجے واپس آیا.

شنبہ ۱۷ آبان ۱۳۳۷ف، ۷ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ و ۲۲ ستمبر ۱۹۲۸ء

آج والد صاحب قبلہ نواب نصیب یاور جنگ مرحوم کی چھٹی برسی تھی ۳ بجے تک دعوتی کھانا کھاتے رہے. ۴ بجے حافظ محمد مہتاب خاں صاحب جمعدار کے ساتھ نواب دلدار خاں کے یہاں گیا. مولانا اسد اللہ حسینی صاحب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صیغہ دار فینانس، مولوی نعیم الدین صاحب بھی آئے تھے. ان سے الاؤنس اسپاں مسقوط النظم جمعیت کے متعلق گفتگو کی.

یکشنبہ ۱۸ آبان ۱۳۳۷ف ۸ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ و ۲۳ ستمبر ۱۹۲۸ء

آج ایک بجے تک ریگنڈ کی سال حال کی اس آمدنی اور اخراجات کا حساب کرتا رہا جو اس کے شرکت خالصہ سے قبل مجھے وصول ہوی ہے نماز ظہر کے بعد مولوی اسد اللہ حسینی صاحب کے یہاں گیا ان کو ساتھ لے کر معتمدی فوج گیا. اور لوازمہ کے متعلق عرضداشت لکھوانے کی کوشش کی. مگر آج کسی اہلکار کی غیر حاضری کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا. واپسی میں راجہ رام آیر وکیل سے ملاقات کی

آج نامدور خاں اور دولت خاں نے والدہ مرحوم کی برسی کی تھی. کھانے کے بعد صبح تک گانا ہوتا رہا. نماز فجر کے بعد سویا.

دوشنبہ ۱۹/آبان ۱۳۳۷ف ۹/ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۲۴/ستمبر ۱۹۲۸ء

۱۰½ بجے اٹھا ضروریات سے فارغ ہوکر باب حکومت گیا آج رنگٹہ کی مثل ترتیب عرضداشت کی منظوری کے ساتھ مالگزاری کو واپس ہوگئی ہے۔ مولوی اسداللہ حسینی صاحب کو لے کر آج پھر معتمدی فوج گیا تھا۔ مگر آج بھی تکمیل کار نہ ہوسکی۔ واپسی میں غلام محی الدین کی مزاج پرسی کی۔

سہ شنبہ ۲۰/آبان ۱۳۳۷ف ۱۰/ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۲۵/ستمبر ۱۹۲۸ء

صبح کو نو دس بجے صرف تھوڑی دیر کے لیے مولوی شمس الدین صاحب مددگار ناظم عطیات سے مل کر رنگٹہ کے معاملہ میں یاددہی کی باقی تمام دن گھر پر اور کام کرنے میں گزرا۔ رنگٹہ کی ۱۳۳۷ف کے آمد و خرچ کا گوشوارہ تیار کیا اور بھائیوں کے حصص کے تعین کا تختہ مرتب کیا۔

چہارشنبہ ۲۱/آبان ۱۳۳۷ف ۱۱/ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۲۶/ستمبر ۱۹۲۸ء

تمام دن مکان پر اور کرایہ مشترک کا حساب کرنے میں بسر ہوا۔ ۳ بجے جسن ڈینا خاتون کے گھر گیا۔ آج میکری ایک مقدمے میں ان کی گواہی بذریعہ کمیشن تھی۔ رات اچھی گزری۔

آج بیوی دولت خاں کے یہاں گئی ہیں۔ ان کی بیوی حاملہ ہیں اب نواں مہینہ ہے۔

ان کا کوئی بڑا نہیں۔ کل دولت خاں خود آئے تھے اور بیوی کو مجبور کر کے لے گئے ہیں کہ اس رسم کا انتظام کریں اور دعوت بھی ان کے نام کی ہو۔ میں خدا کا شکر کر رہا ہوں کہ اب ہم بھائیوں کے درمیان نزاعات

کا خاتمہ ہو گیا اور ان کو اپنے دشمن اور دوست کو سمجھنے کی سمجھ آگئی ہے۔

پنجشنبہ ۲۲ر آبان ۱۳۳۷ف ۱۲ر ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۲۷ر ستمبر ۱۹۲۸ء

آج کا دن بھی کرایہ مشترک کے حساب میں گزرا۔ صبح سات بجے سے ۹ رات کے ۹ بجے تک مسلسل کام کرتا رہا۔ ملاقاتیوں سے بھی معافی چاہ لی آج بارش خوب ہے ۳ بجے کے بعد سے صبح تک پانی پڑتا رہا۔

جمعہ ۲۳ر آبان ۱۳۳۷ف ۱۳ر ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۲۸ر ستمبر ۱۹۲۸ء

ناشتہ سے فارغ ہو کر کام میں مشغول ہوا ہی تھا کہ دولت خاں نے بلوایا۔ باغ کو گیا۔ پھر ماندور خاں کے ساتھ مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ باقی تمام دن باغ ہی میں گزرا۔ اور رات بھی وہیں بسر ہوئی۔ نمازِ صبح سے فارغ ہو کر سو رہا۔

آج مولوی سید شہاب الدین صاحب قبلہ تشریف لائے تھے۔ متروکہ والد مرحوم کے زینیات وغیرہ کے کرایہ کا حساب ہوا۔ آمدنی کے نصف فرد کی تنقیح ہوئی ہے باقی کام پرسوں ہوگا۔

شنبہ ۲۴ر آبان ۱۳۳۷ف ۱۴ر ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۲۹ر ستمبر ۱۹۲۸ء

آج عثمان ساگر اور حمایت ساگر کی سیر کو گئے تھے۔ ماندور خاں دولت خاں، گلاب خاں، نوشہ خاں، بھیکن خاں، ابراہیم خاں، یوسف خاں ابراہیم خاں موسیٰ خیل وغیرہ احباب بھی ساتھ تھے خوب لطف رہا۔ تالاب لبریز ہیں۔ پانی موجیں مارتا بل کھاتا، اچھلتا اور شور مچاتا ہوا بہہ رہا ہے

حمایت ساگر کے مسافر بنگلہ میں چاڈپی عصر اور مغرب کی نمازویں پڑھی اور رات کو آٹھ بجے گھر آئے۔

یکشنبہ ۲۵ / آبان ۱۳۳۷ف ۱۵ / ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۳۰ / ستمبر ۱۹۲۸ء

آج مولوی سید شہاب الدین صاحب قبلہ کے یہاں کرایہ مشترک کی آمدنی کی تنقیح مکمل ہوی۔ اخراجات کا حساب آیندہ جمعہ کو دیکھا جائے گا۔ آج پھر کل کی ساری جماعت دوپہر کے کھانے کے بعد حمایت ساگر گئی۔ آج پانی زیادہ چھوڑا گیا ہے۔ ندی بھرپور چل رہی ہے۔ ۸ خانے حمایت ساگر کے کھول دیے گئے ہیں۔ پانی بڑی قوت اور زور و شور کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ یہ وہ مناظر ہیں جو حیدرآباد میں بہت کم بلکہ الشاذ کالمعدوم دیکھنے میں آتے ہیں۔ الحمدللہ خوب لطف اٹھایا۔ رات کو حمایت ساگر کے مسافرخانے میں قیام رہا۔ دس بجے تک اس کے صحن میں مختلف قسم کے کھیل ہوتے رہے۔ کھانے کے بعد گانا ہوا۔ بڑے خاں صاحب سکندرآبادی ساتھ ہیں جو بہت اچھا گاتے ہیں۔ ایک بجے کے بعد سے بارش شروع ہوی اور خوب زور کی بارش ہوی۔

دوشنبہ ۲۶ / آبان ۱۳۳۷ف ۱۶ / ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ و یکم اکتوبر ۱۹۲۸ء

بلدہ سے آنے والی موٹروں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ رات کو ندی اتنی چڑھ گئی تھی کہ شہر میں طغیانی کا اندیشہ ہونے لگا اور ندی سے قریب کے بعض محلہ والوں نے تو مکانات کا تخلیہ بھی کر دیا۔ صبح مہاراجہ بہادر صدر اعظم اور نواب لطف الدولہ بہادر صدرالمہام تعمیرات، نواب

علی نواز جنگ بہادر معتمد تعمیرات نے تالاب کے معائنہ کو تشریف لائے تھے۔

۱۲ بجے ہماری جماعت حمایت ساگر سے عثمان ساگر گئی وہاں کا لطف اٹھایا ۳ بجے ندی کے چڑھاؤ کا معائنہ کر کے گھر پہنچے۔ گھر پہنچ کر معلوم ہوا کہ میرے یہاں بھی تمام شب پریشانی رہی۔ میری عدم موجودگی اس کے اضافہ کا باعث ہوئی۔ ۴ بجے کے بعد سے ندی کے اُترنے کی اطلاعیں ملیں اور سب کو اطمینان ہوا۔

شنبہ ۲۷ آبان ۱۳۳۷ ف ۱۷ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء

بیوی کے اور ان کے چچاؤں کے درمیان ایک عرصے سے ان کے موروثی مقطعہ جامدار پور کے حصہ کی بابت نزاع جاری تھی جس کا آج تصفیہ ہو گیا۔ صلح نامہ پیش ہو گیا تھا۔ آج مولوی شمس الدین صاحب مدد گار ناظم عطیات نے خود آ کر اس کی تصدیق کی اور صلح مکمل ہو گئی۔

دس بجے مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا تھا۔ آج سے ان کے یہاں شادی شروع ہو گئی ہے۔ ۲۷ ربیع الثانی کو ان کی صاحبزادی معین النساء بیگم صاحبہ کا عقد نواب ولی الدولہ بہادر صدر المہام فوج خلف نواب وقار الامراء مرحوم کے فرزند سے ہوگا۔ آج شادی کی افتتاح خواجگان چشت کی مجلس سماع سے کی گئی۔ ایک بجے واپس آیا کھانا کھا کر مالگزاری گیا۔ مولوی محمود قریشی صاحب شریک معتمد مال سے ملا ریگڈ کی کارروائی میں عرضداشت پیش کرنے کی منظوری صدارت عظمیٰ سے آ گئی ہے اور نظامت میں عرضداشت کا مسودہ بھی تیار ہے۔ صرف صدر المہام بہادر کے دستخط ہو کر صدارت عظمیٰ کو چلا جائے گا۔ آج صدر المہام

بہادر کے دستخط کا دن تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ انتظامی کام میں معروف ہیں
اور حکم دے دیا ہے کہ کوئی کاغذ نہ پیش کیا جائے۔ اسی کے متعلق قریشی صاحب
سے ملنے گیا تھا۔ وعدہ کیا ہے کہ پرسوں پنجشنبہ کے روز دستخط کروادیں گے
معتمدی فوج کو گیا تھا۔ مسودہ عرضداشت مرتب ہو کر معتمد صاحب کی پیشی میں
ہے۔ غلام محی الدین صاحب کی مزاج پرسی کی اب الحمد اللہ اچھے ہیں۔ نماز عصر کے
بعد پھر مہاراجہ بہادر کے یہاں گیا۔ اس سے قبل ان کی دو صاحبزادیوں کی شادیوں
کے موقع پر پخت و تواضع مہمانان کا انتظام والد مرحوم اور پھر میرے سپرد تھا۔
اب کی دفعہ بہ چند وجوہ میں نے پخت اور دسترخوان کے انتظام سے معافی حاصل
کی اور صرف تواضع مہمانان یعنی استقبال اور پھول پان کا کام میرے سپرد ہے
آج اسی سے متعلق انتظامات کے لیے ڈیوڑھی گیا۔ مغرب کے بعد واپس آیا۔ مغرب
سے آج پھر سول کے درد کا دورہ شروع ہوا۔ اب کی دفعہ ۸ ماہ بعد دورہ ہوا
ہے۔ مگر شکر ہے کہ کمزور ہے۔ دس بجے تک سخت تکلیف رہی اس کے بعد کمی
ہوئی اور رات کو اچھی نیند آئی۔

چہارشنبہ ۲۸ آبان ۱۳۳۷ ف ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۳ اکتوبر ۱۹۲۸ء
صبح سکندرآباد گیا تھا۔ اپنی ملکیات دیکھیں کرایہ داروں سے کرایہ
کا تصفیہ کیا۔ پانچ بجے تک گھر پر رہا۔ نماز عصر کے بعد مہاراجہ بہادر کی ڈیوڑھی
کو گیا۔ پھول کے نرخ طے کیے اور مہاراجہ بہادر سے مل کر آٹھ بجے واپس آگیا۔

پنجشنبہ ۲۹ آبان ۱۳۳۷ ف ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۴ اکتوبر ۱۹۲۸ء
آج ہر جگہ وقت خراب ہوا اور کوئی کام نہ ہو سکا۔ محمود قریشی صاحب

شریک معتمد مال کے یہاں گیا تھا۔ نبّی صاحب معتمد مالگزاری کے اجلاس پر کام کر رہے تھے۔ ملاقات بہت آخر وقت ہوئی۔ پرسوں ہفتہ کو آتے کہا ہے مہاراجہ بہادر کے یہاں ۵ بجے سے رات کے ۸ بجے تک وقت گزرا۔ آج گلاب خاں صاحب کے تقاضے پر ناٹک گیا تھا۔ آج کے کھیل کا انھوں نے گٹ لیا ہے کھیل اچھا تھا۔ مگر اکثر لباس اور پردے اچھے نہ تھے۔ ۳ بجے واپس آکر سویا۔

میاں صاحب تین روز سے مجبور کر رہے تھے کہ ایک مضمون اُن کو اسلام کا اثر یورپ پر کے عنوان پر لکھ دوں شاید وہ اس سے مدد لے کر سکندرآباد کی مجلس میلاد النبی کے مضمون نگاری کے انعامی مقابلہ میں شریک ہونا چاہتے ہیں آج دوپہر میں مضمون لکھ دیا۔ ارادہ ہے کہ اس کو ان کے فارغ ہو لینے کے بعد مکمل کر کے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کرادوں۔

۳۰ر آبان ۱۳۳۷ف مطابق ۵ر اکتوبر ۱۹۲۸ء ڈائری کا صفحہ سعرا ہے۔ (مرتب)

تمت بالخیر

ب۔ن۔ب

تتلی کے خوبصورت پروں کی طرح رنگا رنگی

شہرت یافتہ

۵۰۵ سنگاپوری لنگیاں

جو

ہندوستان اور بیرونِ ہند مشہور و مقبولِ خاص و عام ہیں

REGISTERED

505

TRADE MARK

ڈوبتے سورج کی قوسِ قزح اور سات رنگوں کی دھنک سے

زیادہ خوبصورت رنگین اور پائیدار لنگیاں

(تیار کنندگان اور اکسپورٹرس)

سراج اسٹور

گرام "لنگی" — لاڑ بازار۔ حیدرآباد — فون (۵۱۱۱۶)

پھولوں پر منڈلاتی ہوئی تتلیاں جس طرح باغ کی خوبصورتی
اور حسن میں اضافہ کرتی ہیں
اسی طرح

جے مانگی لال کی ساڑیوں

میں آپ کی سج دھج سے ساری محفل کی حسین نظروں کا
ذوقِ حسین سمٹ آتا ہے
معزز خواتین کے لیے کشمیر، بنارس، کتان، کانچی ورم،
دھرما ورم، کے علاوہ سلک و کاٹن کی ساڑیوں کا
لاجواب انتخاب آپ کے حسنِ انتخاب کا منتظر ہے
اور مشہور کمپنیوں کے پارچہ جات بھی آپ ہی کے گھر بھر کی
ضروریات کے لیے مہیا کیے گئے ہیں جو آپ کے انتخاب کے منتظر ہیں
شہر کا قدیم اور عظیم شوروم

جے مانگی لال

پتھر گٹی۔ حیدرآباد فون ۱۱، ۶۳۴)

جمالِ یار کے تصوّر سے زیادہ حسیں

آئینہ خانہ

فراشا کیفے اینڈ بیکری

اوس میں بھیگی اور چاندنی میں نہائی دُلہن کی طرح

شہر حیدرآباد کا مایہ ناز اور خوبصورت ہوٹل

فراشا کیفے اینڈ بیکری

چارمینار۔ حیدرآباد

ایک آرکیٹکٹ اپنے قلم سے

جو

نقشہ تیار کرتا ہے

اس میں نظر نوازی اور جنّت نگاہی کا

سامان ہوتا ہے

چونکہ وہ اپنے نوکِ قلم اور فنّی محاسن سے

عمارات کے حسن و جمال کی نوک پلک سنوارتا ہے

پلاننگ سنٹر

۲۰۳ - ۵ - ۲۲ پیتل والی گلی۔ گلزار حوض۔ حیدرآباد

پروپرائٹر:- عابد عسیری

ہزاروں کا دل پسند صابن

مینا بار سوپ

ڈھیروں کپڑے اُجلے چمکیلے
تھوڑے وقت اور تھوڑے صابن میں

ہمیشہ

مینا بار سوپ

استعمال کیجئے
جو آپ کو آپ کے محلہ کے ہر جنرل اسٹور پر
دستیاب ہوتا ہے

مینا بار سوپ

رکاب گنج نزد ہائیکورٹ حیدرآباد

جسونت چھاپ اسپیشل ٹیلیفون بیڑی

ٹیلیفون کی طرح مشہور

ٹیلیفون بیڑی

جس کے ہر کش میں لطف و مزہ ہے

سیل ڈپو

کوٹلہ عالیجاہ

تیار کنندگان:

سونت لال

لاد بھائی اینڈ کمپنی

فہرست مطبوعات بہادر یار جنگ

۱۔ نگارشات بہادر یار جنگ	1/50
۲۔ خطوط بہادر یار جنگ	1/50
۳۔ بہادر یار جنگ کے خطوط مشاہیر کے نام	2/-
۴۔ بہادر یار جنگ کا سفرنامہ بلاد اسلامیہ (۱۹۳۱ء)	2/.
۵۔ خطبات قائد ملت لسان الامت	2/-
۶۔ مکتوبات بہادر یار جنگ	1/50
۷۔ مکاتیب بہادر یار جنگ	1/50
۸۔ تاثرات بہادر یار جنگ	1/50
۹۔ بہادر یار جنگ کا غیر مطبوعہ کلام	1/50
۱۰۔ بہادر یار جنگ کی ڈائری (۱۳۴۷ھ) ۲۸-۱۹۲۷ء	2/.

مرتبہ

مولوی نذیر الدین احمد صاحب (سابق میونسپل کونسلر)

(نوٹ:۔ ۱ سے ۵ نمبر تک کی کتابوں کا اسٹاک ختم ہو چکا ہے)

پر جوش و مسرت کی تقریب میں

ROSE CO

کی مخصوص پیش کش سے لطف اٹھائیے

شادی کیک، سالگرہ کیک، پلم کیک، اسپنج کیک، بادام پیسٹری، اسپیشل پیسٹری، شیر مال
ونیز رول، کیک پیسٹ، اسپیشل توس، ڈبل روٹی، بن، نان خطائی، نمکین اور میٹھے بسکٹ

شہر کی مشہور اور پاکیزہ بیکری

روز کمپنی

چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

فون دوکان	گرام ROSE CO	فون مکان
۲۲۹۱۱	تار ۲۵۵۵۱، ۳۵۲۰۱	۵۱۸۲۹